



مسک  
الحق حد  
کادائی

لاہور

# الحق حد

مرکزی جمعیت  
الحق حد  
پاکستان  
کراچی

حشر والا محمد داؤد غزنوی  
حشر والا محمد اسماعیل سلفی

جلد: 45 ۲۶ رمضان تا ۳ شوال ۱۴۳۵ھ 25 تا 31 جولائی 2014ء شماره: 30



قارئین کرام کو  
عید الفطر مبارک ہو!

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
اللَّهُ أَكْبَرُ  
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

عید الفطر  
روزہ داروں کیلئے  
انعام و اکرام کا دن!

تقبل اللہ منا و منکم ..... کل عام و انتم بخیر

لیلة القدر خیر من الف شهر  
شب قدر کی جستجو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں!

نماز عید اور صدقہ الفطر  
فضائل و احکام و مسائل

اسرائیل کا غزہ میں نہرے فلسطینیوں کا قتل عام قابل مذمت ہے۔



نماز عید کا وقت.....؟؟  
عید کھلے میدان میں.....؟؟  
صدقہ فطر کی ادائیگی.....؟؟



GAZA



## درس قرآن

## قیام اللیل۔۔۔ رمضان کی خاص عبادت

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ﴾ (الحج: ۷۷)  
 ”اے ایمان والو! رکوع و سجود کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو۔“

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا، اگرچہ اس ذات باری تعالیٰ کو بندوں کی عبادت کی کوئی حاجت نہیں لیکن بندوں کو اپنے رب کی رضا اور قرب کی ضرورت ہے، اسی قربت اور رضا مندی کو پانے کے لیے بندوں پر مختلف قسم کی عبادات واجب کی گئی ہیں اور ان عبادات کا حکم سب سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو کیا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی اور پھر نماز کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طہ: ۱۳)  
 ”بے شک میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی بھی نہیں، اس لیے تم میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔“

جبکہ تمام انبیاء و رسل بھی اپنی قوم کو یہی نصیحت کرتے نظر آتے ہیں:

﴿يَقُومُوا عِبَادُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْهُ غَيْرُهُ﴾ (الأعراف: ۵۹)

”اے میری قوم! تم اللہ کی ہی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں“

نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی اور عبادت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾ (الزمر: ۶۶)

”بلکہ تو اللہ کی ہی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جا“

اللہ کی اپنے بندوں پر یہ کرم نوازی ہے کہ اس نے ان پر مختلف انواع کی عبادات مشروع کی ہیں۔ ان عبادات میں سے سب سے افضل اور اللہ سے قریب کر دینے والی عبادت نماز ہے۔ رات کو جاگ جاگ کر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونا اللہ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔ اسی لیے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی نماز رات کی نماز ہے“ اور اللہ تعالیٰ بھی رات کی نماز کو پسند فرماتے ہیں: ”اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ چیز رات کی نماز ہے“ (صحیح البخاری)

رمضان المبارک میں یہی رات کی نماز قیام اللیل یا نماز تراویح کہلاتی ہے۔ یہ رمضان کی اہم خصوصیت اور عبادت ہے۔ جس کی بدولت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی قیامت کے دن بخشش فرمائیں گے اور جنت میں انہیں اعلیٰ درجہ پر فائز فرمائیں گے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے قیام اللیل کو بھلائی اور نیکی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اور جنت میں داخلہ کا سبب قرار دیا ہے۔

## درس حدیث

## صدقۃ الفطر

((عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعاً من تمر أو صاعاً من شعیر، علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والكبیر من المسلمین وامربہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ)) (متفق علیہ)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر غلام و آزاد اور مرد و عورت اور چھوٹے و بڑے پر صدقۃ الفطر لازم قرار دیا ہے، اس بارے میں حکم دیا کہ لوگوں کے عید کی نماز کو نکلنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے اختتام پر ہر مسلمان پر صدقۃ الفطر (فطرانہ) ادا کرنا لازم قرار دیا ہے جس کی مقدار بھی متعین فرمادی اور مستحقین بھی بتا دیئے اور فطرانے کی غرض و غایت بھی واضح کر دی کہ روزے کی حالت میں ہونے والی کوتاہیوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور غرباء، مساکین کے کھانے کا بندوبست بھی ہو جاتا ہے۔ صدقۃ الفطر اس جنس سے دیا جائے جو بالعموم انسان کی خوراک ہے چونکہ عربوں کے ہاں کھجور بطور خوراک استعمال ہوتی تھی لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم دیا۔ جو شخص جو کھاتا ہے وہ جو کا ایک صاع ادا کرے، امیر معاویہؓ کے دور میں گندم کی پیداوار عام ہوئی تو صحابہ کرام گندم کا صاع بطور فطرانہ دیتے رہے۔ جو چیزیں انسان عام طور پر غذا کے لئے استعمال کرتا ہے اسی کا فطرانہ دینا پسندیدہ عمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیڑ کا صاع دینے کی بھی اجازت دی ہے۔ صاع ایک برتن ہے جسے ناپنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، ہماری دیسی زبان میں اسے ٹوپہ کہتے ہیں۔ اس برتن میں جنس ڈال کر وزن اور پیمائش کا حساب لگایا جاتا ہے۔ اس برتن میں عربی وزن کے لحاظ سے ایک رتل اور اس کا ایک تہائی حصہ وزن بنتا ہے۔ ہمارے پرانے وزن کے لحاظ سے دو سیر سوا گیارہ چھٹانک بنتا ہے اور نئے وزن کے حساب سے تقریباً اڑھائی کلو وزن شمار ہوتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اپنی خوراک جو کوئی انسان کھاتا ہے اس میں سے اڑھائی کلو وزن فی کس کے حساب سے ادا کرے۔ فطرانہ گھر کے تمام افراد کی طرف سے دیا جائے گا خواہ وہ بالغ ہوں یا نابالغ، مرد ہوں یا عورتیں۔ حتیٰ کہ گھریلو ملازمین اور مہمان کی طرف سے بھی دیا جائے اور عید کی نماز کی طرف جانے سے پہلے پہلے لازمی ادا کر دیا جائے۔ اگر کوئی اس وزن کی قیمت دینا چاہے تب بھی جائز ہے۔

## عید الفطر..... اظہارِ تشکر کا دن!

عید الفطر کا چاند ایسے حالات میں طلوع ہوا ہے جب کہ پورا عالم اسلام غیروں کی چیرہ دستیوں سے متعدد مسائل سے دوچار ہے۔ مقبوضہ کشمیر و فلسطین کے علاقے ابھی تک ہندو و یہود کے قبضہ میں ہیں۔ اسی پر بس نہیں طاغوتی طاقتیں ہر وقت مسلمانوں کے در پہ آزاد ہیں۔ ایسی صورت حال میں اسلامی ممالک کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ ان مسائل کے حل کے لئے متحد ہو کر اجتماعی جدوجہد کریں۔ ادھر شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کے خلاف ضرب عضب آپریشن جاری ہے۔ آرمی کے حملوں سے بیسیوں دہشت گرد اور شریک ہلاک ہو چکے ہیں۔ پوری قوم مسلح افواج کے ساتھ ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ آخری دہشت گرد کے خاتمے اور قیام امن تک آپریشن جاری رہے گا۔

آرمی چیف نے وزیرستان کا دورہ کیا ہے اس سے آرمی نو جوانوں کو حوصلہ ملا ہے اور چیف صاحب نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ”دہشت گردوں کا ایک بھی ٹھکانہ نہیں چھوڑیں گے۔“ دریں اثناء لاکھوں کی تعداد میں آئی ڈی پیز بنوں پہنچ چکے ہیں۔ رجسٹریشن ہو رہی ہے۔ ضروریات زندگی بھی مہیا کی جا رہی ہیں۔ عید الفطر کے مبارک موقع پر اہل وطن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بے گھر ہونے والے بھائیوں کی امداد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

عمران خان جو اگست میں اسلام آباد کی طرف مارچ کرنا چاہتے ہیں، انہیں سال کے بعد انتخابات میں دھاندلی خیال کیوں آیا؟ اب تو یہ وقت دعا کا ہے کہ ضرب عضب آپریشن کامیاب ہو اور ملک امن و امان کا گہوارہ بن جائے۔

آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں ہر مذہب و ملت کے افراد خواہ دنیا میں کسی بھی خطہ سے تعلق رکھتے ہوں وہ اپنی ملی اور قومی روایات کے مطابق سال کے مختلف اوقات میں تہوار مناتے ہیں۔ بعض لوگوں کے تہوار کی آمد صرف خوشیوں کا سامان لئے ہوتی ہے اور اس میں کھلے بندوں لہو و لعب اور بے ہودگیوں کے مظاہرے ہوتے ہیں۔ یہ بڑے شرف کی بات ہے کہ جس طرح اسلام کا اسلوب حیات دوسرے تمام ادیان سے اعلیٰ و ارفع ہے اسی طرح اس کا نظریہ عید و مسرت بھی بالکل جدا اور منفرد ہے۔ وہ خوشیوں کا پیغام دیتا ہے مگر سنجیدگی کے ساتھ۔ وہ مسرتوں کی نوید بھی سناتا ہے مگر متانت کے ساتھ۔ اس لئے کہ اسلام کا مزاج ہی ایسا ہے کہ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں کہیں بھی سنجیدگی اور متانت کو جدا نہیں ہونے دیتا۔

اسلام میں اہل ایمان کے دو مسرت افزا ایام آتے ہیں، جنہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ عید الفطر اس وقت آتی ہے جب مسلمان رمضان المبارک کے تمام روزے رکھ کر اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا پر قربان کر دیتا ہے۔ صبح سے شام تک بھوکا اور پیاسا رہ کر رات کو رب العزت کی بارگاہ میں قیام و سجود ادا کر کے حقیقی عید کی مسرتوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزے پورے ادا کر کے عید کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز میں اظہار تشکر کے لئے دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے کہ اس نے اہل ایمان کو اس امتحان میں سرخرو ہونے کی توفیق بخشی ہے۔

حقیقی بات یہ ہے کہ عید کا مقصد جہاں پاکیزگی نفس اور ہمدردی و ایثار ہوتا ہے وہاں خوشی بھی ہوتا ہے۔ پھر اسی خوشی و مسرت میں خدا کی رضا و خوشنودی مقدم ہوتی ہے۔ وہ عید دراصل عید نہیں جس میں ایثار کا مظاہرہ تو ہو مگر بندگی و اطاعت کا جوہر نہ چمکے اور خالق کائنات کی تسلیم و رضا کا ہر جذبہ ہر عمل میں کارفرما نہ ہو۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

لیس العید لمن لبس الحدید

انما العید لمن خاف بالوعید

یعنی عید اس کی نہیں جس نے عمدہ لباس سے اپنے آپ کو آراستہ کر لیا بلکہ عید تو اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی

وعید اور پکڑ سے ڈر گیا۔

مدیر اعلیٰ  
بشیر انصاری  
ایم اے

مجلس  
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

1	درس قرآن و حدیث
2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	رمضان کے بعد احوال صالحہ کا تسلسل
8	عید الفطر کا جشن ملی!
11	عید الفطر سے متعلق چند مسائل
13	لیلة القدر..... فضائل و مسائل
17	عید کے روز (نعم)
18	حرمین شریفین میں 20 تراویح کیوں؟
20	فطرانہ..... احکام و مسائل
22	ماہ شوال کے چھ روزے
25	نماز عید میں عورتوں کی شرکت
26	تہرہ کتب

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور سبیل زرینجر کے نام کی جائے

پتہ  
ہفت روزہ ”اہل حدیث“  
چوک اہل حدیث (المعرفہ نئی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 ٹیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ دی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
نی پرچہ	15/- روپے

مینسٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لشہر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔



ہر چند عید الفطر اسلام میں مسرت افزا دن ہے مگر کسی مسلمان کو یہ اجازت نہیں کہ وہ خوشی و مسرت کے ایسے طریقے اختیار کرے جو اخلاقی اقدار کے خلاف ہوں یا جن سے ہماری اخلاقی زندگی میں بگاڑ کا اندیشہ ہو۔ اسلام کی تعلیمات اور اس کی ہدایات چونکہ پوری زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے اہل ایمان کے لئے خوشی و مسرت کے لمحات میں بھی ایسی پابندیاں عائد کر دی ہیں جن سے خدا ترسی، آخرت پسندی اور اخلاقی اقدار کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ اسی لئے خوشی کے روز اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز، حجگاہ کو برقرار رکھتے ہوئے مزید دو گانہ نماز ادا کرنے کی ہدایت کر دی ہے اور زبانوں کو اللہ اکبر اللہ اکبر کے سکوں بخش نغموں سے ترنم ریز بنا دیا ہے اور اس طرح اسلام نے خوشی کے لمحات میں بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت و برتری کو فراموش نہیں ہونے دیا۔

روزہ داروں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید بخشش ہے، اس کا اظہار ضروری ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عید الفطر کی رات جب لوگ صبح کو عید کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے خطاب کر کے فرماتا ہے۔ ”فرشتو! اس مزدور کی مزدوری کیا ہے جس نے اپنا کام پورا کر دیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، اس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: گواہ رہو، میں نے انہیں بخش دیا ہے۔“ یہ کتنا بڑا اجر ہے، اللہ تعالیٰ سب اہل ایمان کو اس کا حقدار بنا دے۔ آمین!

### غزہ پر اسرائیل نے مظالم کی انتہا کر دی ہے۔ نہتے فلسطینیوں کا قتل عام قابل مذمت ہے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

لاہور:- 10 جولائی 2014ء مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ غزہ پر اسرائیل نے مظالم کی انتہا کر دی ہے۔ نہتے فلسطینیوں کا قتل عام قابل مذمت ہے۔ قتل عام کے ذریعے مشرق وسطیٰ میں کبھی امن نہیں آ سکتا، بلکہ اسکا رد عمل پوری مسلم دنیا سے اٹھے گا۔ انہوں نے کہا کہ بد امنی اور نا انصافی دہشت گردی کی جڑ ہے، امریکہ سمیت عالمی امن کے ٹھیکیداروں کی پوری دنیا میں ہونے والے مسلمانوں پر مظالم پر خاموشی قابل مذمت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اسرائیل کی کھلم کھلا دہشت گردی کو امریکہ کی حمایت حاصل ہے۔ بد قسمتی سے عالم اسلام سمیت پوری دنیا فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ فلسطین اور کشمیر کی آزادی میں سب سے بڑی رکاوٹ اقوام متحدہ کا دہرا معیار، امریکہ کا اسلام دشمن رویہ ہے۔ او آئی سی، عالم اسلام کے سربراہ، مظلوم فلسطینیوں کے تحفظ کیلئے متحد ہو کر مشترکہ لائحہ عمل بنائیں۔

### جمہوریت کے دفاع اور آئین کے تحفظ کے لیے حکومت کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

پاک فوج کی حمایت کا تاثر دے کر قوم کو بغاوت پر اکسانے والے محب وطن نہیں، فوجیوں کے بوٹ چاٹنے والوں کو جمہوریت ہضم نہیں ہو رہی۔ وفود سے گفتگو لاہور:- 10 جولائی 2014ء، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ وہ جمہوریت کے دفاع اور آئین کے تحفظ کے لیے حکومت کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ پاک فوج کی حمایت کا تاثر دے کر قوم کو بغاوت پر اکسانے والے محب وطن نہیں۔ فوجیوں کے بوٹ چاٹنے والوں کو جمہوریت ہضم نہیں ہو رہی۔ مرکز اہل حدیث راوی روڈ میں مختلف تنظیمی وفود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ سونامی اور انقلاب لانے والے اغیار کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ ملک کی جغرافیائی سلامتی اور نظریاتی اساس کے دشمنوں کی سرکوبی میں مصروف پاک فوج کو اپنی منفی سیاست کے لیے استعمال کرنے کی خواہش آئین دشمنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاست میں عدم برداشت نے پہلے بھی جمہوریت کو نقصان پہنچایا اور اب بھی ہو گا۔ نکلراؤ کی سیاست ملکی سلامتی اور استحکام کے خلاف ہے۔ ساجد میر نے کہا کہ آئین پاکستان کو گالیاں دینے والوں کا قوم محاسبہ کرے گی۔ زبان کے زور پر انقلاب نہیں آ سکتا۔ صرف فتنوں کو ہوا دی جا رہی ہے اور قرآن نے فتنے کو قتل سے بھی زیادہ بدتر قرار دیا ہے۔ ماورائے آئین اقدام کے تحت آئین کو سبوتاژ کر کے حکومت اور سسٹم کی تبدیلی کے کسی اقدام کی قوم کسی صورت حمایت نہیں کر سکتی اور ایسی تبدیلی کی سوچ رکھنے والوں کو قوم کی سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے ملک کی سلامتی، ترقی اور استحکام کے خواہاں ہر شخص اور ہر ادارے کو ملک کی سلامتی کے اقدامات پر ہی افواج پاکستان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرنا چاہئے۔

عید الفطر کے مبارک موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے جملہ دفاتر 28 جولائی تا یکم اگست 2014ء بند رہیں گے۔ اور ہفت روزہ ”اہل حدیث“ کا آئندہ شمارہ 7، اگست 2014ء کو شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ، قارئین کرام مطلع رہیں۔ (ادارہ)

اعلان

تعطیل



جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحما و مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان  
فون: 0300-4178626 موبائل: 065-2663317  
رابطہ: نماز مصر  
تالوار مغرب  
hammad3316@yahoo.com

# احکام و مسائل

## صدقہ فطر کی ادائیگی

**سوال**

فطرانہ کس پر کب واجب ہوتا ہے اور اس کی ادائیگی کا وقت کونسا ہے، کیا اسے رمضان میں ہی ادا کرنا ہوتا ہے یا اس کے بعد بھی اس کی ادائیگی ہو سکتی ہے؟؟

**جواب**

صدقہ فطر ہر مسلمان نابالغ اور بالغ پر فرض ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، غلام، آزاد، مرد، عورت نابالغ اور بالغ ہر مسلمان پر فرض ہے۔“ (صحیح بخاری، الزکوٰۃ: ۱۵۰۳)

البتہ بیوی بچوں اور غلاموں کا فطرانہ مالک اور صاحب خانہ کو ادا کرنا ہوگا، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے بالغ، نابالغ، آزاد، غلام کے نفقہ اور اخراجات کا جو ذمہ دار ہے اسے ان کی طرف سے صدقہ ادا کرنے کا حکم دیا۔“ (دارقطنی: ۱۴۰، ج ۲)

فطرانہ کیلئے یہ ضروری نہیں کہ مسلمان صاحب نصاب ہو بلکہ جس طرح ایک صاحب ثروت مسلمان پر فرض ہے اسی طرح غریب اور نادار کیلئے بھی اس کی ادائیگی ضروری ہے بلکہ غرباء کو دوسروں کے دیئے ہوئے غلہ سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”صدقہ فطر کے ذریعے اللہ تعالیٰ غنی کو پاک صاف کرتا ہے اور غریب لوگوں کو اس کے ساتھ جتنا اس نے دیا ہے اس سے زیادہ واپس لوٹاتا ہے۔“ (ابوداؤد، الزکوٰۃ: ۱۶۱۹)

صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہیے، اگر نماز کے بعد ادا کیا گیا تو یہ عام صدقہ ہوگا، صدقہ فطر کی ادائیگی نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کا ثواب ملے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جس نے صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کیا وہ صدقہ فطر مقبول ہوگا اور جس نے عید کی نماز کے بعد ادا کیا وہ عام خیرات کے حکم میں ہوگا۔“ (ابوداؤد، الزکوٰۃ: ۱۶۰۹)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر لوگوں کے نماز عید کیلئے باہر نکلنے سے قبل ادا کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری، الزکوٰۃ: ۱۵۰۹)

اگر کہیں بیت المال کا نظام قائم ہے تو وہاں عید سے ایک دو دن پہلے صدقہ فطر بھیج دینا درست ہے تاکہ وہاں جمع ہو کر مستحقین کو تقسیم کیا جاسکے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق ہے کہ وہ جہاں صدقہ فطر جمع ہوتا تھا وہاں عید الفطر سے ایک دو دن پہلے فطرانہ بھیج دیتے تھے۔ (بخاری، الزکوٰۃ: ۱۵۱۱) لہذا فطرانہ کی بروقت ادائیگی ضروری ہے۔ (واللہ اعلم)

## اگر روزہ رکھنے کے بعد عید کا چاند نظر آجائے

**سوال**

اگر کسی نے رمضان کا روزہ رکھا ہو اور کسی طرف سے عید کا چاند دیکھنے کی شہادت مل جائے تو پھر کیا کیا جائے، روزہ پورا کیا جائے یا اسے ختم کر دیا جائے نیز ایسے حالات میں نماز عید کا کیا حکم ہے؟

**جواب**

میڈیا کے تیز ترین دور میں بظاہر ایسا ناممکن نظر آتا ہے کہ عید کا چاند موجود ہو اور کچھ لوگ اسے دیکھ بھی لیں لیکن بروقت دوسرے لوگوں کو اس کی اطلاع نہ ہو سکے تاہم دور دراز کے علاقوں میں شاید ایسا ہو سکے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ حضرت ابوعمیر انصاریؓ اپنے صحابی بچاؤں سے بیان کرتے ہیں کہ ابر کی وجہ سے شوال کا چاند نظر نہ آیا، ہم نے اگلے دن کا روزہ رکھا، دن کے آخری حصہ میں چند سوار آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شہادت دی کہ ہم نے کل شام چاند دیکھ لیا تھا تو آپ نے فرمایا: ”روزہ افطار کر دو اور کل صبح عید کی نماز کیلئے عید گاہ جائیں گے۔“ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۱۱۵)

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ چاند دیکھنے والے حضرات مدینہ طیبہ کے نہیں بلکہ کہیں باہر کے باشندے ہوں گے، اگر مدینہ طیبہ کے رہائشی ہوتے تو وہ رات کے وقت ہی رسول اللہ ﷺ کو چاند کے متعلق مطلع کر دیتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ چاند کی اطلاع جب بھی ملے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر روزہ رکھا ہوا ہے تو اسے کھول دینا واجب ہوگا، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کو روزہ کھول دینے کا حکم دیا۔ اگر اسی دن عید پڑھنا ممکن ہو تو زوال سے پہلے نماز عید پڑھی جائے بصورت دیگر اگلے دن نماز عید ادا کی جائے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر سخت بارش یا تیز آندھی کی وجہ سے اصل دن نماز عید پڑھنا ممکن نہ ہو تو بھی یہی حکم ہے کہ اگلے دن زوال سے پہلے نماز عید ادا کی جائے۔ صورت



مسئلہ میں اگر مطلع ابراؤد ہونے کی وجہ سے چاند نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی کسی طرف سے چاند دیکھنے کے متعلق کوئی معتبر شہادت مل سکی نیز لوگوں نے روزہ رکھ لیا تو اس کی دو صورتیں ہیں:

① اسی دن زوال سے پہلے معتبر شہادت مل جائے تو اسی وقت روزہ افطار کر کے نماز عید پڑھ لی جائے۔

② اگر زوال آفتاب کے بعد چاند دیکھنے کی اطلاع موصول ہو تو روزہ افطار کر لیا جائے اور نماز عید اگلے دن بروقت ادا کی جائے۔

واضح رہے کہ چاند کی رویت میں عموماً ایک ہی دن کا فرق ممکن ہے لہذا ایک دن سے زیادہ نماز عید کو مؤخر نہ کیا جائے، حدیث میں بھی ایک ہی دن کا ذکر ہے، عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں عیدوں کیلئے یہی حکم ہے۔ (واللہ اعلم)

### عید کھلے میدان میں

#### سوال

آج کل ہمارے محلے کی مساجد میں نماز عید پڑھانے کا رواج چل نکلا ہے، کیا شریعت میں اس کی گنجائش ہے یا نماز عید باہر کھلے میدان میں ادا کرنا چاہیے، کتاب و سنت میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

#### جواب

عیدین کے موقع پر اسلام کی شان و شوکت کا اظہار مقصود ہوتا ہے، اس لئے نماز عید آبادی سے باہر کھلے میدان میں پڑھی جائے۔ رسول اللہ ﷺ بھی نماز عید باہر کھلے میدان میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ کا مصلیٰ (عید گاہ) جہان نامی صحراء میں تھا، یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ مردوں اور عورتوں سب کو عید گاہ جانے کا حکم دیتے تھے حتیٰ کہ نماز نہ پڑھنے والی عورتوں کو بھی وہاں حاضری کی تاکید کی جاتی۔ لیکن آج کل یہ سنت متروک ہوتی جا رہی ہے جسکی درج ذیل وجوہات ہیں:

مسجد میں تمام سہولیات میسر ہوتی ہیں، وضوء کیلئے پانی، بجھی بجھائی صفیں اور ہوادینے کیلئے برقی پنکھے وغیرہ جبکہ باہر کسی پارک میں اس قسم کے انتظامات کرنا پڑتے ہیں، اس لئے سہل کوشی کے پیش نظر ہم مسجد میں ہی نماز عید ادا کر لیتے ہیں، اگرچہ کسی مجبوری کی بناء پر نماز عید مسجد میں ادا کی جاسکتی ہے لیکن اسے عادت بنا لینا درست نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ بارش کی وجہ سے مسجد نبوی میں نماز عید ادا کی تھی۔ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۱۱۶۰)

یہ روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہے لیکن اگر واقعی کوئی عذر ہو تو مسجد میں نماز عید ادا کی جاسکتی ہے بصورت دیگر عید کھلے میدان میں پڑھنا افضل ہے۔ جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو عید گاہ لے جاتے تھے تاکہ انہیں وہاں نماز عید پڑھائیں، یہ بات زیادہ آسان اور وسعت والی تھی کیونکہ مسجد میں وہ لوگ نہیں سما سکتے تھے، لہذا اگر بارش ہو تو تم مسجد میں نماز عید پڑھ لو، یہ زیادہ آسان بات ہے۔“ (بیہقی ص ۳۱۰، ج ۳) بہر حال نماز عید آبادی سے باہر کھلے میدان میں ادا کرنا افضل ہے، کیونکہ سنت پر عمل کرنا ہی بہتر اور اولیٰ ہے۔ (واللہ اعلم)

### نماز عید کا وقت

#### سوال

ہمارے ہاں نماز عید کے متعلق بہت افراط و تفریط پایا جاتا ہے، کچھ حضرات تو دن طلوع ہوتے ہی پڑھ لیتے ہیں جبکہ کچھ لوگ بہت دیر سے پڑھتے ہیں تاکہ لوگ اس میں شامل ہو جائیں، نماز عید کے اصل وقت سے آگاہ فرمائیں؟؟

#### جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم لوگ نماز عیدین کے متعلق افراط و تفریط کا شکار ہیں، جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق جب سورج طلوع ہو جائے اور اس کی روشنی پھیل جائے تو نماز عید کا وقت ہو جاتا ہے، یہ اول وقت ہے اس میں نماز عید ادا کرنا چاہیے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی جلیل حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے لئے تشریف لائے تو امام کے تاخیر کر دینے کو انہوں نے ناپسند کیا اور فرمایا: ”ہم تو اس وقت فارغ ہو چکے ہوتے تھے یعنی اشراق کے وقت“ (ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۱۱۳۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید میں بہت زیادہ تاخیر کرنا اچھا نہیں، اسے اشراق کے وقت یا اس سے پہلے ہی ادا کر لینا چاہیے۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر چونکہ لوگوں نے قربانی کے جانور ذبح کرنا ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے عید الفطر کی نسبت پہلے پڑھ لینا چاہیے تاکہ لوگوں کو وقت اور دشواری نہ ہو، جیسا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے۔ (زاد المعاد ص ۱۲۱، ج ۱)

نماز عید جلدی ادا کرنے کی مشروعیت پر حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ”ہم عید کے دن سب کاموں سے پہلے نماز عید ادا کرتے تھے۔“ (بخاری، العیدین: ۹۵۱) حافظ ابن حجر اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”عید کے دن نماز عید اور اس کے لئے رواگی کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہونا مناسب نہیں، اس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز عید جلد ادا کی جائے۔“ (فتح الباری ص ۴۵۷ ج ۲) بہر حال مذکورہ بالا احادیث نماز عید جلد ادا کرنے کی مشروعیت اور اس میں زیادہ تاخیر کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں،

ہمیں افراط و تفریط سے دامن بچا کر اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)



امام مسجد الحرام  
فضیلۃ الشیخ  
ڈاکٹر سعود الشریع حفظہ اللہ

# رمضان کے بعد اعمال صالحہ کا تسلسل

مترجم — جناب حافظ محمد سرور — نظر ثانی — جناب حافظ عبدالحمید ازہر

حمد و ثناء کے بعد

لوگو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں، یہی تقویٰ سالکین کا زاد سفر اور ذاکرین کی جمع پونجی ہے۔ اسی سے درجات کی بلندی ملتی ہے اور گناہوں اور برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔

﴿قَالُوا أَلَنْتَ لَأَنْتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَجْنَى قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (یوسف: 90)

”حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی تقویٰ اور صبر سے کام لے تو اللہ کے ہاں ایسے نیک لوگوں کا اجر مارا نہیں جاتا۔“

اے لوگو! ایک غیر متبدل قانون ہے جسے اللہ لوگوں میں جاری رکھتا ہے۔ چنانچہ وہ رات کو دن پر اوڑھا دیتا ہے جو تیز چلتا ہوا اس کے پیچھے چلا آتا ہے۔ آدمی ان ایام میں ایک زاد راہ سے دوسرے زاد راہ اور ایک نیکی سے دوسری نیکی کی جانب منتقل ہوتا رہتا ہے۔ آدمی ان میں ملنے والے ہر موقع کو غنیمت جانتا ہے کیونکہ میدان مقابلے کا ہے اور وقت گزرتا جا رہا ہے۔ آدمی کسی بھی بھلائی سے محروم صرف اپنی سستی کی وجہ سے ہوتا ہے اور کسی خیر کو اپنے ہی عزم اور کوشش سے حاصل کر پاتا ہے۔ کیونکہ درحقیقت ہر آدمی اپنی جان کا تاجر ہے، وہ اسے آزاد کر لیتا ہے یا ہلاک کر ڈالتا ہے۔ ان موسموں سے فائدہ اٹھانے میں پیچھے رہ جانے والا شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہش کے پیچھے چلاتا ہے اور اللہ سے امیدیں باندھتا رہتا ہے۔

دنیا کی مثال دسترخوان کی سی ہے۔ اسکی شکم سیری بہت کم وقت کی اور اس کی بھوک بہت طویل ہے۔ چنانچہ جو شخص اپنے رہنما ﷺ کی روش پر چلتا ہے، وہی اپنے رب کے حکم پر لبیک کہتا ہے۔

”اور اُس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے۔“ (الحجر: 99)

لوگو! کسی چیز کے ختم ہونے کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا وہ تھی ہی نہیں، جو گزر گئی، سو گزر گئی، ہم ایک معزز مہینے کی خوشبو، اپنے سینوں، اپنی سماعتوں اور اپنی بصارتوں کو بہرہ اندوز کر رہے ہیں۔ کسی نے کم فائدہ اٹھایا، کسی نے زیادہ، لیکن اللہ کا قانون ہے کہ ہر ابتداء کی انتہاء ہے اور ہر کامل چیز کی کی جانب آتی ہے۔ اللہ کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے، چنانچہ وہی آخر ہے جس کے بعد کچھ نہیں۔ ہمیشہ رہنے والی ذات وہی ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ فرمایا:

﴿وَالْقَمَرَ قَدَرْنَا مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ﴾ (یسین: ۳۹)

”اور چاند، اُس کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ ان سے گزرتا ہوا وہ پھر کھجور کی سوکھی شاخ کے مانند رہ جاتا ہے۔“

رمضان کا صحیفہ پلینا جا رہا ہے اور خیرات و حسنات سے آباد بازار ختم ہو رہا ہے۔ اس بازار میں جو نفع پا گیا، سو نفع پا گیا، جو گھائے میں رہا، سو گھائے میں رہا اور جو محروم ہو گیا، وہ محروم ہو گیا۔

اب جو شخص رمضان کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہوتا چاہئے کہ رمضان تو ختم ہو رہا ہے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ وہ تمام مہینوں کا پروردگار ہے۔ کس قدر بری ہے وہ قوم جو اللہ کو صرف رمضان میں پہچانے۔ کیونکہ باقی دنوں اور مہینوں میں بھی رمضان میں مقرر شدہ نیکیاں موجود ہیں۔ اگرچہ رمضان میں یہ نیکیاں ایک ایسی منفرد کیفیت میں ہوتی ہیں جو باقی مہینوں سے ممتاز ہیں۔ ورنہ صدقہ، قیام لیل، نفلی روزے، تلاوت قرآن، تسبیح، تہلیل اور نیکیوں کی دیگر تمام اقسام کی خالق کریم نے رمضان کے علاوہ بھی ترغیب دی ہے۔

اسی بناء پر نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے یعنی اپنی عام زندگی میں، حالانکہ آپ ﷺ رمضان میں پہلے سے بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ یہ تو آدمی کے لئے عیب کی بات ہے کہ قوت کے بعد کمزور ہو جائے، نیکی کے بعد برائی کرے، توفیق یافتہ مومن تو وہی ہے جو ڈرنے والا اور امید رکھنے والا ہو، جو اس دن میانہ روی کی چال اپنائے جس دن دوسرے سب ہر چیز چھوڑ بیٹھے ہوں، جو ہر لمحے اور ہر حال میں اللہ کی بندگی کرے، اضافے کے وقت میں زیادہ کرے اور اعتدال کے زمانے میں اعتدال پر عمل پیرا رہے۔ فرمانبرداری سے نہ تھکے اور نیکی کے بعد نیکی کرتا رہے۔ رمضان کے بعد اپنی روش اور عمل سے ایسے اعمال ظاہر کرے جو اس کے عمل کی قبولیت کی طرف اشارہ کریں، کیونکہ اس نے اضافے کے بعد کمی سے اپنے نفس کو بچائے رکھا اور اس چیز کا مرتکب نہ ہوا جس سے اللہ نے یہ کہہ کر ڈرایا ہے کہ:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَصَتْ غَزَاهُمْ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا﴾ (النحل: ۹۲)

”تمہاری حالت اُس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کا تار اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔“

چنانچہ اللہ کی رحمت ہو اس آدمی پر جو رمضان کے بعد بھی اپنے رب کی فرمانبرداری میں لگا رہا اور جس خالص توبہ کا اس نے اپنے خالق سے بیان کیا ہے، اس پر مضبوطی سے کاربند رہا۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہا اور آگ سے آزادی کا سوال کرتا رہا۔ کیونکہ خواہش نفس فریب کار ہے۔ جس نے مضبوط حصار کو قوت سے اپنائے رکھا، وہ خواہش نفس سے محفوظ ہو گیا اور اپنے اللہ سے نہ ٹوٹنے والا تعلق جوڑ لیا خواہ جیسے بھی دن یا مہینے آتے رہیں۔



چنانچہ وہ تسلسل سے فرمانبرداری کرتا رہا اور بغیر کسی تھکان یا سستی کے اوقات کے مطابق اپنے نفس کو عبادت سے باغ و بہار بناتا رہا۔ اگر فرمانبرداری مجاہدہ نفس اور صبر کا تقاضا کرتی ہے تو اس فرمانبرداری پر استقامت اس سے بھی بڑے مجاہدہ نفس اور صبر کا تقاضا کرتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَائُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ﴾ (فصلت: ۳۰-۳۱)

”جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے، یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو، نہ غم کرو، اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی، وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی۔“

چنانچہ اے اہل توبہ! جاگو اور رمضان کے بعد اس بچے کی مانند نہ ہو جاؤ جو دودھ چھوڑنے کے بعد سستی اور ناکامی کا دودھ پیتا ہے کیونکہ بیماری کے بعد بیماری کا عود کر آنا زیادہ خطرناک ہے اور توبہ کے بعد گناہ کرنا توبہ سے پہلے گناہوں سے زیادہ برا ہے۔

یاد رکھئے کہ جو شخص اس کام کو کرتا ہے، جس کے ساتھ اسے نصیحت کی گئی ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور دنیا و آخرت میں نیک عمل اور دائمی نعمتوں کے لئے مفید ہو گا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ (ابراہیم: ۲۸)

”تم نے دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت پائی اور اسے کفران نعمت سے بدل ڈالا اور (اپنے ساتھ) اپنی قوم کو بھی ہلاکت کے گھر میں جھونک دیا۔“

حکمت سے فائدہ پہنچائے۔

### دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد! اللہ نے ہمارے لئے عید مقرر کی ہے جس میں فرحت اور سرور ہے اور کوشش کرنے، کمر ہمت باندھنے اور مصروف رہنے والے مہینے کے بعد کشادگی ہے۔ اس میں اللہ کی کوئی عظیم حکمت ہے جس کو وہی جانتا ہے تاکہ مسلمان اپنے نفس اور جسم کو زندگی کے تمام موسموں اور مشکلات کو سنبھالنے کا عادی بنا لے اور تسبیح، قیام، تلاوت اور آہ و زاری والے مہینے کے بعد محبت، خوشی، تعلق، کشادگی اور فرحت والی عید سے لطف اندوز ہو۔

اللہ تعالیٰ نے روزوں والی آیت کو تقویٰ پر ختم کیا ہے کیونکہ روزوں میں اس کا قرب بڑھانے والی نیکیاں ہیں اور عید والی آیت کو تکبیر پر ختم کیا کیونکہ اس میں خوشی، فرحت اور شادمانی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (البقرہ: ۱۸۵)

”تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔“

یاد رکھیے کہ نیکی پر استقامت فراہم کرنے میں سب سے بڑی معاون شے یہ ہے کہ آدمی عید پر اعتدال سے خوشی منائے اور ایسا نہ ہو کہ خوشی میں ایسا تجاذب کرے جو اللہ کی ناراضی کا سبب بنے۔ اسی طرح دوسری طرف اپنے نفس کو اس چیز کے معاملے میں تنگی میں بھی نہ ڈالے جس میں اللہ نے کشادگی رکھی ہے تاکہ گھل کر مرنے یا ہلاک ہونے والوں میں سے نہ ہو جائے۔ وہ ان لوگوں کی مانند خوش منائے جن کا اپنے رب سے تعلق مضبوط ہوتا ہے نہ کہ ان لوگوں کی طرح جو غفلت میں ڈوبے ہوتے ہیں جن کی حرکات سے پتا چلتا ہے کہ گویا رمضان تو ان کی بے ہودہ کاری اور ناجائز خوشی میں رکاوٹ تھا۔

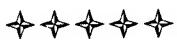
بہترین امور درمیانے ہوتے ہیں۔ ہمیں حضور ﷺ کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے کہ:

”جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ سارے سال کے روزوں کے مترادف ہے۔“ (امام مسلم)

اللہ کے بندو! تمہاری یہ عید اور خوشی تمہیں اس مصیبت سے ہرگز غافل نہ کر دے جس کا سامنا تمہارے بھائی کر رہے ہیں جنہیں یہ عید میسر ہے، نہ خوشی اور سرور۔ جن کے لئے جنگ کے تباہ کن آلات اور بموں کی آوازوں میں تمام مہینے برابر ہیں۔ جن کی پلکیں کم ہی نیند سے آشنا ہوتی ہیں۔ کوئی گھرانہ مقتول، زخمی یا لاپتہ فرد سے خالی نہیں، جو ایک عرصے سے مظلوم، ننگے پاؤں، بھوکے اور کمزور ہیں، زمین ان کا بستر ہے اور ہوا کا لحاف اوڑھتے ہیں۔

چنانچہ اللہ کا واسطہ، اللہ کا واسطہ، عید کی خوشی تمہیں ان کے غم اور دکھ نہ بھلا دے۔ چنانچہ ان کے لئے دعا بھی کرو، انہیں اپنی دلی ہمدردیوں سے محروم نہ کرو اور نہ ہی مادی ہمدردی سے محروم کرو، ان کی مدد، حمایت اور غم خواری کرو کیونکہ اللہ اس وقت تک بندے کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما اور شرک اور مشرکین کو ذلیل کر دے۔ اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب، اپنے نبی ﷺ کی سنت اور اپنے مومن بندوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! غمزدہ مسلمانوں کے غم دور فرما اور پریشانیوں کی پریشانیاں دور فرما۔ مقررہ صوم کے قرض ادا فرما اور اے ارحم الراحمین! اپنی رحمت سے ہمارے اور مسلمانوں کے پیاروں کو شفا عطا فرما۔ آمین!



### دعائے استقامت

نور الدین شاہ ایڈووکیٹ ولد احمد شاہ سکنہ لوات کنڈیاں تحصیل اٹھمقام ڈسٹرکٹ بار ضلع نیلم نے مورخہ 17/06/2014 کو مسلک اہل حدیث اختیار کرنے کا اعلان کیا۔ جہاں محمد نذر بھٹا سکنہ لوات کنڈیاں علی مردان خان ایڈووکیٹ سکنہ کٹھ پیراں اور ظہیر الدین ولد علاؤ الدین سکنہ کٹھ پیراں موجود تھے۔ نور الدین شاہ صاحب نے اپنی زمین میں سے مسجد الہدیٰ کیلئے جگہ وقف کرنے کا اعلان کیا۔ ہم انہیں الہدیٰ ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں اور استقامت علی الحق کیلئے اللہ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ انہیں دین مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب:- ظہیر الدین ولد علاؤ الدین بیکر نری شراد شاعت علی اٹھمقام آزاد کشمیر



چیزوں کے طالب ہو جو ان کے مقابلے میں نہایت  
ادنیٰ ہیں۔“

خدائے قدوس کی زمین کثافت اور زندگی کے لئے  
نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جماعتوں کو جن لیتا ہے تا  
کہ اس کی طہارت کے لئے ذمہ دار ہوں لیکن جب ان کا  
وجود، زمین کی طہارت و نظامت کے لئے گندگی ہو جاتا  
ہے تو غیرت الہی، اس بار آلودگی سے اپنی زمین کو ہلکا کر  
دیتی ہے۔ بنی اسرائیل نے اپنے عصیان و تمرد سے ارض  
الہی کی طہارت کو جب داغ لگایا تو اس کی رحمت غیور نے  
”کوہ سینا“ کے دامن کی جگہ ”بنیسن“ کی وادی کو اپنا گھر  
بنایا اور شام کے مرغزاروں سے روٹھ کر حجاز کے ریگستانوں  
سے اپنا رشتہ قائم کیا تا کہ آزمایا جائے کہ یہ نئی قوم اپنے  
اعمال سے کہاں تک اس منصب کی اہلیت ثابت کرتی ہے۔  
”اور بنی اسرائیل کے بعد پھر ہم نے تم کو زمین کی  
وراثت دی تا کہ دیکھیں کہ تمہارے اعمال کیسے  
ہوتے ہیں۔“

پس یہ مہینہ بنی اسرائیل کی عظمت کا اختتام اور  
مسلمانوں کے اقبال کا آغاز تھا اور اس نئے دور اقبال کا  
مہینہ ”شوال“ سے شروع ہوتا تھا، اس لئے اس نے یوم  
ورد کو عید الفطر کا ”جشن ملی“ قرار دیا تا کہ افضال الہی کے  
ظہور اور قرآن کریم کے نزول کی یاد ہمیشہ قائم رکھی جائے  
اور اس احسان و اعزاز کے شکریے میں تمام امتِ مرحومہ  
اس کے سرسجود ہو:

﴿وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي  
الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَخْطِفَكُمْ النَّاسُ فَأَوَّاكُمْ  
وَيَذْكُرْكُمْ بِصَرْفِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ  
تَشْكُرُونَ﴾ (انفال: ۲۶)

”اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ کمزور میں تم  
نہایت کم تعداد میں اور کمزور تھے اور ڈرتے تھے کہ  
کہیں لوگ تمہیں زبردستی پکڑ کر اڑانہ لے جائیں۔  
لیکن خدا نے تم کو جگہ دی، اپنی نصرت سے مدد کی،  
عمدہ رزق تمہارے لئے مہیا کر دیا اور یہ اس لئے تا  
کہ تم شکر ادا کرو۔“

مگر یہ عید الفطر کا جشن ملی، یہ درود و ذکر رحمت الہی  
کی یادگار، یہ سربلندی و افتخار کی بخشش کا بار آور، یہ یوم  
کامرانی و فیروزی و شادمانی، اس وقت تک ہمارے لئے

تحریر

مولانا ابوالکلام آزاد

## عید الفطر کا جشن ملی!

کی طرف سے نہیں بلکہ ان کی طرف سے توڑ دیا گیا تھا۔  
داؤد کے بنائے گئے ”میکل“ کا دورِ عظمت ختم ہو چکا تھا  
اور وہ وقت آ گیا تھا کہ اب اسماعیل کی پختی ہوئی دیواروں  
پر خدا کا تختِ جلال و کبریائی بچھا دیا جائے۔ یہ نصب و  
عزل، عزت و ذلت، قرب و بُعد اور ہجر و وصال کے دن  
تھے جس میں ایک محروم اور دوسرا کامیاب ہوا، ایک کو داعی  
ہجر کی سرشتگی اور دوسرے کو ہمیشہ کے لئے وصال کی  
کامرانی عطا کی گئی۔ ایک کا بھرا ہوا دامن خالی ہو گیا، مگر  
دوسرے کی آستین افلاس بھر دی گئی، ایک پر قہر و غضب کا  
عقاب نازل ہوا:

﴿ضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ الذَّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ وَبَاوُوا  
بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ﴾ (بقرہ: ۶۱)

”بنی اسرائیل کو (ان کی نافرمانیوں کی) سزا میں  
ذلت اور محتاجی میں مبتلا کر دیا گیا اور وہ اللہ کے بھیجے  
ہوئے غضب میں آ گئے۔“

لیکن دوسرے کو اس محبت کے خطاب سے سرفراز کیا:  
﴿وَعَزَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا  
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (النور: ۵۵)

”تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور عمل بھی اچھے  
کئے، خدا کا ان سے وعدہ ہے کہ ان کو زمین کی  
خلافت بخشے گا جس طرح ان سے پیشتر کی قوموں کو  
اس نے بخشی تھی۔“

یہ اس لئے ہوا کہ زمین کی وراثت کے لئے  
عبادی الصالحون کی شرط لگا دی تھی، بنی اسرائیل نے  
خدا کی نعمتوں کی قدر نہ کی، اس کی نعمتوں کو جھٹلایا، اس  
کے احکام کی سرطانی کی، اس کی بخشی ہوئی اعلیٰ نعمتوں کو  
اپنے نفسِ ذلیل کی بتلائی ہوئی ادنیٰ چیز سے بدل دینا چاہا:

﴿أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ﴾

(بقرہ: ۶۱)

”خدا کی دی ہوئی اعلیٰ نعمتوں کے بدلے تم ایسی

دنیا کو جو کچھ دیا گیا تھا وہ سب کچھ مع خدا کی  
نعمتوں کے اور عطا کردہ فضیلتوں کے اس ماہ کے اندر بخش  
دیا گیا۔ یہی مہینہ تھا جس میں ارض الہی کی روحانی اور  
جسمانی خلافت کا ورثہ ایک قوم سے لے کر دوسری قوم کو  
دیا گیا اور یہ اس قانون الہی کے ماتحت ہوا جس کی خبر  
داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی:

﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ  
الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ﴾  
(الانبیاء: ۱۰۵)

”اور ہم نے زبور میں پسند و نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا  
کہ بے شک زمین کی خلافت کے، ہمارے صالح  
بندے وارث ہوں گے۔“

اس قانون کے مطابق دو ہزار برس تک ”بنی  
اسرائیل“ زمین کی وراثت پر قابض رہے اور خدا نے ان  
کی حکومتوں، ان کے ملکوں اور ان کے خاندانوں کو تمام  
عالم پر فضیلت دی، ارشاد فرمایا:

﴿يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا بِعِمَّتِي الَّتِي أَنْعَمْتُ  
عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾  
(بقرہ: ۴۷)

”اے بنی اسرائیل! ان نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تم  
پر انعام کیں (اور نیز) ہم نے تم کو اپنی خلافت دے  
کر تمام عالم پر فضیلت بخشی۔“

یہی وہ مہینہ تھا جس میں اس الہی قانون کے  
مطابق نیابت الہی کا ورثہ ”بنی اسرائیل“ سے لے کر ”بنی  
اسرائیل“ کو سپرد کیا گیا۔ وہ بیانِ محبت جو خدا نے بیابان  
میں ”اسحاق“ سے باندھا تھا۔ وہ پیغامِ بشارت جو  
”یعقوب“ کے گھرانے کو کنعان سے ہجرت کرتے ہوئے  
سنایا گیا تھا۔ وہ الہی رشتہ جو کوہ سینا کے دامن میں خدائے  
ابراہیم و اسحق نے ”بزرگ موسیٰ“ کی امت سے جوڑا تھا  
اور سرزمینِ فراعنہ کی غلامی سے ان کو نجات دلائی تھی، خدا

عیش و سرور کا دن تھا جب تک ہمارے سرتاج خلافت سے سر بلند ہونے کے لئے اور جسم خلعتِ نیابت سے مفتر ہونے کے لئے تھے۔ عزت و عظمت جب ہمارے آگے دوڑتی تھی، خدا کی نعمتوں کا ہم پر سایہ تھا اور اللہ کی بخشی ہوئی خلافت کے تختِ جلال پر متمکن تھے، لیکن اب ہمارے اقبال و کامرانی کا تذکرہ صرف صفحاتِ تاریخ کا ایک افسانہ ماضی رہ گیا ہے۔

دنیا کی اور قومیں ہمارے لئے وسیلہِ عبرت تھیں، لیکن اب خود ہمارے اقبال و ادبار کی حکایت اوروں کیلئے مثالِ عبرت ہے۔ ہم نے خدا کی دی ہوئی عزت و کامرانی کو ہوائے نفس کی بتلائی ہوئی راہِ مذلت سے بدل لیا۔ اس کے عطا کئے ہوئے منصبِ خلافت کی قدر نہ پہچانی اور زمین کی وراثت و نیابت کا خلعت ہم کو اس نہ آیا۔ اب ہمارے عید کی خوشیوں کے دن گئے، عیش و عشرت کا دور ختم ہو گیا، ہم نے بہت سی عیدیں تخت و حکومت و سلطنت پر دیکھیں اور ہزاروں شادمانے سر پر خلافت کے آگے بجوائے، ہم پر صدہا عیدیں ایسی گزریں جب دنیا کی قومیں ہمارے سامنے سربسجود تھیں اور عظمت و شوکت کے تختے اُٹے ہوئے ہمارے سامنے تھے۔ اب عید کے عیش و طرب کی محسوس ان قوموں کو مبارک ہوں جن کی عبرت و تنبیہ کیلئے اب تک ہمارا وجود بارِ زمین ہے۔ ان کو خوش نصیب سمجھئے جو اپنے دورِ اقبال کے ساتھ خود بھی مٹ گئے۔ ہمارا اقبال جا چکا ہے، مگر ہم بذاتِ خود اب تک دنیا میں باقی ہیں شاید اس لئے کہ غیروں کے طعنے سنیں اور اپنی ذلت و خواری پر آنسو بہا کر قوموں کیلئے وجودِ عبرت ہوں۔ درکار ماست نالہ و من در ہوائے او پروانہ چراغ مزار خردیم ما

اس دن کی یادگار ہمارے لئے جشن و طرب کا پیام تھی۔ کیونکہ یہی دن ہمارے صحیفہ اقبال کا صفحہ اولین تھا اور اسی تاریخ سے ہمارے ہاتھوں قرآنی حکومت کا دورِ جدید قلوب و اجسام کی زمین پر شروع ہوا۔ اس دن کا طلوع ہم کو یاد دلاتا ہے کہ بد اعمالیوں نے بنی اسرائیل کو دو ہزار سالہ عظمت سے محروم کیا اور اعمالِ حسنہ کے شرف و افتخار نے کیونکر ہمیں برکاتِ الہی کا مہبط و مورد بنایا؟ اس دن کا آفتاب جب نکلتا تو ہمیں خبر دیتا تھا کہ کس طرح خدا کی زمین نافرمانیوں کی ظلمت سے تاریک ہو گئی تھی اور پھر کس

طرح ہمارے اعمال کی روشنی افقِ عالم پر نیر درخشاں بن کر نمودار ہوئی تھی لیکن:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾

(مریم: ۵۹)

”پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے خدا کی عبادت کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، بس بہت جلد ان کی گمراہی ان کے آگے آئے گی۔“

اب یہ روزِ یادگار اگر یادگار ہے تو عیش و شادمانی کے لئے نہیں بلکہ حسرت و نامرادی کے لئے۔ اگر یاد آور واقعہ ہے تو عطاء و بخشش کی فیروز مندی کے لئے نہیں، بلکہ ناقدری و کفرانِ نعمت کی مایوسی و حسرتِ سخی کے لئے..... پہلے اس کامرانی کی یاد تھا کہ ہم دولت و قبولیت سے سرفراز ہوئے مگر اب نامرادی کی حسرت کو تازہ کرتا ہے کہ ہم نے اس کی قدر نہ کی اور ذلت و عقوبت سے دوچار ہیں۔ پہلے اس وقت سعادت کی یاد تازہ کرتا تھا جو ہمارے دولت و اقبال کا آغاز تھا اور اب اس دورِ مسکنت و ذلت کا زخم تازہ کرتا ہے جو ہماری عزت و کامرانی کا انجام ہے۔ پہلے یکسر جشن و نشاط تھا مگر اب یکسر ماتم و حسرت، جشن تھا تو قرآن کریم کے نزول کی یادگار کا، جس نے پہلے ہی دن اعلان کر دیا تھا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا﴾ (انفال: ۲۹)

”مسلمانو! اگر تم خدا سے ڈرتے رہے اور اس کے احکام سے سرتابی نہ کی تو وہ تمام عالم میں تمہارے لئے ایک امتیاز پیدا کر دے گا۔“

اور اب ماتم ہے تو اسی قرآن کی پیش گوئی کے ظہور کا کہ:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ (طہ: ۱۲۳)

”اور جس نے ہمارے ذکر سے روگردانی کی، اس کی زندگی دنیا میں تنگ ہو جائے گی۔“

پہلے اس کی بشارت کو یاد کر کے جشن مناتے تھے اور اب وہ وقت ہے کہ اس کی وعید کے نتائج کو گرد و پیش دیکھ کر عبرت پکڑیں۔ اب عید کا دن ہمارے لئے عیش و

نشاط کا دن نہیں رہا، البتہ عبرت و موعظت ایک یادگار ضرور ہے:

﴿وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا﴾ (طہ: ۱۱۳)

”ایسا ہی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا اور اس میں طرح طرح کی وعیدیں درج کیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا اس کے ذریعہ سے ان دلوں میں عبرت و فکر پیدا ہو۔“

دنیا میں عیش کی گھڑیاں کم میسر آتی ہیں، پھر سال بھر کے اس تنہا جشن کو کیوں نہ عزیز رکھا جائے؟ میں بھی نہیں چاہتا کہ آپ عید کی خوشیوں میں سرمست عیش و نشاط ہوں اور میں افسانہ غم چھیڑ کر آپ کے لذت عیش کو منقض کروں مگر یقین کیجئے کہ اپنے دل اندوہ پرست کی بے قرار یوں سے مجبور ہوں، قاعدہ ہے کہ ایک تنگی دل کے لئے عیش کی گھڑیوں سے بڑھ کر اور کوئی وقت، غم کے حوادث کا یاد آور نہیں ہوتا۔ ایک غمزدہ ماں جو سال بھر کے اندر اپنے کئی فرزندوں کو کھو چکی ہو، اگر عید کے دن اس کو اپنی لقیہ اولاد کے چہرے دیکھ کر خوشی ہوگی تو ایک ایک کر کے اس کے گم گشتہ لختِ جگر بھی سامنے آئیں گے۔ ایسا بد بخت جو اپنا تمام مال و متاع غفلت و بے ہوشی میں ضائع کر چکا ہو، عید کے دن جب لوگوں کی زریں قباؤں اور پُر جواہر کلاہوں کو دیکھے گا تو ممکن نہیں کہ اس کو اپنی کھوئی ہوئی دولت کے ساز و سامان یاد نہ آئیں۔

دیکھتا ہوں تو یہ جشن کی عیدیں، عیش و مسرت کا پیام نہیں، بلکہ یاد آور درد و حسرت ہیں، آہ! کیا دنیا میں غفلت و سرشاری کی حکومت ہمیشہ سے ایسی ہی رہی ہے؟ کیا دنیا میں ہمیشہ نیند زیادہ اور بیداری کم رہی ہے؟ یہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ایک دن کی خوشیوں میں بے خود ہو کر ہمیشہ کے ماتم و اندوہ کو بھول گئے ہیں؟ بزمِ جشن کی تیاریاں کس کے لئے، جب کہ دنیا اب ہمارے لئے ایک دائمی ماتم کدہ بن گئی ہے؟ عیش و نشاط کی بزموں کو آگ لگائیے۔ عید کے قیمتی کپڑوں کو چاک چاک کر ڈالئے۔ عطر کی شیشیوں کو اپنے بخت زبوں کی طرح اُلٹ دیجئے اور اس کی جگہ مٹیوں میں خاک بھر کر اپنے سرو سینے پر اڑائیے، زریں کلاہوں اور ریشمی قباؤں کے پہننے کے دن



زندگی کے اچھے یا برے دن کاٹے اور ہر طرح کی لذتیں چکھ لیں۔ حکمرانی کے تخت پر بھی رہے اور محکومی کی خاک پر بھی لوٹے۔ علم کی سرپرستی بھی کی اور جہل کی رفاقت میں بھی رہے۔ جب عیش و عشرت کی بزم آرائیوں میں تھے تو اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے اور اب حسرت و آرزو کے عکدے میں ہیں تو اس میں بھی ایک شان یکتائی رکھتے ہیں۔ زمانے نے ہمارے منانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو دیر نہ کرے لیکن گو ہم مٹ جائیں گے مگر ہمارے بٹھائے ہوئے نقوش کا مٹانا آسان نہ ہوگا۔

تاریخ ہم کو کبھی نہ بھلا سکے گی اور ہمارا افسانہ عبرت ہمیشہ مسافرانِ عالم کو یاد آ کر خون کے آنسو رلائے گا۔ گو کہ ہم صفحہ ہستی پہ تھے اک حرف غلط لیکن اٹھے بھی تو اک نقش بٹھا کے اٹھے رات کے پچھلے پہر کی تاریکی اور سناٹے میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں، میرا قلب مضطرب اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ آفتابِ عید کے اشتیاق میں خفتگان انتظار کروٹیں بدل رہے ہیں، مگر میری نظر جھلملاتے ہوئے تارے پر ہے۔ دیکھتا ہوں رات گو تاریک ہے مگر پھر بھی ہماری اُمید کے افق پر ایک آخری ستارا جھلملا رہا ہے، جن کی آنکھوں نے خشک درختوں کو کٹنے دیکھا ہے، انہی آنکھوں نے خشک درختوں کو سرسبز و شاداب ہوتے بھی دیکھا ہے۔

### مقابلہ حسنِ قراءت و نعت

مرکزی جمعیت و اہلحدیث پوچھ فورس تحصیل سانگلہ محل کے زیرِ اہتمام جامع مسجد محمدیہ اہل حدیث محلہ اقبال پورہ سانگلہ محل میں بچوں کے درمیان حسنِ قراءت و نعت کا مقابلہ ہوا۔ صدارت مولانا قاری محمد صدیق راشد امیر تحصیل سانگلہ محل نے کی اور جناب جعفر طیار چیف سلیکٹر حمد و نعت پیغام ٹی وی؛ مولانا حکیم سلیمان اٹھر، حافظ محمد خاں ناظم ضلع، جناب مڈ عزیز چوہدری ناظم سیاسی امور ضلع ننگانہ؛ محمد سعید قاسم صدر A-Y-F ضلع ننگانہ اور جناب چوہدری محمد افضل کاحلوی بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد اکرم شاکر، قاری تنزیل الرحمان یزدانی اور مولانا عبدالغفار سلفی نے انجام دیے۔ قاری جمیل الرحمان ساقی، قاری عبدالغفور اور قاری محمد اختر سلیم بچہ تھے۔ اول؛ دوم؛ سوم؛ آئیوا لے بچوں کو بالترتیب دھواڑا؛ پندرہ سو اور ایک ہزار روپے بمع کپ بطور انعام دیے۔ دعاء خیر پر تقریب اختتام کو پہنچا۔

کا اصلی دور اور قومی صحت و تندرستی کا عہد نشاط ہوتا ہے۔ یہ قوم جہاں جاتی ہے، اوج و اقبال اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جس طرف قدم اٹھاتی ہے، دنیا اس کے استقبال کے لئے دوڑتی ہے لیکن اس کے بعد جو زمانہ آتا ہے اس کو ”پیری و صدعید“ کا زمانہ کہتے ہیں کہ قوتیں ختم ہونے لگتی ہیں اور چراغ میں تیل کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کے اخلاقی و تمدنی عوارض روز بروز پیدا ہونے لگتے ہیں۔ جمعیت و اتحاد کا شیرازہ نکھر جاتا ہے، اجتماعی قوتوں کا اضمحلال نظامِ ملت کو ضعیف و کمزور کر دیتا ہے، وہی زمانہ جو کل تک اس کی جوانی و طاقت کے آگے دم بخود تھا، آج اس کے بسترِ پیری کے ضعف و نقاہت کو دیکھتا ہے تو ذلت و حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی قانونِ خلقت کی طرف اشارہ کیا ہے:

﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ﴾ (روم: ۵۴)

”اور وہ قادرِ مطلق ہے جس نے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا، پھر بچپن کی کمزوری کے بعد جوانی کی طاقت دی۔ پھر طاقت کے بعد دوبارہ کمزوری اور بڑھاپے میں ڈال دیا، وہ جس حالت کو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے اور وہی تمہاری تمام حالتوں کا علیم اور ہر حال کا ایک اندازہ کرنے والا ہے۔“

شاید ہماری جوانی کا عہد ختم ہو چکا، اب ”صدعید و پیری“ کی منزل سے گزر رہے ہیں۔ ہمارا بچپن جس قدر حیرت انگیز اور جوانی کی طاقتیں جس درجہ زلزلہ انگیز تھیں، دیکھتے ہیں تو بڑھاپے کے ضعف و نقاہت کو بھی اتنا ہی تیز پاتے ہیں۔ شاید اس کے بعد اب منزلِ فنادر پیش ہے۔ چراغِ تیل سے خالی ہوتا جاتا ہے اور چولہا خاکستر سے بھرتا جاتا ہے۔ گزشتہ باتوں کی صرف ایک یاد رہ گئی ہے اور جوانی کے افسانے خواب و خیال معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر ہم کو مٹنا ہی ہے تو مٹنے میں دیر کیوں ہے؟ صبح فنا آگئی ہے تو شمع سحر کو بجھ ہی جانا چاہیے۔

جس بزمِ خیال و عظمت میں اب ہمارے لئے جگہ نہیں رہی، بہتر ہے کہ اوروں کے لئے اسے خالی کر دیں، ہم نے ایک ہزار برس سے زیادہ عرصے تک دنیا میں

اب گئے۔ ما۔ خانہ۔ رمیدگان۔ ظلمیں پیغام خوش از دیار ما نیست لیکن اس ظلم سرائے ہستی کی ساری رونق انسان کی غفلت و سرشاری سے ہے۔ اس لئے ممکن ہے جشنِ عید کے ہنگاموں میں غم و اندوہ کی یہ آہیں آپ کے کانوں تک نہ پہنچیں۔

قومی زندگی کی مثال بالکل افراد و اشخاص کی سی ہے۔ بچپن سے لے کر عہدِ شباب تک کا زمانہ ترقی و نشو و نما و عیش نشاط کا دور ہوتا ہے۔ ہر چیز بڑھتی ہے اور ہر قوت میں افزائش ہوتی ہے۔ جو دن آتا ہے طاعتِ توانائی کا ایک نیا پیغام لاتا ہے۔ طبیعت جوش و امگ کے نشے میں ہر وقت محمور رہتی ہے اور اس سرخوشی و سرور میں جس طرف نظر اٹھتی ہے، فرحت و انبساط کا ایک بہشت زار سامنے آ جاتا ہے۔ اس ظلم زارِ ہستی میں انسان سے باہر نہ غم کا وجود ہے نہ نشاط کا، البتہ ہمارے پاس دو آنکھیں ضرور ہیں جو اگر غمگین ہوں تو کائنات کا ہر ظہور غم آلود ہے اور اگر مسرور ہیں تو ہر منظر مرقعِ انبساط ہے۔ عہدِ شباب و جوانی میں آنکھیں سرمست ہوتی ہیں اور دل جوش و امگ سے متوالا، غم کے کانٹے بھی تلوے میں چبھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے گل پر گزر رہے ہیں۔ خزاں کی افسردگی بھی سامنے ہو تو نظر آتا ہے کہ عروسِ بہار سامنے آکھڑی ہو گئی ہے۔ دل جب خوش ہو تو ہر شے کیوں نہ خوش نظر آئے لیکن بڑھاپے کی حالت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ پہلے جو چیزیں بڑھتی تھیں اب روز بروز اضمحلال ہوتا ہے۔ طاقت جواب دے دیتی ہے اور عیش و مسرت کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ جو دن آتا ہے موت و فنا کا ایک پیغام لاتا ہے اور جو دن گزرتا ہے حسرت و آرزو کی ایک یادگار چھوڑ جاتا ہے۔ دنیا کے سارے عیش و عشرت کے جلوے دل کی عشرت کامیوں سے تھے۔ لیکن دل کے بدلنے سے آنکھیں بھی بدل جاتی ہیں۔ پہلے غم کی تصویر بھی شادمانی کا مرقع نظر آتی تھی، اب خوشی کے شادیانے بھی بیچتے ہیں تو ان سے دردِ اندوہ کی صدائیں سنائی دیتی ہیں۔

قوموں کی زندگی کا بھی یہی حال ہے، ایک قوم پیدا ہوتی ہے بچپن کا عہد بے فکری کاٹ کر جوانی کی طاقت آزمائیوں میں قدم رکھتی ہے، یہ وقت کاروبارِ زندگی

# عید الفطر

سے متعلق  
چند مسائل

تحریر

جناب  
رانا محمد شفیق خاں پسروری

القیام..... وقال مالك واحمد وابو ثور  
كذلك ولكن سبع في الاولى احدهن  
تكبيرة الاحرام))

یعنی اس میں اختلاف ہے چونکہ صریح دلیل کسی کی  
طرف نہیں، اس لیے تشدد نہیں کرنا چاہیے، کوئی تکبیر تحریمہ  
سمیت سات کہے یا اس کے علاوہ۔

مکاتیب رشیدیہ میں اہل بھوپال کا جو تیرہ تکبیرات  
کا تذکرہ ہے تو وہ تکبیر تحریمہ سے الگ سات کہتے تھے۔  
البتہ ان بارہ تکبیرات میں تکبیر رکوع اور دوسری رکعت میں  
کھڑے ہونے کے وقت جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ شامل  
نہیں (تکبیر قیام کے شامل نہ کرنے سے تو تکبیر تحریمہ کا  
شامل نہ کرنا واضح ہوتا ہے)

**تکبیر کے درمیان کیا پڑھے؟**

بیہقی میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ عیدین میں سات اور پانچ تکبیریں ہیں اور ہر دو  
تکبیروں کے درمیان اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔ جبکہ ذکر معین  
کی کوئی واضح روایت نہیں۔ امام عبد الجبار غزنوی نے اپنے  
ایک فتویٰ میں لکھا ہے:

”امام ابوالقاسم رافعی نے شرح و جیز میں لکھا ہے  
کہ ہر دو تکبیروں کے درمیان ایک آیت کے برابر ٹھہرے  
جو کہ امام شافعی کا قول ہے۔ ابن مسعود کا قول اور فعل بھی  
اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے تخصیص الخیر  
میں کہا ہے کہ طبرانی اور بیہقی نے اس حدیث کو موقوف  
روایت کیا ہے۔ حضرت حذیفہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی اسی  
طرح نقل کیا ہے۔

علامہ ابن قدامہؒ نے ”المعتمد“ میں لکھا ہے کہ ہر  
تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرے اور ہر دو تکبیروں کے  
درمیان اللہ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے۔ محمد بن  
عبدالوہابؒ کی مختصر میں ہے کہ ہر دو تکبیروں کے درمیان  
اللہ کی حمد و ثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجے۔ منہاج السنہ میں  
ہے، لا الہ الا اللہ پڑھے، تکبیر بلند کرے اور اللہ کی  
بزرگی بیان کرے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ  
الا اللہ واللہ اکبر۔ اسی طرح تحفہ شرح منہاج میں بیہقی  
کے حوالے سے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا (قولاً وفعلاً)  
کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر  
پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح لکھا ہے کہ اللہ اکبر کبیرا۔

اس حدیث میں بقیہ بن ولید پر کلام کیا جاتا ہے۔  
تخصیص الخیر میں حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے: امام ابن  
المنذرؒ اور امام بیہقیؒ نے اس حدیث سے تکبیرات عید میں  
رفع الیدین پر استدلال کیا ہے اور بقیہ بن ولید کی  
موافقت ابن اخی الزہری نے بھی کی ہے۔ یوں ابن لہیعہ  
اور بقیہ بن ولید کی باہم موافقت سے اس روایت کو حسن  
لغیرہ تک کا درجہ حاصل ہوا۔ پھر امام بیہقیؒ و امام ابن  
المنذرؒ کے استدلال اور صدیوں سے محدثین کے تعامل  
سے قابل عمل ہیں اور مطلق نماز میں رفع الیدین اللہ تعالیٰ  
کی تعظیم اور سنت نبوی ﷺ ہے۔

**تکبیرات کی تعداد:**

ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، نیل الاوطار، مشقی الاخبار  
اور مشکوٰۃ میں وضاحت سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ  
کی سنت بارہ تکبیرات ہیں، سات پہلی رکعت میں اور پانچ  
دوسری رکعت میں۔

علمائے دیوبند کے سرخیل مولانا رشید احمد گنگوہی  
نے بھوپال سے ایک استفتاء کے جواب میں لکھا۔ (سوال  
کرنے والے نے لکھا تھا کہ اہل بھوپال خلاف حنفی  
مذہب تکبیرات کہتے ہیں، میں ان کی اقتداء کروں یا  
نہیں؟) مولانا نے جواب دیا کہ عیدین میں جس قدر امام  
وہاں کیا کرے، تم بھی باتباع اسی کے کیا کرو۔ امام  
ابو حنیفہؒ تین تکبیریں (تکبیر تحریمہ سمیت) کہتے ہیں  
چونکہ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔ تم خلاف مت کرو،  
امام کی اطاعت کرو۔ ایسی صورت میں اطاعت امام  
ضروری ہے۔ (مکاتیب رشیدیہ ص ۹۶)

**بارہ تکبیرات تکبیر تحریمہ کے علاوہ:**

دارقطنی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ  
”سوی تکبیرۃ الافتتاح“۔ عون المعبود میں ہے:

((فقال الشافعی هو سبع في الاولى غير

تكبيرة الاحرام وخمس في الثانية غير تكبيرة

عید سے متعلق چند ضروری مسائل جن کے بارے  
میں عوام و خواص میں مختلف رائے یا مختلف عمل پایا جاتا ہے  
عید کے موقع پر ازروئے کتاب و سنت لکھے جارہے ہیں تاکہ  
استفادہ کیا جاسکے اور ممکن ہو تو اختلاف و اشتباہ دور ہو سکے۔

**تکبیرات عید میں رفع الیدین:**

عید کی نماز میں حالت قیام میں کچھ تکبیرات عام  
نمازوں سے زائد ہوتی ہیں۔ ازروئے سنت ان کی دونوں  
رکعات میں تعداد بارہ ہے، سات پہلی رکعت میں اور پانچ  
دوسری میں، ان بارہ تکبیرات میں رفع الیدین پر بعض  
لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ المغنی لابن قدامہ میں ہے:

((روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان  
یرفع یدیه مع التکبیر قال احمد اما انا فاری  
ان هذا الحديث يدخل فيه هذا كلا وروی  
ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کان یرفع فی کل  
تکبیرۃ فی الحنازة وفي العید۔ رواه الاثرم  
ولا يعرف له مخالف في الصحابة))

یعنی روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر  
کے ساتھ رفع الیدین کرتے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا  
کہ یہ حدیث ہر نماز کی تکبیر کو شامل ہے اور حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنازے اور عید میں ہر تکبیر کے  
ساتھ رفع الیدین کرتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف (عمل) والا کوئی نہیں ملتا۔ حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس فعل کو بیہقی میں بھی روایت کیا گیا ہے  
مگر اس میں ایک راوی ابن لہیعہ پر کلام ہے حالانکہ وہ  
سنن کا راوی ہے۔ امام مسلمؒ نے بھی اس سے روایت کی  
ہے بس احترام کتب کے بعد خط سرزد ہوا، صدوق ہے۔  
(تقریب العبد ذی)

اسی طرح ابو داؤد، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کی  
ہے کہ جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو رکوع سے قبل  
ہر تکبیر میں رفع الیدین کرتے۔



والحمد لله كثيرا و سبحان الله بكرة واصبلا و صلى  
الله على سيدنا محمد تسليما كثيرا بھی بہتر ہے۔ اسی  
طرح کا قول ابن صباغ کی روش شرح زاد المعاد میں ہے۔  
مولانا حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا ہے۔  
کہ سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر  
پڑھے یا کوئی اور ذکر کرے، سب صحیح ہے۔

### خطبہ عید بعد از نماز:

نماز عید سے پہلے خطبہ خلاف سنت ہے۔ صحیحین  
میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ نماز سے قبل  
خطبہ کی بدعت مروان نے شروع کی، اسی وقت حضرت  
ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس فعل کی سخت تردید کی اور عید گاہ سے  
اٹھ کر چلے گئے تھے۔

### خطبہ عید میں کتنے خطبے؟

ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، بزار میں سعد  
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید  
کے خطبہ کے دوران بیٹھے اور پھر اٹھ کر خطبہ دیا۔ (یعنی  
جمعہ کی طرح دو خطبے دیئے۔)

اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ عیدین کے دو خطبے پڑھے جائیں  
اور دونوں کے درمیان بیٹھا جائے۔ ..... ان تینوں  
حدیثوں کی اسناد میں کلام ہے اور یہ ضعیف ہیں مگر عیدین  
کے خطبے کو خطبہ جمعہ پر قیاس کرتے ہوئے اور اہل اسلام  
کے تعامل کو دیکھتے ہوئے ان روایتوں کی تائید کی جاتی ہے  
اور دو خطبے دیئے جاتے ہیں۔

### عورتوں کا عید گاہ جانا:

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
کہ ہمیں حکم تھا کہ ہم تمام عورتوں کو (حیض والیوں سمیت)  
عید گاہ لے جائیں۔ عورتیں نماز میں شریک ہوں اور حیض  
والیاں نماز کے دوران الگ رہیں مگر دعا میں ضرور شریک  
ہوں۔ ایک عورت نے سوال کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ!  
اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی  
(دوسری عورت) اس کو اپنی چادر میں چھپا لیا کرے۔  
(مگر عید گاہ ضرور جانا چاہیے۔)

امام نووی شارح مسلم نے قاضی عیاض سے نقل کیا

ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک عورتوں کا عید گاہ جانا واجب ہے۔  
شیخ عبدالحق دہلوی شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ اگر  
عورتوں کے پاس چادر نہ ہو تو اس نیک کام کے لیے سوال  
بھی کر سکتی ہیں۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں  
لکھا ہے کہ شوکت اسلام کے لیے تمام افراد کا عورتوں،  
بچوں سمیت عید گاہ جانا مستحب ہے۔ اسی طرح ابن ابی  
شیبہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے مردوں کو پھر  
عورتوں کو خطبہ سناتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ہر عورت کا عید گاہ جانا واجب ہے۔

مصنف ابی بکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا  
ہے کہ ہر چادر والی عورت کا عید گاہ جانا ضروری ہے۔  
حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس مسئلے پر تمام  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع نقل کیا ہے اور جہاں تک  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو وہ عورتوں کے  
عید گاہ جانے کے خلاف نہیں بلکہ عورتوں کی بے جا زیب و  
زینت، آرائش و زیبائش اور خوشبو اور عطریات استعمال  
کرنے کی ممانعت میں ہے۔ (جیسا کہ عینی شرح بخاری  
میں ہے۔)

### عید کے بعد مصافحہ و معاافتہ:

فتاویٰ ثنائیہ میں کسی سائل نے مولانا ثناء اللہ  
امر تسرئی سے سوال کیا کہ عید کے روز لوگ مصافحہ و معاافتہ  
کرتے ہیں جس سے اظہار خوشی مراد ہوتا ہے اور بعض  
لوگوں کے دلوں میں خفیف رنجش موجود ہوتی ہے تو وہ دور  
ہو جاتی ہے، اس کو سنت سمجھ کر نہیں کیا جاتا۔ (بلکہ علاقائی  
رسم کے طور پر)

مولانا امر تسرئی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ  
مصافحہ بعد از سلام ہے۔ عید کے روز بھی بیت تکمیل سلام  
مصافحہ کریں تو جائز ہے۔ بیت خصوص عید بدعت ہے۔  
کیوں کہ زمانہ رسالت اور خلافت میں مروج نہ تھا۔

### نماز عید کا مسنون طریقہ:

با وضو قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے سینے پر  
ہاتھ باندھ کر اللہم باعد..... الآخر یا کوئی اور دعا  
استفتاح پڑھیں پھر قرأت سے پہلے ٹھہر ٹھہر کر سات  
تکبیریں کہیں، ہر تکبیر پر رفع الیدین کر کے سینے پر ہاتھ

باندھیں اور اللہ کا ذکر و تسبیح کریں پھر امام سورۃ فاتحہ بلند  
آواز سے اور مقتدی آہستہ پڑھیں۔ پھر امام اونچی آواز  
سے قرأت کرے اور مقتدی خاموش رہیں۔ بہتر ہے کہ  
پہلی رکعت میں سورۃ ق اور دوسری میں اقتربت الساعة یا  
پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں هل اتاك یا پہلی میں  
عم یتساءلون اور دوسری میں والشمس پڑھیں پھر عام  
رکعت کی طرح رکعت پوری کریں۔

دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد سات  
تکبیروں کی جگہ پانچ تکبیریں باقی سب کچھ اسی طرح  
کریں جس طرح پہلی رکعت میں کیا اور دو رکعتوں کے  
بعد سلام پھیر دیں۔ (بعد از تشہد) جب امام سلام پھیرے  
تو اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے، مقتدی اپنی اپنی  
جگہ پر بیٹھے رہیں۔ خطبہ کے بعد امام اور مقتدی سب مل کر  
بارگاہ الہی میں ہاتھ اٹھا کر خوب گڑ گڑا کر دعا مانگیں۔  
(بہت خشوع و خضوع سے) یہ قبولیت کا دن اور قبولیت کا  
وقت ہوتا ہے..... بعد میں راستہ تبدیل کر کے گھروں کو آ  
جائیں۔ (عید گاہ جاتے اور آتے ہوئے اونچی آواز سے  
تکبیرات کہتے رہیں)۔



### شیر پنجاب کا تبلیغی دور: سندھ

مولانا محمد ابراہیم طارق کی خصوصی دعوت پر شیر پنجاب مولانا منظور  
احمد گوجرانوالہ نے سندھ کا تبلیغی دورہ کیا۔ دورے کا آغاز 8 اپریل کو  
ہوا۔ سکھر شہر کے پروگرام میں مولانا عبداللطیف فیصل آبادی، مولانا محمد ابراہیم  
طارق، مولانا محمد ابراہیم جونا گڑھی اور مولانا منظور احمد نے خطابات کئے۔  
9 اپریل کو گنٹ شہر میں مولانا محمد ابراہیم طارق اور شیر پنجاب  
نے تقاریر کیں۔ 10 اپریل کو شیر پنجاب نے مورد اور سیراجوں کا کا  
دورہ کیا۔ کارکنوں اور احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ  
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ہماری پہچان ہے اور رہے گی اور سکھر  
پروفیسر ساجد میر کی قیادت پر ہمیں مکمل اعتماد ہے۔ ہمارا جینا اور مرزا  
مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ساتھ ہے۔ بعد ازاں شیر پنجاب، مولانا  
محمد ابراہیم طارق کے ساتھ کراچی روانہ ہو گئے۔ 11 اپریل کا خطبہ جمعہ  
البارک شیر پنجاب نے جامعہ الاحسان کراچی میں پڑھایا۔ اس پورے  
دورے میں مولانا محمد ابراہیم، شیر پنجاب کے ساتھ رہے۔ جمعہ کی شام کو  
شیر پنجاب لاہور روانہ ہو گئے۔

المرسل:- حافظ صلاح الدین کا کا ناظم مرکزی جمعیت الحمد للہ

نیو سعید آباد سندھ

اسے آخری طاق راتوں میں تلاش کرے۔“ (صحیح بخاری: ۲۰۱۵)

اسی طرح ایک حدیث میں مذکور ہے:

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

سے جناب رسول کریم ﷺ کے اعتکاف کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرے میں اعتکاف میں بیٹھے، پھر میں تاریخ کی صبح کو آپ ﷺ اعتکاف سے نکلے اور ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”مجھے لیلة القدر دکھائی گئی تھی، لیکن بھلا دی گئی یا آپ ﷺ نے فرمایا میں خود بھول گیا۔ اس لیے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“ (صحیح بخاری: ۲۰۱۶)

ایک روایت میں جناب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسالت مآب ﷺ ہمیں شب قدر کی خبر دینے کیلئے تشریف لارہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے پاس آیا کہ تمہیں شب قدر کے بارے میں بتا دوں، لیکن فلاں فلاں نے آپس میں جھگڑا کیا، پس اس کا علم اٹھالیا گیا اور امید ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا، سو تم اس کی تلاش آخری عشرہ کی نو یا سات یا پانچ راتوں میں کیا کرو۔“ (صحیح بخاری: ۲۰۲۳)

آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ ہیں۔

**کیا لیلة القدر کو کسی ایک طاق رات کے ساتھ مخصوص کیا جاسکتا ہے؟**

اس کے متعلق علمائے کرام کے بہت سے اقوال ہیں جن کی تعداد 46 کے قریب ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان اقوال کو جمع کیا ہے اور اس کے بعد لکھا ہے کہ صحیح ترین بات یہ ہے کہ اسے رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے۔ کسی ایک طاق رات کے ساتھ اسے خاص کرنا درست نہیں۔ کیوں کہ آپ ﷺ کا فرمان: ”التمسوا“ اور ”تبحروا لیلة القدر فی العشر الاواخر من رمضان“ اس بات کو تقویت دیتا ہے کہ یہ رات ہر سال مختلف ہوتی ہے اور اس رات کی تعیین نہیں ہے۔ (فتح الباری، باب تحری لیلة القدر فی الوتر من العشر

## لیلة القدر فضائل، مسائل، اعمال

تحریر: جناب قاری طلحہ رشید (دار المعارف، لاہور)

مبارک بھی ہے۔ اس رات کی بڑی فضیلت ہے۔ صحابی رسول سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آیا تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! تم پر رمضان کا بابرکت مہینہ آگیا ہے، اس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کیے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ (سنن نسائی: ۲۱۰۶)

اس رات کی فضیلت کے متعلق ہی ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی نے قدر کی رات کا قیام، حالت ایمان اور نیک نیتی سے کیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“ (صحیح بخاری: ۲۰۱۳)

لیلة القدر کے ہزار مہینوں سے بہتر ہونے کا مفہوم مندرجہ ذیل ہے:

امام مجاہد فرماتے ہیں کہ اس رات کا نیک عمل، اس میں پڑھی گئی نماز اور اس کا روزہ ہزار مہینوں کے روزوں اور نمازوں سے افضل ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد ۴، ص: ۵۳۱، دار احیاء الکتب العربیہ)

امام ابن جریر طبریؒ نے بھی اسی قول کو پسند فرمایا ہے۔ (تفسیر طبری، جلد ۱، ص: ۲۵۹، دار الفکر)

**لیلة القدر رمضان کے کس عشرہ میں؟**

قدر کی رات رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ کئی روایات سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ کے چند اصحاب کو شب قدر، خواب میں رمضان المبارک کی سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی، اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں دیکھ رہا ہوں، تمہارے سب کے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں، اس لیے جو شخص اس رات کو پانا چاہے وہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے انتہائی پیار اور محبت کرنے والے ہیں۔ اس کی شفقت و مہربانی کے مختلف انداز اور طریقے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے بچانے اور دونوں جہانوں میں عزت و شرف سے نوازنے کیلئے کئی ایسے اسباب و ذرائع پیدا کر رکھے ہیں کہ جن کو بروئے کار لا کر بندہ اس کا محبوب و مقرب بن سکتا ہے۔ انہی ذرائع میں سے ایک اہم اور قیمتی ذریعہ ماہ رمضان اور پھر اس رمضان میں بھی ایک ایسی عظیم رات ہے کہ جو سالہ بھر کی راتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس رات کی فضیلت اور اس سے متعلقہ چند مسائل و اعمال حسب ذیل ہیں:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ ﴿تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ﴾ ﴿سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ ﴿ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوع فجر تک۔“

اس رات میں قرآن کریم کا نزول، اس کا ہزار مہینوں سے بہتر ہونا، اس رات میں فرشتوں کا پیغامات الہیہ کا لیکر اترنا اور پھر ساری رات کا سلامتی والا ہونا اس رات کی اہمیت کو خوب اُبھا کر کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ایک مقام پر اسی رات کیلئے مبارک کہ کا لفظ بھی استعمال کیا گیا۔ فرمان خداوندی ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مَبْرُكَةٍ﴾ (دخان: ۳)

”بے شک ہم نے اسے (قرآن) ایک بڑی خیر و برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔“

اس سے پتہ چلتا ہے کہ لیلة القدر کا نام لیلة



# کاروانِ علم و ادب

جناب عبدالرشید عراقی

قسط نمبر 2 آخری

## مولانا سعید احمد اکبر آبادی

(۲۳ جولائی ۱۹۸۵ء)

مولانا سعید احمد اکبر آبادی کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ اپنے علم و فضل، تبحر علمی، اخلاق و سیرت، جامعیت علم و فن اور تبلیغ و تصنیف و تدریسی خدمات کے لحاظ سے علمائے دیوبند میں ایک خاص مرتبہ و مقام کے حامل تھے۔ مولانا سعید احمد کی عصری تعلیم ایم۔ اے تھی۔ اللہ الشریعہ کے امتحانات امتیازی نمبروں میں پنجاب یونیورسٹی سے پاس کئے تھے۔ درس نظامی کی تحصیل دارالعلوم دیوبند سے کی تھی۔

فراغت تعلیم کے بعد مختلف اعلیٰ مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ مدتوں مدرسہ عالیہ کلکتہ میں پرنسپل کی حیثیت سے کام کیا۔ اس مدرسہ میں آپ نے گیارہ سال تک تدریس فرمائی۔ ۱۹۵۹ء میں مسلم یونیورسٹی سے وابستہ ہو گئے۔ جہاں انہیں سنی دینیات کے شعبہ کا صدر اور فیکلٹی آف پتھالوجی کا ڈین مقرر کیا گیا۔ علی گڑھ سے سکدوشی کے بعد چار سال تک ہمدرد دواخانہ دہلی کے ایک تحقیقی ادارے سے وابستہ رہے۔ علاوہ ازیں ایک سال میگل یونیورسٹی کینیڈا، کالی کٹ یونیورسٹی، دوبارہ وزینگ پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں خدمات انجام دیں۔ آخر میں شیخ الہند اکیڈمی دیوبند کے ڈائریکٹر بنا دیئے گئے۔ اس کے ساتھ ہی دارالعلوم دیوبند میں آخری کلاس کے طلباء کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کی مایہ ناز تصنیف ”حجۃ اللہ البالغہ“ کا درس دیتے تھے۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایک کامیاب مصنف اور صحافی بھی تھے۔

آپ دس سال تک ندوۃ المصنفین دہلی کے آرگن ماہنامہ ”برہان“ کے مدیر رہے۔ ”نظر امت“ کے عنوان سے ہر ماہ کسی اہم قومی، ملی، علمی، تہذیبی، ثقافتی اور سیاسی مسئلے پر اظہار خیال کرتے تھے۔ علاوہ ازیں اس کے کسی نامور

علمی و ادبی اور قومی و ملی شخصیت کے انتقال پر تعزیتی شدہ بھی تحریر فرماتے اور غنی کتابوں پر بڑے عمدہ الفاظ سے تبصرے بھی شائع کرتے تھے۔

مولانا سعید احمد اکبر آبادی سیرت و اخلاق و کردار کے اعتبار سے بلند پایہ عالم دین، مفکر، نقاد، دانشور، ادیب، محقق، مؤرخ، خطیب و مقرر اور مدرس و مصنف تھے۔ اعلیٰ سیرت و کردار کے حامل اور مسلکی تعصب سے پاک تھے۔

مولانا کی ایک بیٹی کراچی میں مقیم تھی۔ اُن سے ملنے کراچی تشریف لائے۔ اُن دنوں طبیعت ناساز تھی۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر اس عظیم مدرس و مصنف نے ۲۳ مئی ۱۹۸۵ء کو کراچی میں انتقال کیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

## مولانا محمد حنیف ندوی

(۱۳ جولائی ۱۹۸۷ء)

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اپنے مختلف ادوار میں ایسے قابل قدر اور ذی علم لماء، دانشور، مبلغ، مدرس، خطیب و مقرر، علوم شریعہ کے ماہر، ادیب، نقاد، مفکر و مدبر، مصنف اور صاحب فہم و بصیرت پیدا کئے، جنہوں نے برصغیر پاک و ہند میں علم و ادب کی وہ خدمات انجام دیں کہ رہتی دنیا تک (ان شاء اللہ العزیز) ان کا نام روشن رہے گا۔ مثلاً علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی، مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی، مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا سید ریاست علی ندوی، مولانا مسعود عالم ندوی، مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا مختار احمد ندوی، مولانا محمد رئیس ندوی، مولانا ہدایت اللہ ندوی، مولانا حافظ مجیب اللہ ندوی، مولانا محمد عمران خان ندوی اور مولانا حنیف ندوی۔

مولانا محمد حنیف ندوی کو تمام علوم عالیہ و آلیہ پر یکساں قدرت حاصل تھی اور علوم آلیہ کے ساتھ ان کو خاص شغف تھا۔ فلسفہ و منطق اور علم کلام ان کے فکر و نظر

کے محور تھے۔ مولانا ندوی کو فن تفسیر سے بھی بہت انس تھا۔ ان کی تفسیر ”سراج البیان“ ان کے علم و فضل اور علوم قرآنی سے ان کے شغف کی بہت بڑی شہادت ہے۔ مولانا محمد حنیف ندوی اپنے دور کے نامور مصنف تھے۔ ان کی تصانیف میں سرگزشت غزالی، افکار غزالی، تعلیمات غزالی، افکار ابن خلدون، مسئلہ اجتہاد، مطالعہ قرآن اور مطالعہ حدیث بڑی عمدہ، سرمایہ علمی و تحقیقی کتابیں ہیں۔

مولانا محمد حنیف ندوی ایک صاحب تحقیق عام اور مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ نامور صحافی، نقاد اور مبصر تھے۔ ۱۹۳۹ء میں جب جماعت الہدیث کا ترجمان ہفت روزہ الاعتصام جاری ہوا تو اس کے پہلے ایڈیٹر مولانا محمد حنیف ندوی مقرر ہوئے۔ مولانا محمد حنیف ندوی کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ برصغیر کے پہلے عالم دین تھے جنہوں نے حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ”قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔“

مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی جامع اور پروقار شخصیت اور مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری (مصنف رحمۃ اللعالمین) کی متانت اور تقویٰ سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ مولانا ندوی ایک خاص ذہن کے مالک تھے۔ جماعت اہل حدیث کو منظم اور فعال بنانے میں بھی ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ صحیح معنوں میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسلمی سلفی اور مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہم اللہ کے دست راست تھے۔ الہدیث کی مشہور درس گاہ جامعہ سلفیہ کا نام آپ ہی کا تجویز کردہ ہے۔

مولانا محمد حنیف ندوی کے اسلوب تحریر کا ایک خاص امتیاز یہ تھا کہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے وہ اتنا مدلل اور مؤثر ہوتا کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم بقول پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی مرحوم:

”صاحب سحرے ذہن کے مالک تھے، کتاب و سنت پر گہری نظر تھی، ان کی کتب کے مطالعہ سے ان کی سوچ و بصیرت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔“

مولانا محمد حنیف ندوی نے ۱۳ جولائی ۱۹۸۷ء کو لاہور میں وفات پائی۔ (اللهم اغفر وارحمہ)

## مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۳۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء)

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ سنت رسول ﷺ کے شیدائی اور علم دوست انسان تھے۔ آپ نے پوری زندگی علم کی خدمت میں صرف فرمائی۔ مولانا عطاء اللہ کی ذات ہمہ گیر تھی۔ علم و فضل کے اعتبار سے جامع الکملات اور اخلاق و عادات کے لحاظ سے بڑے درویش منش اور دیہاتی بابا تھے۔ مولانا ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر ملتانی لکھتے ہیں کہ:

حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ایک ہمہ گیر شخصیت کے علاوہ اس صدی کی ان گنی چنی چند شخصیات میں سے تھے جو تحریک احیائے کتاب و سنت کے سلسلہ میں عالمی حیثیت کی حامل تھیں۔ دعوت الی اللہ، اصلاح معاشرہ اور خدمات دین کے سلسلہ میں سے کوئی شعبہ ایسا نہیں جسے آپ نے خدمت قرآن کے لئے استعمال نہ کیا ہو۔ پختہ ارادہ و عقیدہ، صاحب فکر و نظر، پاکیزہ عمل و کردار، معاملات میں حسن سلوک، تواضع و شرافت، جود و سخا، بصیرت و تدبیر، بالغ نظری اور احترام آدمیت کی وجہ سے آپ نے معاشرے پر اتنے گہرے، تعمیری اور اصلاحی اثرات چھوڑے ہیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ (الاعصام لاہور مولانا عطاء اللہ حنیف نمبر ۵/۵)

مولانا عطاء اللہ مرحوم کی علوم اسلامیہ پر گہری نظر تھی۔ تفسیر، حدیث فقہ، تاریخ اور اسماء الرجال پر کامل عبور رکھتے تھے۔ مطالعہ ان کی زندگی کا سرمایہ علم تھا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، حافظ ابن قیم، حافظ ذہبی، حافظ ابن حجر، علامہ شوکانی اور شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف و تالیفات کے شیدائی تھے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم کی تصانیف بہت زیادہ دلدادہ تھے۔ ان دونوں آئمہ کرام کی تمام مطبوعہ تصانیف ان کے کتب خانہ میں موجود تھیں۔

مولانا عطاء اللہ حنیف حدیث نبوی ﷺ کے بہت بڑے محدث تھے۔ ان کا عظیم کارنامہ سنن نسائی کی شرح بنام ”العلیقات السلفیہ“ ہے۔ اس شرح کو عالم اسلام کے علمائے کرام نے بنظر استحسان دیکھا ہے۔ مولانا بھوجیانی کا دوسرا بڑا عظیم کارنامہ تصانیف پروفیسر ابو زہرہ مصری (حیات امام ابو حنیفہ، حیات امام احمد حنبل اور حیات امام

ابن تیمیہ) پر حواشی بڑے علمی و تحقیقی حواشی ہیں۔

مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی بہت زیادہ نیک سیرت، نیک باطن، دوراندیش، سادہ مزاج اور محبت کرنے والے عالم دین تھے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نے ۳ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو لاہور میں انتقال کیا اور میانی صاحب کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ حافظ محمد یحییٰ میر محمدی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

## مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

(۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ ایک عظیم علمی شخصیت تھے۔ دین اسلام کی نشر و اشاعت، کتاب و سنت کی ترقی و ترویج اور شرک و بدعت و محدثات کی تردید و توبخ کے سلسلہ میں آپ کی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ مولانا علی میاں نے اپنی پوری زندگی دینی تعلیم کو موثر اور زیادہ سے زیادہ سودمند بنانے اور دعوت حق اور فکر اسلامی کو تقویت دینے اور اس کی نشر و اشاعت میں صرف کردی۔

مولانا علی میاں رائے بریلی کے ایک معزز خاندان (خاندان سید احمد شہید) سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد محترم مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی نامور طبیب اور عربی، فارسی اور اردو کے بلند پایہ مصنف تھے۔ ان کا عظیم علمی کارنامہ عربی زبان میں برصغیر کے نامور علماء پہلی صدی ہجری سے ۱۴ ویں صدی ہجری تک کے ساڑھے چار ہزار علمائے کرام کے حالات زندگی اور ان کی علمی خدمات کا تذکرہ ہے۔ جو ”نزہۃ النواظر“ کے نام سے ۸ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ مولانا علی میاں کی ایک غیر معمولی خصوصیت ان کی عربی زبان پر مہارت اور تصانیف ہیں۔ جن کی بدولت انہیں اسلامی ممالک میں شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔

مولانا علی میاں نے اپنی بے پایاں خدمات سے اصلاح و تجدید کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ جو انہیں ان کی دعوتی و تصنیفی خدمات کی وجہ سے حاصل ہوا۔ ع

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا مولانا علی میاں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تعلیم

حاصل کی۔ فراغت تعلیم کے بعد دارالعلوم میں تفسیر کے استاد مقرر ہوئے اور بعد میں دارالعلوم کے ناظم کے عہدے پر مامور ہوئے۔ مولانا اندرون اور بیرون ملک میں کئی اعلیٰ علمی مناصب پر فائز رہے۔ مدتوں رابطہ عالم اسلامی کے نائب صدر رہے۔ مولانا علی میاں علوم اسلامیہ کے تبحر عالم تھے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ اور ادب میں ان کا خاص مقام تھا۔ عالم اسلام اور مغربی ممالک کے سیاسی حالات سے پوری طرح باخبر تھے اور اس سلسلہ میں ایک خاص ذہن رکھتے تھے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو دینی غیرت اور حمیت اپنے خاندان سے ورثہ میں ملی تھی۔ ان کی رگوں میں حضرت سید احمد شہید کا خون گردش کر رہا تھا۔ اس خاندان کے بے شمار لوگوں نے اپنے اپنے دور میں فریضہ جہاد کو زندہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مولانا علی میاں نے عالم شباب میں سیرت سید احمد شہید تصنیف کر کے جذبہ جہاد اور دینی حمیت کو فروغ دیا تھا۔ مولانا علی میاں حضرت سید احمد شہید سے والہانہ محبت رکھتے تھے اور مولانا علی میاں کے اصلاحی اور تجدیدی کارناموں میں حضرت سید احمد شہید کی چھاپ نظر آتی ہے۔ مولانا علی میاں نے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو رائے بریلی میں رحلت فرمائی اور اپنے خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

## پروفیسر عبدالجبار شاہ

(۱۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء)

پروفیسر عبدالجبار شاہ کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن اور ایک عہد تھے۔ ان کی ذات میں پورے ایک عہد کا خلاصہ جمع ہو گیا تھا۔ ان کی شخصیت بڑی متوازن تھی۔ ان کی رائے بڑی وقیع اور مدلل ہوا کرتی تھی۔ مرحوم پروفیسر عبدالجبار شاہ ایک جید عالم دین، مفکر، دانشور، خطیب و مقرر، اقبال شناس اور کتاب دوست تھے۔ وہ ایک پوری دنیا اپنے اندر بسائے ہوئے تھے۔ خطابت اور تقریر کرنے میں وہ بے مثال تھے۔ وہ ایک سحر بیان مقرر تھے، تقریر کرتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی زبان موتی رول رہی ہے اور پھولوں کی جھڑیاں بکھر کر لوگوں پر گر رہی ہیں۔ ان کی زبان میں



وغیرہ پڑھنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ یہ وقت اللہ رب العزت کی کبریائی بیان کرنے کا ہے۔

### عید کی نماز

نماز عید کی دو رکعت مسنون ہیں۔ نماز عید ادا کرنے سے پہلے نہ تو اذان کہی جائے گی اور نہ ہی اقامت۔ نماز عید خطبہ سے پہلے ادا کی جائے گی۔ نماز جمعہ کی طرح خطبہ پہلے اور نماز بعد میں ادا کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہنا مسنون ہیں۔ اس سے زیادہ تکبیریں کہنا درست نہیں۔ یہ تکبیرات تکبیر تحریرہ کے علاوہ ہوں گی۔ خطبہ عید کے بعد ایک اہم عمل دعا ہے۔ اس دعا کی احادیث میں بڑی تاکید آئی ہے۔ صرف دعا میں شمولیت کی خاطر نبی ﷺ نے حیض اور نفاس والی عورتوں کو بھی عید گاہ آنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر کی گئی دعا کی قبولیت کی گارنٹی دی ہے۔ اس لیے اپنے اور اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کے لیے دل کھول کر دعائیں کرنی چاہئیں۔ خصوصاً ان مسلمان بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں جو دنیا کے کسی بھی خطے میں ظلم کا شکار ہیں۔

### عید کی مبارکباد اور معافیت

خوشی کے اس تہوار پر مبارکباد دینا بھی ایک مسنون عمل ہے۔ صحابہ کرام جب آپس میں ملتے تو یہ الفاظ کہتے: ((تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ)) (تمام العنة للابن ابی 372/1) اس موقع پر مبارکباد دیتے وقت عموماً معافیت بھی کیا جاتا ہے۔ یہ معافیت شرعی نقطہ نظر کے پیش نظر نہیں بلکہ رسماً کیا جاتا ہے جس میں ایک دوسرے کے لیے محبت کے جذبات پنہاں ہوتے ہیں۔

چونکہ ہمارے ہاں جو معافیت رائج ہے آپس میں خوشیاں بانٹنے اور محبت کے اظہار کی نیت سے ہے۔

### عید گاہ سے واپسی

عید گاہ سے واپسی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ راستہ بدل کر واپس جائیں، یعنی جس راستے سے عید گاہ گئے تھے اس کے بجائے دوسرے راستے کو اختیار کیا جائے۔ البتہ اگر آنے جانے کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہو یا دوسرا راستہ ہو مگر استعمال کے قابل نہ ہو، مثلاً: اس راستے میں گندگی وغیرہ ہو یا کوئی اور خطرہ ہو تو پھر اسی راستے سے واپس لوٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

### بقیہ..... احکام و مسائل

تَطَوُّعٌ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ (البقرة: 184) ”پھر جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔“ معنی یہ کہ اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے زیادہ رقم ادا کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

### نماز عید

ہر امت میں کوئی نہ کوئی خوشی کا تہوار موجود رہا ہے۔ امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے دو خوشیوں سے نوازا ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ (سنن ابی داود: 1134) یکم شوال کو عید الفطر اور دس ذی الحجہ کو عید الاضحیٰ کا دن مقرر فرمایا ہے۔ ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ (صحیح البخاری: 1990) عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ نہ کچھ کھا کر جانے کا حکم ہے۔ اگر کھجوریں میسر ہوں تو بہتر ہے کہ طاق عدد میں کھجوریں کھائی جائیں۔ (صحیح البخاری: 953) نماز عید کے لیے عورتوں کے جانے کی بھی تاکید آئی ہے۔ حتیٰ کہ وہ عورتیں جو اپنے ایام مخصوصہ میں ہوں ان کو بھی حکم ہے کہ وہ عید گاہ میں جا کر دعا میں ضرور شریک ہوں۔ (صحیح البخاری: 974)

### تکبیرات عید

عید گاہ کی طرف جانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ با آواز بلند تکبیرات کہتے ہوئے عید گاہ کی طرف جانا چاہیے۔ تکبیرات کے مختلف الفاظ روایات میں منقول ہیں جو درج ذیل ہیں:

- ① ((اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ)) (المصنف لابن أبی شیبہ: 489/1)
- ② ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) (السنن الکبریٰ للبیہقی: 316/3)
- ③ ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ)) (مصنف ابن أبی شیبہ: 167/2)

عید گاہ پہنچ کر نماز عید سے پہلے دو رکعت یا اس سے زیادہ نماز پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ عید گاہ میں بیٹھے تکبیرات پڑھتے رہیں۔ اس دوران نعتیں یا نظمیں

بڑی محاسن تھی۔ اردو ادب سے ان کو خاص شغف تھا۔ مولانا محمد اسحاق بھی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ

پروفیسر عبدالجبار شاکر ششتہ بیان مقرر اور شاکر ششتہ کلام اہل علم تھے۔ حلاوت لسان ان کا شیوہ اور تخیل مزاجی ان پر اللہ کی عطا تھی۔ دھیمے انداز میں بات کرتے اور خوب صورت الفاظ میں اس کو آگے بڑھاتے۔ فارسی اور اردو کے بے شمار اشعار انہیں زبانی یاد تھے اور تحریر و تقریر میں بہ وقت ضرورت مناسب مقام پر شعر لکھتے اور پڑھتے۔ زبان کی روانی اور خوش کلامی ان کا ایسا وصف تھا جو کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ (پندرہ روزہ المنیر فیصل آباد پروفیسر عبدالجبار شاکر نمبر ص: ۷۰)

پروفیسر عبدالجبار شاکر کتاب دوست، مفکر و مدبر اور صاحب طرز ادیب تھے۔ وہ کتابوں کے بہت شیدائی تھے۔ ان کی لائبریری پاکستان میں ایک مثالی لائبریری تھی۔ اس لائبریری کا نام انہوں نے ”بیت الحکمت“ رکھا ہوا تھا۔ وہ جس ملک میں تشریف لے جاتے واپسی پر ڈیروں کتابیں ساتھ لاتے۔ سیرۃ النبی ﷺ کا کافی ذخیرہ ان کی لائبریری میں موجود تھا۔ ایک دفعہ راقم سے ملاقات میں بتایا کہ میرے کتب خانہ میں چار ہزار سے زیادہ کتابیں سیرت النبی ﷺ پر ہیں۔ سیرت النبی ﷺ کے علاوہ اقبالیات پر کافی ذخیرہ ان کی لائبریری میں موجود تھا۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر خداداد ذہانت اور اعلیٰ صلاحیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں اعتدال و توازن، فکر میں گہرائی اور معاملات میں دور اندیشی آپ کا طرہ امتیاز تھی۔ آپ اپنی وضع کے پابند، اخلاق و شرافت کا مجسمہ اور علم و عمل کا پیکر تھے۔ بڑے ملنسار، مہمان نواز، خوش اخلاق اور محبت کرنے والے انسان تھے۔

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو ان کے لہجہ میں ادب کے تیور پروفیسر عبدالجبار شاکر نے ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء اسلام آباد میں آپریشن کے دوران انتقال کیا اور اسی شام شیخوپورہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔



## عید کے روز

شہر احساس بنا خلدِ نظر عید کے روز جگہ گئی حُسن سے ہر راہگور عید کے روز  
 رنگ و نکبت سے مزین ہے بہشتِ ارضی پھول نکھرے ہیں بہ اندازِ دگر عید کے روز  
 اوڑھ کے نور کی کرنوں کا دوپٹہ سر پر جملہ شوق سے نکلی ہے سحر عید کے روز  
 عرشِ اعظم پہ دعاؤں نے رسائی پائی فصلِ یزداں سے کھلا بابِ اثر عید کے روز  
 کارواں اتنے نگاہوں سے گلوں کے گزرے بن گئی کشتِ چمن دل کی ڈگر عید کے روز  
 کج زنداں میں بھی کاکھیاں کا عالم رکھ کر خورشید ہے ہر روزِ در عید کے روز  
 چشمِ مشتاق سراہ بچھاؤ راسخ  
 کیا عجب ہے کہ وہ آجائیں ادھر عید کے روز

جناب راسخ عرفانیؒ

## غزل

☆☆☆☆☆☆

چھوڑا نہ غم نے کچھ بھی میرے جسم زار میں اک جان ہے سو وہ بھی ترے اختیار میں  
 ایسی بھری ہیں یار کے دل میں کدورتیں نامہ لکھا ہے مجھ کو تو خطِ غبار میں  
 خونِ جگر کے پینے میں آتا ہے جو مزا وہ ذائقہ نہیں ہے مئےِ خوشگوار میں  
 سمجھو کہ کس کو کہتے ہیں تکلیفِ انتظار بیٹھو کبھی جو دیدہ خونِ نابہ بار میں  
 شکوہ کریں تو کیا کریں جو جو جفا کا ہم سب عمر کٹ گئی ستمِ روزِ گار میں  
 مرنے کے بعد بھی ہے اس طرح کش کش مجھ کو شبِ وصال نہیں ہے خیالِ ہجر میں  
 میرا دل ٹکفتہ بھی اس نے پرو لیا اک پھول اور بڑھ گیا پھولوں کے ہار میں  
 آزاد کو ہو اپنی تباہی کا کیا ملال  
 کس کو قیامِ ہستی ناپائیدار میں

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم

## حرمین شریفین میں 20 تراویح کیوں؟

تحریر: جناب ابو سعید علی ہزاروی

مسئلہ تراویح اور آئمہ و علماء حرمین شریفین کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ مسئلہ تراویح اور سال بھر کے شب و روز کے اعمال و افعال میں سے اگر کوئی چیز دل و دماغ اور کانوں میں اٹک کر رہ جاتی ہے تو وہ صرف ۲۰ تراویح ہیں۔ دیگر تمام مسائل پر چشم پوشی اور مسئلہ تراویح پر گرم جوشی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور اصل حقیقت کو واضح کرنے کی بجائے حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کیا جاتا ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص دیکھتا اور جانتا ہے کہ حرمین شریفین میں ہر امام صرف ۱۰ رکعتیں پڑھتا ہے نہ کہ بیس (۲۰) جیسا کہ عموماً کہا جاتا ہے۔ پہلا امام ۱۰ رکعتیں پڑھتا ہے پھر دوسرا دس رکعتیں سمیت ۱۳ رکعتیں پڑھتا ہے۔ ان دو مسجدوں (حرمین شریفین) کے علاوہ دوسری مساجد کے مختلف حالات کو پیش نظر رکھا جائے، شرفِ زمان و مکاں بھی ملحوظ رہے (زیارت و طواف اور ہزاروں لاکھوں گناہ و اجر و ثواب وغیرہ) اور پوری مملکت سعودی عرب اور پورے خلیج عربی کے ممالک کی دیگر لاکھوں مساجد میں ۱۱ رکعتیں پڑھائے جانے پر بھی غور کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ افضل و سنت صرف ۱۱ رکعتیں ہی ہیں اور اگر کوئی عام فلفلی نماز قرار دیتے ہوئے اس سے زیادہ پڑھتا ہے تو اس کا فعل موجب نکیر نہیں۔ ویسے بھی مصادر شرعیہ صرف قرآن و سنت اور اجماع صحابہ ہے نہ کہ کسی ملک، علاقے یا شہر کا کوئی عمل۔ (نماز تراویح ص ۷۹-۷۷، از شمسیر قمر حفظہ اللہ)

آئیے ذرا سعودیہ کے کبار علماء کے فتوے پڑھتے ہیں۔ سعودی کبار علماء سے ۱۱ کا ثبوت

① مفتی اعظم سعودیہ شیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں: افضل وہ ہے جو نبی ﷺ کا غالب و اکثر عمل تھا کہ ہر شخص ۸ رکعتیں پڑھے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور پھر ۳ رکعات وتر پڑھے اور پوری نماز میں خشوع و خضوع، سکون و اطمینان اور ترتیل قرآن ضروری ہے۔ چنانچہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں یہی ۱۱ رکعتیں ثابت ہیں۔ (مجموعہ فتاویٰ اللجنة الدائمہ: ۷/۳۱۲)

② شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ عدد تراویح میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان سب

نفلی عبادت میں حد بندی نہیں کی جاسکتی بشرطیکہ اس کو مسنون اور لازم دائمی امر تصور نہ کر لیا جائے اور ہمیں حرمین شریفین کے عوام و خواص، علماء و صلحاء سے یہی حسن ظن ہے کہ وہ گیارہ سے زائد محض نفلی عبادت کے طور پر پڑھتے ہیں اس کو لازمی یا نبی کریم ﷺ کی سنت تصور نہیں کرتے۔ (جودۃ التفتیح فی مسئلہ رکعات تراویح در مقالات راشدہ جلد ۱ ص ۱۹۹) اور حقیقت بھی یہی ہے ورنہ دیگر مساجد میں ۱۱ کبھی نہ ہوتیں اور نہ ہی وہاں کے کبار علماء ۱۱ مسنون ہونے کا فتویٰ دیتے۔

③ سیریم کورٹ اٹھ سعودیہ عرب کے ترجمان شیخ ابو عدنان منیر قمر حفظہ اللہ مسئلہ تراویح اور سعودی علماء و مشائخ کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔ بعض لوگ سعودی عرب کے کسی عالم کے کسی قول و عمل کو بنیاد بنا کر یہ رٹ لگانا شروع کر دیتے ہیں کہ سعودی علماء بھی تراویح کے قائل و فاعل ہیں جبکہ یوں سعودی علماء کا اطلاق ہرگز درست نہیں بلکہ سعودی عرب کے ہزار ہا علماء میں سے صرف چند علماء ایسے ہیں جن کا نام پیش کیا جاسکتا ہے۔ جیسے کہ شیخ عطیہ سالم اور شیخ عبدالعزیز سلمانؒ وغیرہ اور صرف ایک دو علماء کا نام لے کر کوئی کہہ دے کہ سعودی علماء بھی تراویح کے قائل و فاعل ہیں تو یہ سراسر غلط بات اور مغالطہ دہی ہے کیونکہ سعودی عرب میں رہنے والے لوگ جانتے ہیں کہ محدوے چند علماء کے سوا پورے ملک کی تمام مساجد میں نماز تراویح کی امامت کروانے والے آئمہ و علماء صرف ۱۱ رکعت ہی پڑھاتے ہیں۔ یہ عمل عام اس بات کی دلیل ہے کہ سعودی علماء ۸ تراویح کو ہی سنت و افضل سمجھتے ہیں۔ البتہ ۸ سے زیادہ کو عام نفل سمجھتے ہوئے پڑھنے سے منع نہیں کرتے اور اس بنیاد پر آٹھ سے زیادہ تراویح پڑھنے سے کوئی بھی تو منع نہیں کرتا اور اس نظریے کے مطابق زیادہ پڑھنے والوں پر نکیر نہیں کرنی چاہیے البتہ آٹھ سے زیادہ کو سنت تصور نہیں کیا جاسکتا۔

بعض لوگوں کو جب کہا جاتا ہے کہ ۸ تراویح (قیام اللیل) سنت رسول و سنت صحابہؓ ہے تو بڑے فخر سے عمل حرمین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیکھو حرمین میں تو ۲۰ رکعات ہوتی ہیں اور تم لوگ (الہجڈیٹ) یہاں ۸ پڑھتے ہو۔ اعتراض کرنے والے معترضین کی معلومات کیلئے عرض ہے کہ الہجڈیٹ کے اصولوں میں حرمین کے تمام اعمال ہرگز داخل نہیں۔

④ حکیم مولانا ادریس فاروقی رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا کہ سعودیہ بھی اچھا ہے، وہاں کے لوگ بھی اچھے ہیں مگر سعودیہ اور وہاں کے لوگ دین میں ہمارے لیے جنت نہیں۔ دین میں ہمارے لیے جنت اللہ کا قرآن ہے یا وہ بابرکت ہستی ہے جس پر رب نے اپنا قرآن اتارا۔ جو لوگ وہاں کی تراویح کی بابت پوچھتے ہیں وہ وہاں کی نماز کی بابت کیوں نہیں پوچھتے؟ اسی تراویح میں وہ اونچی آواز سے آمین کہتے ہیں وہ آمین کی بابت کیوں نہیں پوچھتے؟ اسی تراویح میں وہ رفع الیدین کرتے ہیں وہ ان کے رفع الیدین کی بابت کیوں نہیں پوچھتے؟ اسی تراویح میں وہ سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں وہ یہ مسئلہ کیوں نہیں دریافت کرتے؟ اسی تراویح میں وہ سکون و آرام سے قعدہ اور جلسہ کرتے اور دعائیں پڑھتے ہیں وہ ان مسائل اور دعاؤں کی بابت کیوں سوال نہیں کرتے؟

در اصل ان لوگوں کو سنت ثابتہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، یہ ایسا سوال اس لئے کرتے ہیں کہ شاید اس طرح ہی ۲۰ تراویح کو کچھ سہارا مل جائے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ۱۰ رکعت ایک امام پڑھتا ہے اور ۱۰ رکعت دوسرا امام پڑھتا ہے، پھر آخر میں ۱۳ یا ۱۲ تراویح پڑھا دیتا ہے، وہ سنت ۸ تراویح کی نیت کر کے باقی نوافل پڑھا دیتے ہیں تاکہ اس کی جگہ پر کوئی نزاع پیدا نہ ہو اور اتحاد کی صورت نکل آئے۔ (ماہنامہ ضیاء حدیث ش ۱۱، جلد ۱۳، ص ۲۲-۲۳)

⑤ مفکر اسلام شیخ محبت اللہ شاہ راشدیؒ لکھتے ہیں

مذکورہ بالا مضمون کی سرخی گزشتہ شمارے کے سرورق پر دی گئی تھی لیکن مضمون سہواً شائع نہ ہو سکا۔ لہذا اب اسے نذر قارئین کیا گیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہے۔



بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری تفصیل کیلئے دیکھئے: (صحیح بخاری کا دفاع ص ۳۱) سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۱۱ رکعات (۱۱=۳+۸) پڑھتے تھے۔ (سنن سعید بن منصور بحوالہ الحادوی للفتاویٰ سیوطی ۳۵۵/۱، دوسرا نسخہ ۳۳۹، حاشیہ آثار السنن از نیوی حنفی ۲۵۹)

علامہ سیوطی کہتے ہیں: مصنف سعید بن منصور میں یہ (۱۱ رکعت والی) بہت صحیح سند سے ہے۔ (المصاحح فی صلوٰۃ التراويح ۱۵/الحادوی للفتاویٰ: ۳۵۷/۱)

قارئین کرام! آپ نے ۳ مختلف الفاظ سے مروی آثار صحیحہ ملاحظہ کیے۔ ان سے کس قدر واضح ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ۲۰ رکعات کا نہیں بلکہ ۸ رکعت کا حکم دیا تھا۔ اتنے واضح آثار صحیحہ کے باوجود بعض الناس آپ رضی اللہ عنہ کی طرف ۲۰ رکعات کا غلط انتساب کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے بیان کتنا نفوم فی زمانہ۔۔۔ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ۸ رکعات تراویح پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع تھا۔ کیونکہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس ۸ والے حکم کی مخالفت کسی ایک صحابی نے بھی نہیں کی، حالانکہ اس وقت سنت کے شیدائی جلیل القدر کبار صحابہ موجود تھے اور یاد رہے کہ اجماع شرعی حجت ہے۔ (مجموع رسائل اذکار ڈوی)

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف ۲۰ تراویح کا غلط انتساب کرنے والے صرف ایک صحیح و حسن اثر پیش فرما دیں کہ جس میں آپ رضی اللہ عنہ کا قول و عمل مذکور ہو؟ ورنہ غلط انتساب کر کے اللہ کے ہاں کیا جواب دیں گے۔



### ضروری وضاحت

ماہنامہ نداء الاحسان کے شمارہ نمبر 7 جولائی 2014ء کے صفحہ 22 پر ایک رپورٹ میں قاری محمد حسن سلفی کے نام کے ساتھ بیکریزی اطلاعات و نشریات الحمد یسٹ ایجوکیشنل فورس پاکستان غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ جبکہ بیکریزی اطلاعات راشدین ہیں۔ کارکنان یوتھ فورس مطلع رہیں۔ (عطاء الرحمن حقانی)

تحقیقی و منصفانہ نظر سے مطالعہ کیا جائے تو کسی بھی حدیث صحیح سے ۲۰ تراویح کا حکم و عمل ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کے برعکس ۸ تراویح باجماعت کا حکم و عمل ثابت ہوتا ہے جس کا علماء احناف نے بھی اعتراف کیا ہے۔ والفضل ما شہد بہ الأعداء۔ اب اس دعویٰ پر دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب و تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو ۱۱ رکعات (۱۱=۳+۸) پڑھائیں۔ (موطا امام مالک ۱۸۳/۱، ح ۲۴۵، دوسرا نسخہ ۱۳۵/۱، ح ۲۴۷، مختصر قیام اللیل ص ۹۵)

① مولانا خیر محمد جالندھری دیوبندی موطا امام مالک کی صحت کے متعلق لکھتے ہیں: پہلی قسم وہ کتابیں ہیں جن میں تمام احادیث صحیح ہیں جیسے موطا امام مالک (آثار خیر ۱۲۳، خیر الاصول ص ۸)

② مولانا محمد تقی عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں کہ صحیحین و موطاء کی تمام احادیث نفس الامر میں بھی صحیح ہیں۔ (درس ترمذی ۶۳/۱)

③ ابی بن کعب نے اپنے گھر والوں کو بھی ۱۱ رکعات پڑھائی تھیں۔ (مسند ابویعلیٰ ۱۸۰۱)

④ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے لیے گیارہ کو پسند کرتے تھے۔ (کتاب التجدید ص ۱۷۶..... ۸۹۰)

⑤ علامہ نیوی لکھتی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ (آثار السنن ۶۵۹، نسخہ اردو ۴۷۱)

⑥ اسی سند کے ساتھ ایک حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے، دیکھئے کتاب الحج ۱۸۵۸)

⑦ ایسی ہی ایک سند کے بارے میں امام ترمذی کہتے ہیں: هذا حدیث حسن دیکھئے۔ جامع ترمذی: ح ۹۲۶)

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب و تمیم داری پر جمع کیا اور وہ لوگوں کو ۱۱ رکعات (۱۱=۳+۸) پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۶۷۱، دوسرا نسخہ: ۷۷۴، تاریخ المدینہ للامام عمر بن شہ: ۱۳/۲)

دیوبندی ناسر امین اذکار ڈوی لکھتے ہیں کہ اس کتاب (مصنف ابن شیبہ) کے تمام راوی خیر القرون کے راوی ہیں۔ (تجلیات صفحہ: ۶۱/۴) اور صحیح بخاری کے

اقوال میں سے راجح قول ۱۱ یا ۱۳ رکعتوں والا ہے جس کی وجہ صحیحین میں حضرت عائشہ سے مروی حدیث ہے۔ اپنی ایک دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: سنت یہی ہے کہ ۱۱ رکعتوں پر اکتفا کیا جائے..... لیکن حدیث میں وارد مسنون عدد (یعنی ۱۱ رکعات) پر محافظت ہی افضل و اکمل ہے۔ (فصول فی الصیام والتراویح والذکوۃ: ص ۱۷-۱۶)

### سودیہ کی سرکاری کمیٹی

نماز تراویح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور دلائل شاہد ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور کسی بھی مہینے میں ۱۱ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (مجموعہ فتاویٰ المجتہد الدائمہ: ۱۹۳/۷)

**نوٹ:** اس فتوے پر درج ذیل سعودی کبار علماء کے دستخط ہیں۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ دن باجماعت نماز تراویح پڑھائی اور وہ ۸ رکعات تھیں۔ (حوالہ صحیح ابن خزیمہ/صحیح ابن حبان)

☆ سیدنا عمر فاروق نے ۸ تراویح کا حکم دیا تھا۔ (موطا امام مالک و مشکوٰۃ)

☆ ابی بن کعب نے اپنے گھر والوں کو بھی ۸ پڑھاتے تھے۔ (جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے)

☆ تمام صحابہ کرام ۸ پڑھتے تھے۔ (گویا کہ اجماع تھا) (تعلیق الحسن.....)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان وغیرہ رمضان میں ۱۱ رکعات ہی پڑھتے تھے۔ (صحیح بخاری)

معلوم ہوا کہ حرین میں ۲۰ تراویح کی وجہ نزاع سے بچنا ہے اور وہ اسے سنت تصور نہیں کرتے بلکہ محض نفل سمجھتے ہیں جیسا کہ سعودی کبار علماء کے فتوے ہیں اور یہ بات سب سے پہلے ہے کہ حرین کا عمل ہمارے لیے حجت شریعہ میں سے نہیں۔

### کیا سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے ۲۰ تراویح کا حکم دیا تھا؟

بعض لوگوں نے عوام میں یہ خواہ مخواہ مشہور کر رکھا ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں لوگوں کو ۲۰ رکعات قیام رمضان یعنی تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ لیکن اگر کتب احادیث کا

صورت میں ادا کر دیا جائے تو بھی جائز ہے۔ اس موقف کے قائلین نے اپنے اس موقف کے اثبات میں جو دلائل بیان کیے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

① روایات میں جن اجناس کا ذکر آیا ہے وہ تعین کے طور پر نہیں بلکہ تمثیل کے طور پر انھیں ذکر کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ مدینہ میں خوراک کے طور پر زیادہ تر یہی چیزیں استعمال ہوتی تھیں۔ اس کی دلیل سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((وَكُنَّا طَعَامًا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالْتَمْرُ)) (صحیح البخاری: 1510)

”(ان دونوں) ہمارا کھانا جو، منقہ، پنیر اور کھجور ہوتا تھا۔“ جب یہ بات ثابت ہے کہ ان اجناس کے علاوہ کوئی اور جنس بھی ادا کی جاسکتی ہے جیسے چاول وغیرہ تو پھر ضرورت کے پیش نظر نقدی بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

② صدقات کی ادائیگی میں اصل چیز مال ہے۔

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ (التوبة: 103)

”ان کے مالوں سے صدقہ لیجیے۔“

اور مال میں اصل سونا، چاندی اور موجودہ کرنسی وغیرہ ہے، البتہ مختلف اجناس پر جو مال کا لفظ بولا جاتا ہے وہ مجازاً ہے۔ لہذا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجناس کا جو ذکر فرمایا تھا، وہ آسانی سے ادائیگی اور تکلیف سے بچنے کی نیت سے تھا۔ اس لیے کہ اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجناس میں سے صدقہ فطر ادا کرنا آسان تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو معاملات میں اختیار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آسان معاملے کو اختیار کرتے۔ (صحیح البخاری: 3560)

⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زکاة میں نقدی وصول کرنا ثابت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے: نَبَأُ الْغُرَضِ فِي الزَّكَاةِ امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمۃ الباب میں اور اس کے تحت جو احادیث درج کی ہیں ان سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ صدقہ فطر اور زکاة میں نقدی ادا کی جاسکتی ہے۔ مزید معلومات کے لیے مطالعہ کیجیے! صحیح البخاری مع فتح الباری۔ ابن رشید رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”ایام بخاری رحمہ اللہ کا احناف کی سخت مخالفت کرنے کے باوجود اس مسئلے میں ان

# فطرانہ

## احکام ومسائل

### صدقہ فطر میں جنس یا قیمت؟

پہلا موقف: صدقہ فطر ادا کرنے کے حوالے سے پہلا موقف یہ ہے کہ جن غذائی اجناس کا احادیث میں ذکر ہے وہ ہی ادا کی جائیں۔ پھر بعض کا کہنا ہے کہ صرف وہی اجناس ہی نہیں بلکہ جس علاقے میں جو جنس بطور غذا استعمال ہوتی ہو، وہ ادا کی جاسکتی ہے۔ اس موقف کے قائلین کا کہنا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اجناس ہی میں سے صدقہ فطر ادا کیا جاتا تھا، اس لیے نقدی کے بجائے اجناس ہی میں سے کوئی جنس ادا کی جائے۔ دلیل کے طور پر سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کی جاتی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ)) (صحیح البخاری: 1506)

”ہم صدقہ فطر ایک صاع کھانا یا جو، کھجور، پنیر یا منقہ میں سے ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔“ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مختلف الفاظ سے مروی ہے۔

اسی طرح ایک روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے، وہ فرماتے ہیں:

((فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ)) (صحیح البخاری: 1503)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو بطور صدقہ فطر ادا کرنا فرض فرمایا ہے۔“

اس موقف کو اپنانے والے علمائے کرام کا کہنا یہ ہے کہ صدقہ فطر میں مذکورہ اجناس میں سے کوئی جنس ہی ادا کی جائے، البتہ جس کو صدقہ دیا گیا ہے وہ چاہے تو جنس کو بیچ کر قیمت وصول کر سکتا ہے۔

دوسرا موقف: دوسرا موقف یہ ہے کہ صدقہ فطر کی ادائیگی میں اصل تو اجناس ہی ہیں، البتہ اگر نقدی کی

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے پاکیزہ زندگی بسر کریں۔ اگر ان سے کوئی کمی و کوتاہی ہو جائے تو جہاں اس کے ازالے کے لیے توبہ و استغفار کو رکھا ہے وہیں ازالے کے طور پر بعض عبادات کو بھی اللہ تعالیٰ نے مشروع قرار دیا ہے، مثلاً: فرض نمازوں میں جو کمی و کوتاہی ہو جاتی ہے اس کے ازالے کے لیے نوافل کو مشروع قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن اس کی کوتاہی کو نوافل کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ بعینہ رمضان المبارک کے روزوں میں جو کمی رہ جاتی ہے اس کے ازالے کے لیے صدقہ فطر کو مقرر فرمایا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسْكِينِ))

(سنن أبی داود: 1609)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا تاکہ روزے دار کو لغو اور بے ہودہ اقوال و افعال سے پاکیزگی حاصل ہو جائے اور مسکینوں کو طعام حاصل ہو۔“

احادیث میں صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع منقول ہے جو نماز عید سے پہلے پہلے ادا کرنا لازم اور ضروری ہے۔ صدقہ فطر گھر کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔ اگر کوئی مسلمان غلام ہے تو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔ (صحیح البخاری: 1503)

صدقہ فطر کے حوالے سے ہمارے اس مضمون کا موضوع دو اہم سوال ہیں: ① صدقہ فطر میں صرف جنس ہی ادا کی جائے یا رائج الوقت جنس کی قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے؟ ② صدقہ فطر شوال کا چاند نظر آنے کے بعد ہی ادا کیا جائے یا پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے؟ ان دونوں سوالوں کے بارے میں علماء میں دو طرح کا موقف پایا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم دونوں طرح کا موقف بیان کرنے کے بعد موجودہ دور کے اعتبار سے مسئلہ کا حل پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔

### صدقہ فطر کب ادا کیا جائے؟

صدقہ فطر کب ادا کیا جائے؟ اس حوالے سے بھی علماء میں دو طرح کا موقف پایا جاتا ہے۔ علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ صدقہ فطر شوال کا چاند نظر آنے کے بعد ادا کیا جائے اور دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ ایک دودن پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں ہم دونوں موقف نقل کرتے ہیں۔

**پہلا موقف:** پہلا موقف یہ ہے کہ صدقہ فطر شوال کا چاند نظر آنے کے بعد ادا کیا جائے گا۔ پھر اس موقف کے قائلین میں بھی دو طرح کا موقف پایا جاتا ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ چاند نظر آنے کے فوری بعد صدقہ فطر ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس دیگر علماء کا کہنا ہے کہ طلوع فجر کے بعد ادا کیا جائے گا۔ بہر حال اس بات میں سب متفق ہیں کہ شوال کا چاند نظر آنے سے پہلے صدقہ فطر ادا نہیں کیا جاسکتا۔ (فتح الباری: 3/368) ان کا کہنا ہے کہ اس صدقہ کو صدقہ فطر کہا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ صدقہ فطر اسی وقت ادا کیا جائے جب رمضان کے روزے رکھنے بند کر دیے جائیں۔

**دوسرا موقف:** اس بارے میں دوسرا موقف یہ ہے کہ جس طرح زکاة سال پورا ہونے سے پہلے ادا کی جاسکتی ہے اسی طرح صدقہ فطر بھی وقت سے پہلے ادا کیا جاسکتا ہے۔ ابن دقیق العید رحمہ اللہ کہتے ہیں: زکاة فطر میں فطر کی طرف اضافت سے اس بات پر دلالت لینا درست نہیں کہ صدقہ فطر شوال کا چاند نظر آنے کے بعد ہی ادا کیا جائے بلکہ اس کے لیے الگ ایک دلیل کی ضرورت ہے۔ (فتح الباری: 3/368) شوال سے ایک دودن پہلے ہی صدقہ فطر ادا کرنے کے بارے میں صریح نص سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ وہ عید سے ایک یا دو دن قبل صدقہ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری: 1511) اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی دلیل ہے کہ جس میں شیطان کے پکڑے جانے کا ذکر ہے۔

نبی ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری صدقہ فطر کے سامان کا جو ڈھیر تھا اس پر لگائی تھی۔ (صحیح البخاری: 2311)

### راہ اعتدال

محترم قارئین! صدقہ فطر کب ادا کر دینا چاہیے؟ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے انتہائی وقت کی

کی موافقت کرنا صرف قوی دلائل کی وجہ سے ہے، یعنی اس بارے میں ایسی نصوص موجود ہیں جو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی احناف کے اس موقف میں موافقت اختیار کی ہے۔“ (فتح الباری: 3/312)

⑤ صدقہ فطر کا مقصود فقراء و مساکین کی ضروریات اور حاجات کو پورا کرنا ہے۔ اجناس کی نسبت نقدی کی صورت میں صدقہ فطر ادا کرنے سے فقراء و مساکین کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔

### راہ اعتدال

یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ ایسا مسئلہ نہیں کہ جس میں ایک موقف کو رائج اور دوسرے کو مرجوح قرار دیا جائے۔ اختلاف صرف یہ ہے کہ صدقہ فطر میں صرف اجناس ہی دی جائیں یا نقدی بھی دی جاسکتی ہے، یعنی یہ مسئلہ یونہی ہے جیسے کوئی شخص موجودہ سفری سہولیات کے پیش نظر دوران سفر روزہ رکھ لے تو بھی درست اور اگر ترک کر دے اور بعد میں رکھ لے تو بھی اسے کوئی الزام نہیں دیا جاسکتا۔ اس لیے ہم طرفین کے دلائل کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ دور میں پائی جانے والی اس پیچیدگی کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں عوام الناس کی اکثریت ابھی ہوئی نظر آتی ہے۔

طرفین کے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے ہم ابتداء اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نص صریح کو بنیاد بنا کر صدقہ فطر کے طور پر کوئی جنس ادا کرتا ہے تو اس کا یہ عمل درست ہے جیسا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ اور اگر کوئی شخص دوسرے موقف کو اپناتے ہوئے نقدی کی صورت میں صدقہ فطر ادا کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بڑے بڑے ائمہ و محدثین نے بھی اس موقف کو اپنایا ہے جن میں حسن بصری، عمر بن عبدالعزیز، امام ابو حنیفہ اور امام بخاری رحمہ اللہ سرفہرست ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی کسی حاجت اور مصلحت کے پیش نظر نقدی کی صورت میں زکاة فطر ادا کرنے کو جائز کہا ہے اور اس کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔ (مجموع الفتاوی: 25/82)

بہر حال اس معاملے میں وسعت موجود ہے۔ اگر کوئی نقدی کی صورت میں صدقہ فطر ادا کرتا ہے تو درست ہے۔

نشان دہی فرمائی ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی پہلے ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ((أَغْنُوهُمْ عَنِ الطَّلَبِ فِي هَذَا الْيَوْمِ)) پر عمل بھی اسی صورت ممکن ہو سکتا ہے جب ایک دودن پہلے ہی صدقہ فطر ادا کر دیا جائے۔ مستحق افراد عید الفطر کے دن اسی صورت میں مستغنی ہوں گے جب ان کو پہلے ہی صدقہ دے دیا جائے گا تا کہ وہ اپنی ضروریات کی اشیاء خرید سکیں۔

### صدقہ فطر کے اور کتنا دیں؟

صدقہ فطر کسے دیں؟ اس بارے میں علماء میں دو طرح کا موقف پایا جاتا ہے۔ پہلا موقف یہ ہے کہ جو مصارف زکاة ہیں صدقہ فطر کے بھی وہی مصارف ہیں۔ دوسرا موقف یہ ہے کہ صدقہ فطر صرف مساکین اور محتاج افراد کو دیا جائے۔ علماء کی اکثریت نے اسی دوسرے موقف کو اپنایا ہے، اس لیے کہ حدیث میں صرف مساکین ہی کا تذکرہ ہے۔ دوسرا موقف ہی بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ صدقہ فطر کا مقصود محتاج اور تنگ دست افراد کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنا ہے نہ کہ ان تمام مصارف کو جن کا ذکر زکاة کے ضمن میں ہوا ہے۔

نقدی کی صورت میں صدقہ فطر کتنا ادا کریں؟ اس حوالے سے جب ہم ایک صاع حجازی کو وزن کی صورت میں لاتے ہیں تو یہ تقریباً ڈھائی کلو وزن بنتا ہے۔ اب جو شخص جس کا استعمال زیادہ کرتا ہے اس کے حساب سے ہی صدقہ فطر کی ادائیگی کرے گا۔ مثلاً: اگر کسی کے گھر میں چاول کا استعمال زیادہ ہوتا ہے تو وہ ڈھائی کلو چاول کی جتنی قیمت بنتی ہے وہ ادا کریں گے۔ جو افراد گندم کا زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ ڈھائی کلو گندم کی قیمت ادا کریں گے۔ موجودہ ریٹ کے مطابق ڈھائی کلو گندم کی قیمت سو روپے بنتی ہے۔

صدقہ فطر کی ادائیگی کے حوالے سے یہ بات ذہن نشین رہے کہ ڈھائی کلو گندم کی جتنی قیمت بنتی ہے اتنی قیمت ہی ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر کوئی اس سے زیادہ ادا کرنا چاہتا ہے تو ادا کر سکتا ہے۔ مثلاً: اگر کوئی سو روپے کی بجائے 500 روپے ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَمَنْ



(الجامع: ۳۸۵۱)

# ماہِ شوال کے چھ روزے

تحریر: جناب مولانا ذکی الرحمن

قدامہ: ۱۹۳/۶

## ان روزوں کی فضیلت

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی حدیث میں آپ ﷺ نے ان روزوں کو صیام دھری یعنی پورے سال کے روزوں کے برابر قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ کی ایک روایت سے صیام دھر کی تفسیر ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھتا ہے تو یہ پورے سال جیسا ہے:

«مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلُهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ» (الانعام: ۱۲۰)

”جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے تصور کیا اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔“

((من صام ست ایام بعد الفطر کان تمام السنة، من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها..... الخ))

(سنن ابن ماجہ: ۱۷۱۵ مع تصحیح البانی)

ایک اور روایت میں ہے: اللہ نے ایک نیکی کو دس نیکیوں کے برابر بنایا ہے، سو (رمضان کا) ایک مہینہ دس ماہ کے برابر ہوا اور اس کے بعد چھ روزے (بقیہ دو ماہ کے برابر ہوئے جس سے) سال کا مکمل ہوا۔“

((جعل الله الحسنة بعشر أمثالها، الشهر بعشرة أشهر وصيام ستة أيام بعد الشهر تمام السنة))

(صحیح الجامع: ۳۰۹۴)

نیز ایک روایت یہ ہے: ایک ماہ (رمضان) کے روزے دس ماہ کے مساوی ہوئے اور چھ روزے اس کے بعد دو ماہ کے مساوی ہوئے۔ لہذا یہ سال بھر کے روزوں کا اتمام ہے۔

((صيام شهر بعشرة أشهر وستة أيام بعده بشهرين، فذلك تمام السنة)) (صحیح

بر سال کی طرح رمضان المبارک کا بارگاہ مہینہ ہمارے سروں پر سایہ نگیں ہے۔ ہر ایک اپنے ظرف اور بساط بھر توفیق ربانی کے تحت اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ لیکن چند دنوں کے بعد یہ مبارک مہینہ ختم ہو جائے گا تو کیا ایک صاحب ایمان بندے کا نیک عمل کا یہ سلسلہ قبل از موت منقطع ہو جاتا ہے؟ قرآن ہمیں اس کا جواب نفی میں دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

«وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ» (حجر: ۹۹)

”اور اس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے۔“

چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ بندہ مومن کے اعمال و تکالیف شرعیہ کا انقطاع صرف مابعد وفات ہوتا ممکن ہے۔ اگر رمضان کا مبارک مہینہ اپنے اختتام کے قریب ہے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مومن سال بھر کے لیے روزہ جیسی عظیم الشان عبادت سے محروم کر دیا گیا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے روزہ جیسی عبادت کو سارے سال کے لیے مشروع و جائز رکھا ہے۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے فوراً پیچھے شوال میں چھ روزے رکھے تو اس کے لیے پورے سال کے روزوں جیسا (اجر) ہے۔

((من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهن)) (صحیح مسلم: ۱۱۶۴)

## شوال کے چھ روزوں کا شرعی حکم:

شوال میں چھ روزے رکھنا سنت ہے، اس کی دلیل حدیث ابوایوب انصاریؓ ہے جس کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ جمہور فقہائے اسلام بشمول مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ و متاخرین احناف کے نزدیک یہ روزے سنت ہیں۔ (الموسوعة الفقهية: ۹۹۷/۲)۔ امام ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ بیشتر اہل علم کے نزدیک یہ روزے مستحب ہیں۔ (المغنی، ابن

امام نووی، حضرات علمائے دین کے حوالے سے یہی تشریح کرتے ہیں۔ (شرح مسلم، امام نووی: ۱۸۶/۴)

## ان روزوں کے فوائد

حافظ ابن رجب حبشیؒ فرماتے ہیں: ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال کے چھ روزوں سے سارے سال کے روزوں کے التزام کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے، ایسا کیوں ہے؟ اس کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

① ماہ شعبان اور ماہ شوال کے روزوں کی حیثیت فرض نمازوں کے آگے پیچھے پڑھی جانے والی سنن و نوافل کی سی ہے۔ سنت نمازوں کی مشروعیت کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ بندے کی فرض نمازوں میں پائے جانے والے خلل و نقص کی تلافی و تدارک کے لیے رکھی گئی ہیں۔ روایات میں آیا ہے کہ بروز قیامت نفل عبادات کے ذریعہ فرائض کی تکمیل و اتمام کیا جائے گا۔ اس لحاظ سے دیکھئے تو اکثر لوگوں کے فرض روزوں میں کچھ نہ کچھ خلل کی واقع ہو ہی جاتی ہے، چنانچہ ان روزوں کے ذریعہ سے اس نقص و خلل کو رفع کرنے کا نسخہ مشروع ہوا ہے۔

② رمضان کے بعد شوال میں بھی روزوں کا التزام کرنا دلیل ہوتا ہے کہ بارگاہ ایزدی میں رمضان کے فرض روزے قبول کر لیے گئے۔ قرآن وحدیث کی تصریح میں جب ایہ اصول ملتا ہے کہ اللہ رب العزت اگر بندہ کسی نیک عمل کو مقبول بنا لیتے ہیں تو مزید اس کی توفیق دیتے ہیں۔ اس لیے بعض علمائے دین فرماتے ہیں کہ کسی نیکی کا ثواب یہی ہے کہ اس کے بعد اگلی نیکی کی توفیق مل جائے۔ ایک نیکی کے فوراً بعد دوسری نیکی کرنا پہلی نیکی کے قبول کی علامت ہے۔ بالکل اسی طرح ایک نیکی کے بعد برائی کا ارتکاب کرنا علامت ہوتا ہے کہ سابقہ نیکی شرف قبولیابی سے محروم رہی ہے۔

③ ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان میں روزے رکھنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن خود رمضان المبارک میں ارتکاب کی گئیں گناہوں کی مغفرت کا ایک مؤثر ترین و کارگر وسیلہ شوال کے روزے ہیں۔ رمضان کے روزہ داروں کے اجر کو عید الفطر کے دن بانٹا جاتا ہے کہ اس دن کو انعام کا دن (یوم الجود)

مسی کہا گیا ہے۔ اب عید الفطر کے بعد پھر روزہ رکھنا اس نعمت و اجر پر شکرگزاری کی دلیل ہے۔ واضح رہے کہ گناہوں کی مغفرت و ستر سے بڑھ کر انسان کے لیے کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ اللہ کے رسول ﷺ کا اسوہ یہ تھا کہ آپ عبادات و قیام اللیل کا اس درجہ اہتمام فرماتے کہ بڑے مبارک میں ورم آجاتے، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابق و لاحق تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں (پھر ایسا کیوں؟) آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: کیا میں ایک شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

((اذا آکون عبدا شکورا))

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو صوم رمضان کی ادائیگی کی نعمت و توفیق پالینے پر ذکر الہی و تکبیر و تسبیح وغیرہ طریقوں سے اپنی شکرگزاری کے اظہار کا حکم فرمایا ہے۔

رمضان کی توفیق پالینے، اس پر تائید و اعانت ربانی سے مستفیض ہونے اور گناہوں کی مغفرت پر شکرگزاری میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کے بعد از خود چند روزے رکھے جائیں۔ حضرت وہیب بن الوردؓ سے اگر کسی نیکی پر ثواب ہونے والے ثواب کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے: نیک عمل کے اجر و ثواب کے بارے میں مت بچو، بلکہ یہ جاننے کی کوشش کرو کہ اس عمل کی ادائیگی پر شکر یہ کیسے ادا کیا جائے کہ جن رحیم رب نے تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائی۔“ بارگاہ رب سے بندہ پر دین و دنیا میں حاصل ہونے والی ہر نعمت موجب شکر و سپاس مندی ہے، لیکن غور کیجئے تو شکرگزاری کی توفیق پالینا بھی ایک عظیم خداوندی ہے۔ اس طرح ہر شکرگزاری ایک دوسری مستوجب الشکر نعمت کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ بندگان خدا کے لیے ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کر سکیں، لہذا شکرگزاری کی حقیقت اتنی ہی ہے کہ ہم اپنے تئیں ادائیگی شکر سے عاجزی اور درماندگی کا اعتراف و اقرار کر لیں۔ (لطائف المعارف، ابن رجب حنبلی: ۳۶-۳۷ باختصار)

مسابقت کی قبیل سے ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾

(آل عمران: ۱۳۳)

”دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف لے جاتی ہے جو کہ وسعت میں زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور خدا ترس لوگوں کیلئے مہیا کی گئی ہے۔“

﴿سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَٰلِكُمْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (حدید: ۲۱)

”دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔“

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا﴾ (مائدہ: ۴۸)

”لہذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ آخر کار تم سب کو خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔“

۲) ان روزوں کو پورے ماہ شوال میں بانٹ کر بھی رکھا جاسکتا ہے اور ایک ساتھ بھی۔ متابعت کے ساتھ رکھنا ضروری نہیں کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے روزوں کا تذکرہ مطلقاً فرمایا ہے، اس میں متابعت و عدم متابعت کا ذکر نہیں۔ (دیکھیں مذکورہ بالا حدیث ابویوب انصاری)

۳) جو ان روزوں کو ایک بار رکھ لے اس پر لازم نہیں ہوتا کہ آئندہ سال بھی انکی پابندی کرے، البتہ ہر سال رکھنا مستحب و مسنون رہے گا۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ کو محبوب ترین عمل وہ ہے جو دائمی رہے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۴) ان روزوں میں بھی دیگر تمام مقید نفل روزوں کی طرح رات ہی میں نیت کر لینا لازمی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جو رات ہی میں فجر سے

پہلے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں۔

((من لم یبیت الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ))

(صحیح الجامع: ۶۵۳۴)

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نیت رات ہی کے کسی حصہ میں کی جائے گی۔

متعدد صحابہ و تابعین حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر بن یزید اور امام مالک، لیث اور ابن ابی ذئب وغیرہ نے اس حکم میں فرض اور نفل روزوں کی تفریق نہیں کی۔ (نیل

اللاوطار، امام شوکانی: ۷/۳۰ مختصر) امام ابن حزم، امام صنعانی، علامہ ابن شمیم اور علامہ بن باز نے بھی طویل مناقشہ و تقابل کے بعد یہی موقف اختیار کیا ہے۔ (المحلی،

ابن حزم: ۵۱/۴، سبل السلام، صنعانی: ۳/۳۰۸، الشرح المصحح، ابن شمیم: ۶/۳۷۲، فتاویٰ الصیام، ابن شمیم: ص ۱۸۵، المحلل الابریزیہ بن باز: ۲/۱۳۵)

ان روزوں کو رکھنا شروع کر دینے سے لازم نہیں ہو جاتا کہ چھ روزوں کو رکھا ہی جائے یا رکھے ہوئے روزہ کو پورا کیا ہی جائے۔ جو چھ روزے رکھ لے تو بہت بہتر، بصورت دیگر روزہ توڑ دینے یا چھوڑ دینے سے اس پر کوئی حرج نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: نفل روزہ رکھنے والا اپنی ذات کا حاکم ہوتا ہے، اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

جس پر رمضان کے روزوں کی قضا باقی ہے، اس کے لیے افضل ہے کہ پہلے وہ قضا پوری کرے اگرچہ شوال کے روزے اس سے فوت ہو جائیں۔ ایسا اس لیے کہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب الذمہ ہے جس کی برأت کرنا ضروری ہے۔ نیز وہ فرض ہیں جو بہر حال نفل کے مقابلے میں مقدم رکھے جانے کا حق دار ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی فرض روزوں کی قضا کو مؤخر کر کے پہلے شوال کے چھ روزے رکھتا ہے تو اہل علم کی اس بارے میں دورائے ہیں: ایک یہ کہ اس کو ان روزوں کی فضیلت و ثواب حاصل نہ ہوگا کہ تمام احادیث میں ان روزوں کا تذکرہ اس طرح آیا ہے کہ ماہ رمضان کے روزوں کے بعد انکو رکھا جائے۔ (دیکھیں ابتدا میں مذکورہ روایات۔

دوسرا قول اس بارے میں یہ ہے کہ اگر اس نے عذر شرعی کی وجہ سے رمضان میں روزے ترک کئے تھے تو وہ ان کی قضا سے پہلے شوال کے روزے رکھ سکتا

روزوں کے احکام و مسائل

شوال کے چھ روزوں کو عید الفطر کے معا بعد رکھنا مستحب ہے کہ یہ نیکی و خیر کے کاموں میں مسارعت و

(سنن ترمذی: ۳۵۱۳)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوال سے گزشتہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ لیلة القدر نامعلوم ہے۔

### لیلة القدر کی نشانیاں

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”یہ رات بالکل صاف اور اتنی روشن ہوتی ہے گویا چاند چڑھا ہوا ہے، اس میں سکون اور دلچسپی ہوتی ہے، زیادہ سرد ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ گرم، بلکہ موسم خوشگوار ہوتا ہے، صبح تک ستارے نہیں جھڑکتے۔ مزید فرمایا: ”اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس صبح کو سورج تیز شعاعوں سے نہیں بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح صاف ہوتا ہے۔“ (مسند احمد: ۲۲۷۵)

**نوٹ:** بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لیلة القدر کا میسر آنا، صرف معتکفین کے ساتھ خاص ہے جبکہ یہ بات درست نہیں، بلکہ جو کوئی بھی اعتکاف میں یا اعتکاف کے بغیر اس رات کو پانے کی جستجو کرے گا اس کو یہ رات نصیب ہو سکتی ہے۔

### آخری عشرہ اور نبی رحمت ﷺ کی حالت

صدیقہ کائنات عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”جب رمضان کا آخری عشرہ آجاتا تو نبی کرم ﷺ اپنا تہبند مضبوط کر لیتے اور کمر کر سہ لیتے اور ان راتوں میں خود بھی جاگتے اور اپنے گھروالوں کو بھی جگاتے۔“ (صحیح بخاری: ۲۰۲۳)

لیکن افسوس! آج کے مسلمان اتنے قیمتی ایام کو بھی عام دنوں کی طرح خواب غفلت میں گزار دیتے ہیں۔ خاص طور پر آخری عشرہ کو تو عید کی تیاریوں کے سلسلہ میں بالکل ہی نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔



### مبارک باد

ہم نامور سکالر اور صحافی پروفیسر رانا عویدہ اسم صاحب کو ڈاکٹریت (Ph.D) کی ڈگری حاصل کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: عطاء الرحمن حقانی ناظم دفتر A.Y.F پاکستان  
دعمران مجاہد فیروز داناواں

شرعی کی خاطر مؤخر کیا جائے تو ان کی قضا کر لینے سے ثواب حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح ان روزوں کا معاملہ بھی ہوگا۔ (الشرح لمصنح: ۳۷۲/۶: بالاختصار)

بعض کوتاہ بینوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہر سال پابندی سے ان روزوں کا التزام کرنے سے عوام الناس میں ان کی فریفت کا غلط تصور پھیل سکتا ہے۔ اس طرح کی غلط اندیشیاں برخود غلط و فاسد ہیں۔ اس خیال کو مان لیا جائے تو فرض نمازوں کے آگے پیچھے سنن و نوافل کو ترک کرنا بھی لازم آئے گا۔ مزید یہ کہ اجتماعی تراویح وغیرہ علامات ماہ رمضان کا غیاب اور اہل علم حضرات کی وضاحت و رہنمائی کسی ایسے تصور کے انتشار سے مانع ہوگی۔ حقیقی بات یہ ہے کہ ان روزوں کی شکل میں رب رحمن و رحیم نے ہمارے لیے خیرات و درخیزات لوٹنے اور اپنے جذبہ شکر گزاری و سپاس مندی کو ظاہر کرنے کا زیریں موقع دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنِى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (نحل: ۹۷)

”جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) (ایسے لوگوں کو ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔“

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں شوال کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### بقیہ لیلة القدر..... فضائل و مسائل

الاواخر، (۲۶۶/۳) دار المعرفۃ، بیروت

### لیلة القدر پانے والا کیا کرے؟

ایسا شخص کثرت کے ساتھ توبہ و استغفار کرے، کیوں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا تھا کہ اگر میں یہ رات پالوں تو کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ دعا پڑھنا:

اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

”اے پروردگار! بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، مجھے بھی معاف فرمادے۔“

ہے۔ (حاشیہ البحر علی الخطیب: ۳۵۲/۲) معتدل بات یہ ہے کہ اگر رمضان کے اتنے روزے فوت ہو گئے تھے جنکی قضا کرنے سے شوال میں چھ روزے رکھنا مشکل ہوگا تو پہلے شوال کے روزوں کو رکھ لیا جائے، بصورت دیگر رمضان کی قضا ہی کو اولیت دی جانی چاہیے۔ (حکم صیام السنت، خالد السنت: ص ۱۵۳)

بعض لوگوں نے سابقہ احادیث کی روشنی میں صیام دھر یعنی روزانہ روزہ رکھنے کو مستحب مانا ہے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ اگر صیام دھر مکروہ ہوتا تو احادیث میں اس سے تشبیہ نہ دی جاتی۔ علامہ ابن القیمؒ اس استدلال کو فاسد مانتے ہوئے کہتے ہیں کہ وجہ تشبیہ دراصل ایک نیکی کا دس کے برابر ہونا ہے نہ کہ صیام دھر۔ (تہذیب سنن ابو داؤد: ۳۹۳/۱) خود اللہ کے رسول ﷺ سے صیام دھر کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

((لا صام ولا افطر)) (صحیح مسلم: ۱۱۶۲)

ایک روایت کے الفاظ ہیں: نہیں روزہ دار ہوا وہ شخص جس نے ہمیشہ روزہ رکھا۔  
((لا صام من صام الابد))

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)  
پھر صحیحین میں آپ ﷺ ہی کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرت داؤد کا روزہ افضل ترین ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔

((افضل الصیام صیام داؤد، کان یصوم یوما ویفطر یوما)) (صحیح بخاری، صحیح مسلم).  
ان روزوں کو کسی اور ماہ میں اسی نیت کے ساتھ رکھنا درست نہیں کیونکہ یہ نصوص میں وارد تخصیص کے خلاف ہے، نیز ایسا کرنے سے نیک کام میں مبادرت و مسارعت کے شرعی حکم کا ترک لازم آتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ امر ان روزوں کی حیثیت کو مجروح کرتا ہے جو فرائض کے بعد نوافل جیسی ہے۔ (دیکھیں تہذیب سنن ابو داؤد: ۳۹۰-۳۹۱)

اگر کسی شرعی عذر مثلاً بیماری یا رمضان کے روزوں کی قضا کے باعث شوال میں یہ روزے نہیں رکھے جاسکے تو قریب ترین فرصت میں ان کی قضا کی جاسکتی ہے اور مانا جائے گا کہ جس طرح فرض یا نفل نمازوں کو کسی عذر



# نماز عید میں عورتوں کی شرکت

جناب مولانا  
عبدالرحمن

تحریر

کی دعا میں شریک ہوں۔ آپ نے عورتوں کو خاص طور سے عید گاہ جانے کی سخت تاکید فرمائی۔ حضرت ام عطیہؓ کی حدیث ہے:

((امرنا ان نخرج الحیض والعواتق وذوات الخدود فاما الحیض فیشهدن جماعة المسلمین ودعوتهن ویعتزلن مصلاهم)) (بخاری کتاب العیدین ۲/۴۴۴ تا ۴۴۵)

ام عطیہؓ فرماتی ہیں: ہم کو آپ کا حکم تھا کہ عید کے دن نکلیں پھر حیض والیوں، کنواری دوشیزاؤں اور پردہ نشین عورتوں، سب کو نکالیں مگر حائضہ عورتیں صرف مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں، نماز کے مقام سے الگ رہیں۔

عورتوں کو عید گاہ لے جانے کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے بخوبی ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ نے عورتوں کو عید گاہ جانے کا حکم دیا تو کسی عورت نے پوچھا کہ اگر وہ حائضہ ہو تب بھی اے اللہ کے رسول! اسے عید گاہ لے جائیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں تب بھی مگر حائضہ مصلیٰ سے دور رہ کر صرف مسلمانوں کی دعاء خیر میں شامل رہے گی۔ اس کے علاوہ ام عطیہؓ کی دوسری حدیث میں ہے:

((عن ام عطیہ ان رسول اللہ ﷺ لما قدم مدینة جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم علینا فرددنا علیہ السلام ثم قال اتی رسول رسول اللہ الیکن وامرنا بالعیدین ان تخرج فیہا الحیض والعواتق ولا جمعة علینا ونہانا عن اتباع الجنائز)) (سنن ابی داؤد کتاب العیدین: ۱/۶۷۶-۶۷۷)

”جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع ہونے کا حکم دیا، جب سب آگئیں تو آپ ﷺ نے عمرؓ کو ہمارے پاس بھیجا،

ہر قوم کے لئے تہوار کا ایک دن ہوتا ہے۔ اس دن وہ خوشیاں مناتی ہے۔ کھیل کود کر دن گزارتی ہے۔ ہمیں بھی دو خوشی کے دن اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں، وہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

ماہ رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ایک ماہ کی محنت پر ان کی جزاء اور انعام کیلئے ایک دن مقرر کر دیا ہے جس کو عید الفطر کہا جاتا ہے۔ عید الفطر کی رات کو فرشتوں میں ایک دھوم مچی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر تجلی فرماتا اور ان سے کہتا ہے کہ بتاؤ جب مزدور اپنا کام پورا کر لے تو اس کی جزاء کیا ہونی چاہئے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اس کو اس کی پوری پوری مزدوری ملنی چاہئے۔ اس لئے لیلۃ العید کا نام لیلۃ الجزاء ہے۔ ماہ رمضان سے جس طرح مردوں کا تعلق ہے بالکل اسی طرح عورتوں کا بھی تعلق ہے اور جس طرح عیدین میں مردوں کو جانے کا حکم ہے اسی طرح عورتوں کو بھی حکم ہے۔ عیدین کے موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((ان لكل قوم عیداً وهذا عیدنا)) (بخاری کتاب العیدین: ۷/۳)

”ہر قوم کے لئے عید اور خوشی کے دن ہیں اور آج ہماری عید و خوشی کا دن ہے۔“

آپ ﷺ کے اس فرمان میں مردوں کی تخصیص نہیں بلکہ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں کیونکہ لفظ ”عیدنا“ میں جو ”نا“ ہے اس میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ بوڑھے، بچے، جوان، مرد، عورتیں سب شامل ہیں۔ جس طرح مردوں کو عید گاہ جانے کا حق ہے اسی طرح عورتوں کو بھی ہے۔ عورتوں سے یہ حق چھیننا نہیں جاسکتا کیونکہ آپ ﷺ نے عورتوں، مردوں، بچوں بوڑھوں حتیٰ کہ حائضہ عورتوں کو بھی عید گاہ جانے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ اس عظیم اجتماع سے وہ تمام لوگ فائدہ اٹھائیں اور مسلمانوں

حضرت عمرؓ آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کیا تو ہم سب نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ آپ نے کہا کہ میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا بھیجا ہوا قاصد ہوں۔ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم حائضہ اور پردے والی عورتوں کو عیدین میں لے جائیں۔ آپ پر جمعہ کی نماز فرض نہیں اور جنازے کے پیچھے جانا منع ہے۔“

ان احادیث کے علاوہ اور بھی بہت سی صحیح احادیث موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیدین میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی شامل ہوا کرتی تھیں اور آپ ﷺ خود ان کو وعظ و نصیحت کرتے اور انہیں صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ لہذا ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس واضح فرمان کو سمجھتے ہوئے کہ

((ما آتاکم الرسول فخذوه وما نہاکم عنه فانتهوا)) (سورۃ حشر: ۷)

”جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے تم رک جاؤ۔ امر رسول ﷺ کی بلاچوں و چراں تعمیل کرنی چاہئے۔“

عیدین میں عورتوں کی شرکت سے ملت کی عظمت، اجتماعیت اور اتحاد و یکجہتی کا اظہار ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی شرکت اور اپنے مذہب سے دلچسپی و لگاؤ دیکھ کر معاندین اسلام پر رعب و دہشت طاری ہوتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کے عیدین میں شریک ہونے سے ان کو خوشی ہوتی اور اس شرکت سے محرومی پر ان میں احساس کمتری اور حق تلفی ہوتی ہے۔ احادیث مذکورہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سال بھر میں ہماری خوشی کے دو دن ہیں، ایک عید الفطر اور ایک عید الاضحیٰ۔ لہذا ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ مرد حضرات اپنے گھر کی عورتوں اور بچوں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں اور ساتھ ہی ساتھ عید کے مزے لوٹیں۔ ساتھ جائیں اور ساتھ واپس لوٹیں۔ خواتین کو اس خوشی سے، اللہ کے انعام سے اور ان کے حق سے محروم نہ رکھیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو عید کی خوشیاں شریعت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



## سالانہ آٹھویں دعوت افطار شیخ پورہ

صاحبزادہ حافظ عبدالباسط شیخ پوری امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخ پورہ اپنے والد مکرم حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخ پوری کی طرح جماعت سے گہری وابستگی مسلک اہل حدیث کی حیثیت کا بڑا جذبہ اور دعوت و تبلیغ بڑا جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ ہر سال دعوت افطار کے حوالہ سے مرکزی قائدین، شہری رہنماؤں، علماء کرام، تاجر حضرات اور احباب جماعت کا بڑا خوبصورت اجتماع منعقد کرتے ہیں۔ امیر محترم پروفیسر سینیئر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری نہایت اہم اور ضروری ہوتی ہے۔ اس بار دعوت افطار کی یہ تقریب 13 جولائی 2014ء بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخ پورہ کے زیر اہتمام بشیر بیس (شادی ہال) میں منعقد ہوئی۔

حاجی عبدالرزاق ناظم مالیات مرکزیہ، رانا محمد شفیق خاں پسروری ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزیہ اور حاجی نذیر احمد انصاری ڈپٹی سیکرٹری مالیات مرکزیہ بھی امیر محترم کے ہمراہ تھے۔ تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ پھر امیر محترم نے اپنے خطاب میں اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت اعمال کی شرائط کا تذکرہ فرمایا اور کہا کہ جہاں عقیدے کی درستگی اور عمل کا سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے وہاں اخلاص نیت کے بغیر کوئی عمل بھی اجر و ثواب کا سبب نہیں بنے گا۔ کیونکہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی سے ہی انسان اللہ تعالیٰ سے اجر کا مستحق ہوگا۔ آپ نے اپنے خطاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخ پورہ کی خدمات کو سراہا اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ غازی اسلام رانا محمد شفیق خاں پسروری نے بھی خطاب کیا۔ خوشی کی بات ہے کہ اجلاس میں تاجران شیخ پورہ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور پیغام نبی وی کے لئے ⑤⑤ لاکھ روپے کے عطیات کا اعلان کیا۔ اجتماع میں چودھری محمد فضاء، میاں محمد شفیق فلوئر ملز، میاں محمد راشد، ابو بکر منیر، ملک محمد اسلم بلوچ چیئرمین انجمن تاجران شیخ پورہ، میاں محمد اعجاز، چودھری محمد یعقوب ورک، چودھری محمد عیسیٰ، چودھری محمد اشرف، چودھری محمد اکرام ورک، حافظ تقسیم احمد، حافظ بارسلفی، حافظ فیصل و دیگر احباب کثیر تعداد میں موجود تھے۔

## امیر پنجاب کو صدمہ..... ہمشیرہ محترمہ انتقال کر گئیں!

جناب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب اور مولانا محمد سلیمان اثری کی ہمشیرہ محترمہ اور مولانا عبدالمنان راسخ صاحب کی پھوپھی جان قاری عبدالرحمن شاکر کی اہلیہ محترمہ ایک ماہ کی علالت کے بعد 11 جولائی 2014ء بروز جمعہ وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ عابدہ وزاہدہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا عبدالمنان راسخ نے پڑھائی اور قبر پر دعا مولانا محمد سلیمان اثری نے کروائی۔ نماز جنازہ میں پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، حافظ محمد عمران تبسم، مولانا حبیب الرحمن یزدانی قائد آبادی، مولانا ثناء اللہ رحمانی قاری عرفان الحق صابر، قاری سیف اللہ خالد، طارق مدنی، طارق ڈاہر و دیگر احباب نے شرکت کی۔ نماز جنازہ اور تدفین 12 چک قائد آباد ضلع خوشاب میں عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری غلطیوں کو معاف اور حسنات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے نیز لواحقین کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

شریکان غم:- ادارہ ہفت روزہ ”اہل حدیث“ و عطاء الرحمن حقانی ناظم دفتر A.Y.F

النبیہ فی نقض کلام الشیعہ و القدریہ کے نام سے چھپی۔  
المنشی للذہبی کا اردو ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری نے کیا۔ جو ۱۹۷۵ء میں ادارہ احیاء السنۃ گرجا کھ (گوجرانوالہ) نے شائع کیا۔

منہاج السنۃ النبویہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی وہ عظیم الشان کتاب ہے جس میں امام صاحب نے روافض کی تردید قرآن و سنت کی روشنی میں کی ہے اور ان کی موضوع روایات کا خوب رد کیا ہے۔

جناب فاضل مترجم نے اس کتاب کے ترجمہ میں ”العواصم من القواصم“ اور ”المنشی“ کے حواشی اور تخریج سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مترجم کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ایک بہت بڑی علمی خدمت انجام دی ہے اور اہل علم کو ایک بہترین علمی تحفہ سے نوازا ہے۔

قد رکتا میں تالیف فرمائیں:  
”تفسیر، حدیث، فقہ و فتاویٰ، اصول الفقہ، عقائد و کلام، اخلاق زہد و تصوف، فلسفہ و منطق پر نقد و جرح، مکاتیب، متفرقات۔“

امام صاحب کی تصانیف کی کل تعداد (۵۹۱) ہے۔ ۷ شعبان ۷۲۶ھ کو حکومت نے شیخ الاسلام کو گرفتار کر لیا اور جیل میں بند کر دیا اور جیل ہی میں دو سال بعد ۷۷۷ھ سال کی عمر میں ۲۲ ذی قعدہ ۷۲۸ھ انتقال کیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ کتاب ابن المطہر الحلی کی کتاب منہاج الکرامہ کے جواب میں ہے۔

امام شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) کی کتاب ”المنتہی“ شیخ الاسلام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) کی شہرہ آفاق کتاب ”منہاج الاعتدال فی نقض کلام اہل الفرض والاعتزال“ کا اختصار ہے۔ امام صاحب کی یہ کتاب ”منہاج الاعتدال“ ۱۳۲۱ھ میں مطبع بولاق مصر سے چار جلدوں میں ”منہاج السنۃ



مختصر منہاج السنۃ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ)

اختصار و ترجمہ و تعلیقات و حواشی

پیر زادہ شفیق الرحمن شاہ الدراوی حفظہ اللہ

صفحات جلد اول: ۷۰-۷۱ صفحات جلد دوم: ۲۳۳

ناشر:- دار المعرفۃ الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور

تبصرہ نگار: جناب عبدالرشید عراقی

شیخ الاسلام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) اپنے دور کے نامور

عالم دین، مفسر قرآن، بے مثال محدث، فقیہ، مجتہد، مؤرخ، محقق، متکلم، معلم اور مدرس و مصنف تھے۔ انہوں نے اپنے دور میں جو مجتہدانہ مقام و مرتبہ حاصل کیا اس کی مثال تاریخ میں کم

ہی ملے گی۔ ان کو تمام علوم عالیہ و آلیہ پر یکساں مقام حاصل تھا۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور علم مناظرہ میں بیک وقت انہیں امامت کا درجہ حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو قوت حافظہ کی غیر

معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ ان کے معاصرین ان کے حافظہ کی غیر معمولی قوت، استحضار اور نمایاں ذکاوت و ذہانت، شجاعت و

بسات، عدالت و ثقاہت اور ان کے سرلیغ الفہم اور ذی الذہن کے معترف تھے۔ ان کے تلامذہ بھی ان کے علمی تجربہ اور وسیع

اعلم ہونے کے معترف تھے۔ امام صاحب کے شاگرد رشید

حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں کہ

میں نے ان سے زیادہ متون (حدیث کے الفاظ اور اصلی عبارات) کو یاد رکھنے والا اور بروقت ان سے کام لینے والا اور ان کا صحیح جواب دینے والا اور ان کا صحیح حوالہ دینے والا اور ان کے سانسے اور زبان کی نوک پر تھا۔ (القول الجلی ص ۱۰۱ بحوالہ تاریخ دعوت و عزیمت: ۱۴۱/۲)

حدیث نبوی ﷺ اور اس کے متعلقہ علوم پر ان کو اس قدر عبور حاصل تھا کہ علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جس حدیث کو ابن تیمیہ نہیں جانتے، وہ حدیث ہی نہیں۔ تجربہ علمی اور

جامعیت کے اعتبار سے حافظ ابن تیمیہ اپنے زمانہ کے مسلم الثبوت اُستاد اور امام فن تھے۔ ان کے معاصرین نے بھی ان کے تجربہ علمی کا اعتراف کیا ہے۔ ان میں علامہ ابن دقیق العید

ہیں جن کا پایہ علم حدیث میں مسلم ہے وہ بھی شامل ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ۱۷ سال کی عمر میں قلم سنبھالا۔ اس کے بعد انہیں پے در پے ہنگامہ خیز واقعات اور

معرکے پیش آتے رہے لیکن ان کا قلم ۳۵ سال تک رواں دواں رہا۔ امام صاحب نے ہر موضوع پر نگاہ اور ہر موضوع کا حق ادا کر دیا۔ امام صاحب نے درج ذیل موضوعات پر قابل

## تبلیغی پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس چٹوکی کے زیر اہتمام ماہ رمضان المبارک میں 6 تبلیغی پروگرام منعقد کئے جائیں گے۔ ان پروگراموں میں پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، مولانا عبدالرشید جازوی، پروفیسر عبدالرحمن محسن، قاری محمد خالد مجاہد، حافظ حسن محمود کیر پوری اور قاری محمد عزیر راشد خطاب فرمائیں گے۔

منجانب:- قاری عبدالباقی اعوان ناظم چٹوکی شہر

**شان قرآن کانفرنس** 29 ویں شب 27 جولائی 2014ء بروز اتوار بعد نماز تراویح مرکز خاتم النبیین اہل حدیث بمزئی شاہ عبدالرحمن ضلع گوجرانوالہ میں شان قرآن کانفرنس ہو رہی ہے۔ مولانا قاضی عبدالرشید ارشد، حافظہ عمران تبسم اور مولانا عبدالستار نجم شونپوری خطابات فرمائیں گے۔

منجانب:- (حافظ) عبدالمنان خطیب مرکز ہذا۔

## دعائے صحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع میانوالی کے ناظم حافظ زہیر احمد کا ان دنوں غلیل ہیں۔ قارئین ان کی صحت یابی کیلئے خصوصی دعا کریں۔

المرسل: حافظ صلاح الدین کا کانپور سعید آباد

## درخواست دعاء صحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنما قاری عبدالرحیم زاہد (کمالیہ)، حافظ محمد صدیق غلیل (رجانہ) اور ڈاکٹر محمد حسن (گوجرہ) ان دنوں شدید غلیل ہیں۔ مرکزی جمعیت الحمد للہ گوجرہ کے رہنما مولانا عبدالقادر عثمان اور ملک محمد اسلم آزاد نے مذکورہ رہنماؤں کی ان کی رہائش پر عیادت کی اور صحت و تندرستی کیلئے دعا کی۔ قارئین سے بھی دعائے صحت کی اپیل ہے۔

## انتقال پر ملال

جامعہ محمدیہ اہل حدیث ماناوالہ کے مہتمم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب مختصر علالت کے بعد 12 جولائی بروز ہفتہ وفات پا گئے۔ انٹانہ واناالیہ راجون۔ ان کی نماز جنازہ پروفیسر امین الرحمن ساجد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ مرحوم ایک نہایت صالح شخصیت اور مسلک سے لگاؤ رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری خطاؤں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو:- ابو سفیان بھٹہ صدر A.S.F تحصیل شونپورہ

## ترغیبی درکشاپ

الاحسان ویلیفیر فاؤنڈیشن ضلع چنیوٹ کے زیر اہتمام جنسی برائی کے معاشرے پر تباہ کن اثرات کے عنوان پر ایک سہ روزہ تربیتی ورکشاپ 05-06-07 رمضان المبارک بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار جو کہ صبح 10 بجے سے 12 بجے تک جاری رہی۔ کنویز ورکشاپ مولانا فیاض احمد نوری نائب ناظم تبلیغ A.Y.F پنجاب تھے۔ ورکشاپ پر اہل بلازہ کے میڈیا سنٹر میں منعقد ہوئی۔ جس کے تمام تر انتظامات ساجد اسماعیل ڈائریکٹر پریس کلب چنیوٹ نے انجام دیئے۔ ورکشاپ کے اختتام پر سوال جواب ایک نشست منعقد ہوئی۔ جس کے نتیجے میں بیس نوجوانوں کو اسناد دی گئیں۔ پروگرام میں طارق ڈائریکٹر A.Y.F چنیوٹ نے بھرپور معاونت کی۔

☆ الحمد للہ یوتھ فورس ضلع چنیوٹ کے زیر اہتمام جون کے مہینہ میں تبلیغی پروگرام 27 تبلیغی و اصلاحی پروگرام منعقد ہوئے۔ جو ضلع بھر کی مختلف مساجد میں ہوئے جس میں ضلع اور بیرون ضلع میں خطباء حضرات دعوت دی گئی۔ ہر پروگرام میں کثیر تعداد میں مختلف مسالک کے لوگوں نے شرکت کی۔ ہر پروگرام پر لوگوں کی ضیافت کی گئی۔

منجانب:- محمد سجاد ابراہیم و وکیٹ شعبہ نشر و اشاعت

A.Y.F چنیوٹ۔ 0300-7701120

## رمضان المبارک میں اہم اجلاس

پچھلے دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث اور جامعہ ثنائیہ کے اجلاس میں جامعہ ثنائیہ کی انتظامیہ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر کی کاہنہ نے شرکت کی۔ صدارت مولانا احمد یار صدیقی نے کی۔ تلاوت قرآن پاک جناب قاری نذیر احمد نائب امیر نے فرمائی۔ اجلاس میں حفاظ کرام کا چناؤ ہوا، نماز تراویح قاری بلال احمد اور طاق راتوں میں 30 حفاظ کرام لسٹ تیار کی گئی۔ رمضان المبارک میں افطاری کے لئے 500 آدمیوں کا انتظام ہوگا۔ 21 رمضان سے سحری کا طاق راتوں میں ایک ہزار آدمیوں کے لئے اور 100 مرد و خواتین کے لئے اعتکاف کا انتظام ہوگا۔ اجلاس میں صدر جامعہ حاجی عطاء محمد، جنرل سیکرٹری حاجی محمد حنیف، امیر شہر حاجی محمد شریف قاسم، ناظم مرزا محمد سلیم، شیخ محمد سجاد احمد ایڈووکیٹ، میاں لطیف، نمائندہ پیغام دی وی شیخ ہدایت اللہ آصف بھی موجود تھے۔

منجانب:- ناظم نشر و اشاعت جمعیت

## ڈسکہ میں فی سبیل اللہ ایسوسی ایشن سروس

ڈسکہ:- اہل حدیث یوتھ فورس ڈسکہ نے فاطمہ ویلیفیر فاؤنڈیشن سیالکوٹ کے اشتراک سے فی سبیل اللہ ایسوسی ایشن سروس کا باقاعدہ طور پر افتتاح مورخہ 17 مئی بروز ہفتہ جامع مسجد عزیز یہ اہل حدیث پکھری روڈ ڈسکہ میں بعد نماز عصر کیا۔ افتتاح کے لیے امیر محترم پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب تشریف لائے۔ ان کے علاوہ مقامی طور پر مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس کی قیادت بھی موجود تھی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نقابت قاری محمد عرفان صدر تحصیل ڈسکہ نے کی۔ پہلا خطاب مرکزی سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی یہ جناب مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے کیا اور کہا کہ اس طرح کے رفاہی کاموں کو مزید تیز کیا جائے تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ اہل حدیث مذہبی، دینی کاموں کے ساتھ ساتھ رفاہی کام بھی کرتے ہیں تاکہ عوام الناس کو فائدہ پہنچے۔ آخری خطاب کیلئے امیر محترم پروفیسر ساجد میر صاحب کو دعوت دی گئی، انہوں نے رفاہ عامہ کے کام کے حوالے سے قرآن کریم کی آیت پڑھی اور کہا تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور اہل حدیث ہر وہ کام کرتا ہے جس میں عوام کیلئے فائدہ ہو۔ انہوں نے اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل ڈسکہ کو مبارکباد بھی دی اور تحسین بھی کی اور اس کے بعد حضرت الامیر نے ایسوسی ایشن کا افتتاح کیا اور دعائے خیر کی۔ اس موقع پر مقامی ایم پی اے محمد آصف باجوہ، جناب حافظ عبدالغفار صاحب، حافظ کفایت اللہ شاکر صاحب، جناب حافظ محمد سلمان اعظم، قاری عمر وقاص (صدر فاطمہ فاؤنڈیشن) مرکزی جمعیت، اہل حدیث کے ذمہ داران اور یوتھ فورس کے نوجوانوں سمیت مقامی این جی او انجمن تاجران، صحافی، مذہبی سیاسی رہنما بھی موجود تھے۔

منجانب:- شعبہ خدمت خلق A.Y.F تحصیل ڈسکہ

## ضرورت برائے استاد درس نظامی

مدرسہ دارالحدیث محمدیہ جامع مسجد مبارک اہل حدیث جلاپور روڈ حافظ آباد میں دو قابل اساتذہ جو کہ درس نظامی کی کتب پڑھا سکتے ہوں مطلوب ہیں۔ مشاہیرہ حسب لیاقت دیا جائے گا اور فیملی رہائش مکمل سہولتیں دی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

منجانب:- (مولانا) نصر اللہ خاں بھٹی رئیس مدرسہ دارالحدیث

محمدیہ جلاپور روڈ حافظ آباد 0300-6526501

## فضائل قرآن پروگرام

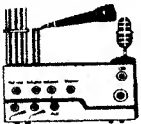
زیر صدارت حکیم عرفان اللہ طاہر امیر حلقہ تھانہ بلوچی ضلع فیصل آباد، 20 رمضان المبارک فضائل قرآن بمقام مال چک نمبر 67 ضلع فیصل آباد مسجد ابوبکر الحمد للہ میں عمر سعید شاکر صاحب اور مولانا عبدالحق ربانی صاحب خطاب فرمائیں گے۔

اسٹیج سیکرٹری جناب قاری تزیل الرحمن یزدانی

قاری عبدالستار قاسم خطیب مسجد ابوبکر الحمد للہ مال چک 67۔ ب

0343-7398033

**Al-Fatah**  
Loud Speaker Amplifier



پروہائیر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246  
Mob: 0334-7967107  
Ph: 055-4230167

**الفتح ایسٹیلی فائر لائوڈ سپیکر**

نیوا ایسٹیلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایسٹیلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکیک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا نیس چوک نزد ڈسٹری کالج گوجرانوالہ



الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک سیرت اور عابدہ و زاہدہ خاتون خیس۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! نماز جنازہ لالہ موسیٰ میں ادا کی گئی۔ جس میں ہر مکتب کے لوگوں نے شرکت کی۔

علامہ صاحب کار رابطہ نمبر: 0333-8400744

شریک غم: قاری عبدالغفار صدیقی چک پنڈی گجرات

مولانا عبدالقادر عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، صوفی محمد دین ناجز، ملک محمد اسلم آزاد اور محمد سرفراز حسن نے مرحومہ کے انتقال پر اظہار تضرع کیا نیز مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، گوجرہ تحصیل خضابہ جرات کے ۲۶ رمضان المبارک و مرکزی جمعیت اہلحدیث خضابہ جرات کے امیر علامہ طارق محمود یزدانی کی چچا زاد بھینہ انتقال کر گئیں۔ ان اللہ وانا

قاری سعید الرحمن صاحب گزشتہ اتوار کے روز افغانستان کے صوبہ کنڑگاؤں بلورو میں روزے کی حالت میں امریکی ڈرون حملے میں ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ مرحوم ایک خوش اخلاق عالم تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں ان کے شاگرد تھے۔ بہت سے بچوں نے اس سے قرآن مجید تجوید حفظ کیا۔ شہید کی نماز جنازہ افغانستان میں پڑھائی گئی۔ پھر غائبانہ نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں ماموند باجوڑ میں پڑھائی گئی۔ امامت کا فریضہ قاری رحمن ولی نے انجام دیا۔ نماز جنازہ میں احباب، جماعت، علماء کرام اور یوتھ فورس کے کارکن کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

منجانب: شاہکار اللہ صدر A.Y.F ضلع باجوڑ ایجنسی

مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرہ کے نائب ناظم میاں خالد فاروق کی اہلیہ انتقال کر گئیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ جنہیں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد کبوتر والا قبرستان گوجرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

### حافظہ قاریہ اور عالمہ فاضلہ کی ضرورت

علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث للبنات میں پڑھانے کا سنہری موقع۔ شعبہ فاضلات میں وفاق المدارس سلفیہ کا نصاب پڑھانے کیلئے اور شعبہ حفظ کیلئے حافظہ قاریہ کی فوری ضرورت ہے۔ باوقار پرسکون دینی ماحول اور مثالی باطل معقول وظیفہ (حق خدمت) بھی سعادت کی خواہشمند نہیں اور ذمہ داران جلد رابطہ فرمائیں۔ تمام شعبہ جات میں طالبات کا داخلہ شوال کا مہینہ جاری رہے گا۔

تہتم جلسۃ البنات 54 سجادہ کلائی فی مہر 2 نزد جامع مسجد نمبر ۵۴ عاصروں شاد باغ لاہور  
0300-4525143, 0323-8873766

### جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

قیمت -/1200 روپے  
وزن 600 گرام

قیمت -/650 روپے  
وزن 300 گرام



معجون قوت  
دماغ زعفرانی

17132 سے تیار کردہ  
فیض



دماغی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج  
چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک  
نظام ہضم کی درستگی، شکر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ  
ہر موسم، ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید  
معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج  
معجون کا مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

پاکستان فری ڈیلیوری  
بھر میں بذریعہ ڈاک  
0314-3085577

Star Plaza  
D-Ground,  
Faisalabad  
0314-3085577

رمضان المبارک اور عید الفطر کی مناسبت سے بہترین گفٹ اور عیدی

تحفۃ الخوص کا مطالعہ خوشگوار ازدواجی زندگی کی ضمانت



میاں بیوی کے حقوق و فرائض کا دل فریب گلدستہ  
ازدواجی زندگی میں درپیش مشکلات اور مسائل کا حل  
نوٹے، بکھرتے اور ناراض خاندانوں کو جوڑنے کا  
خوبصورت اسلامی حل

انتہائی رعایتی قیمت  
280 روپے  
+  
ڈاک خرچ 75 روپے

ایمپورٹنگ کاغذ

عیدہ مطلوب چالڈ

512 صفحات

تالیف محمود مہدی استنبولی

میان طامیر

10 یا زائد کتب منگوانے پر ڈاک خرچ بذمہ ضوئیا الحریثین

سٹار پلازا ڈی جی ٹریڈ سنٹر لاہور  
0314-3010777

## دینی مدارس کے طلبہ کیلئے خوشخبری

ملک کی عظیم درس گاہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج (فیصل آباد) میں ایک سالہ تخصص فی العقیدہ والدعوۃ کا آغاز کیا جا رہا ہے جو طلباء کے روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔ ان شاء اللہ

**خصوصیات:** (1) ایک سال میں عقیدہ و دعوت کے موضوع پر قدیم و جدید کتب کا تعارف اور اہم مضامین کی تدریس شامل نصاب ہوگی، (2) امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، الشیخ محمد بن عبدالوہاب اور علامہ نواب صدیق الحسن رحمہم اللہ کی عقائد پر کتب خصوصاً شامل نصاب ہوں گی۔ (3) تدریس کے فرائض، عقائد کے ماہر اساتذہ کرام سرانجام دیں گے۔ (4) سعودی عرب کے جید علماء کرام آن لائن لیکچر دیں گے۔ (5) ہر طالب علم کو برائے تحقیق انٹرنیٹ کی سہولیات باہم میسر ہوں گی۔ (6) جامعہ تعلیم الاسلام کی عظیم الشان لائبریری تخصص کے طلباء کیلئے ہمہ وقت کھلی رہے گی۔ (7) ملک کے مشہور و معروف جید علماء کرام کا براہ راست اور آن لائن محاضرات (لیکچرز) کا انتظام ہوگا۔ (8) تخصص کے طلباء کیلئے معیاری رہائش کا انتظام کیا جائے گا۔ (9) بحث لکھنے کے لئے سیشنز کا مکمل انتظام جامعہ کی طرف سے ہوگا۔ (10) تدریس اردو اور عربی دونوں زبانوں میں ہوگی۔

**مقاصد:** ☆ فارغ التحصیل طلباء میں علمی و تحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا۔ ☆ کتاب و سنت کی روشنی اور فہم سلف کے مطابق عقائد کی تعلیم سے طلباء کو آراستہ کرنا۔ ☆ عربی اور اردو میں تقریر و تحریر پر عبور حاصل کرنا۔ ☆ طلباء میں دعوتی و تبلیغی صلاحیتوں کو نمایاں کرنا۔ ☆ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو سعودی یونیورسٹیز میں داخلے کے مواقع مہیا کرنا۔ ☆ طلباء میں اس قدر علمی استعداد پیدا کرنا کہ وہ کسی بھی مقام پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خدمت دین سرانجام دینے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں۔

**شرائط:** (1) کسی جامعہ سے فارغ التحصیل یا وفاق المدارس السلفیہ سے شہادۃ العالیہ کا حامل ہونا ضروری ہے۔ (2) کسی معروف شخصیت کا تزکیہ۔ (3) زبانی ٹیسٹ۔

**نوٹ:** 10 شوال تک درخواستیں جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج میں وصول کی جائیں گی۔ آخری سنڈی فوٹو کاپی ہمراہ ارسال کریں۔ ٹیسٹ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج میں ہوگا۔ ٹیسٹ کی تاریخ بذریعہ فون مطلع کی جائے گی۔ تخصص کی تعلیم 16 شوال سے 15 شعبان تک ہوگی۔

الدری الی الخیر: حافظ مقصود احمد صدر دارالکین انجمن جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کالج (فیصل آباد) فون: 041-3434221، موبائل مدیر التعلیم: 0321-2103198، 0301-7062822

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

# گولڈن

ایمیلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمیلی فائیر لاؤڈ سپیکر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک اور مختلف سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تمہاری بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739  
055-4213430

امپورٹڈ U.P.S

محلی دستیاب ہیں۔

## الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمیلی فائیر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

نام کافی ہے

ایمیلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 0300-6430029، 055-4212804، 4226706

0343-6007696

محمد ذیشان ربانی

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

# پرسٹار

ایمیلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ سائڈ ٹیبلٹ

ہمارے ہاں نئے ایمیلی فائیر لاؤڈ سپیکر تیار کیے جاتے ہیں۔

مائیک، مارسیٹز اور مختلف سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تمہاری بخش کیا جاتا ہے۔

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

حافظ آباد چوک نیائیں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

فیضانِ شریعت

**عبدالکرم صاحب**

فیضانِ شریعت

مرکزِ اہلسنت 106 راوی روڈ لاہور

# ایکادہ حسرت

ان شاء اللہ

فیضانِ شریعت

**ساجد صاحب**

فیضانِ شریعت

روضہ دارالمنبر

کی بابرکت

ساعتوں میں

25 ویں رات

**محمد یوسف صاحب**

پیر پوری لاہور

**سید خالد**

آصفیہ

**محمد عارف**

پیر پوری لاہور

23 ویں رات

**عبدالباری صاحب**

قاری القرآن

**محمد خالد**

قاری القرآن

**عبدالرشید**

قاری القرآن

21 ویں رات

**محمد بنیامین**

قاری القرآن

**محمد اسحاق**

قاری القرآن

**سید سعید**

قاری القرآن

29 ویں رات

**محمد حسین**

قاری القرآن

**عبدالعلیم**

قاری القرآن

**خظا**

قاری القرآن

27 ویں رات

**محمد رفیع**

قاری القرآن

**عبدالباری**

قاری القرآن

**محمد صفا**

قاری القرآن

سہ ماہی گرامی

**عبدالرزاق**

قاری القرآن

**نذیر احمد**

قاری القرآن

**سامعین**

کلیں سحر کا

معقول افتخار

ہو گا

خواجہ کلمہ کیلئے

بہارِ اہلسنت لاہور

صاحبزادہ **بابر فاروق رحیمی**

042 37720556

اللہ تعالیٰ

ساجد صاحب



## جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن میں مسجد

کی تعمیر کی خاص ضرورت تھی اس سے پہلے جامعہ کا ایک ہال نماز پنجگانہ کے لئے مخصوص تھا اب بعض اہل خیر اور مخلصین کی توجہ سے نیک کام شروع کیا جا رہا ہے جس کے لئے لاکھوں روپے کی ضرورت ہوگی۔ اب ماہ مقدس رمضان المبارک کا سہانا اور بابرکت موسم ہے۔ اہل خیر کی خدمت میں تعاون کی پرزور اپیل ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ کے مبارک کام میں حصہ ڈالیں اور بروئے فرمان نبوی جنت میں اپنا گھر بنائیں۔ جزاکم اللہ

**احقر:** عبدالحکیم سیف ناظم جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

### جامعہ کے شعبہ تعلیم البنات کی مرمت و تیاری

جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن پینسٹھ سال سے اسلامی تعلیمات کی خدمت کر رہا ہے۔ اس کے شعبہ تعلیم البنات کی عمارت کو جو ناقابل استعمال اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے۔ اسے قابل استعمال بنانے اور نئے سرے سے کام جاری کرنے کے لئے تقریباً (دس 10 لاکھ روپیہ) درکار ہے، اصحاب خیر ادھر بھی توجہ فرمائیں تو اس شعبہ کو نئے سرے سے جاری کیا جاسکتا ہے۔ خود ملاحظہ فرما کر اس کام کو مکمل کرادیں تو بہترین صدقہ جاریہ اور توشہ آخرت بنے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

**پروفیسر عبدالحکیم سیف (0306-4037722)**

ناظم جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

دینی مدارس کو عربی میڈیم بنانے کے عزم کے تحت شیخ العربیہ مولانا محمد بشیر کی زیر نگرانی

دینی مدارس کے اساتذہ و معلمات، طلبہ و طالبات اور علماء کرام کیلئے

## عربی بول چال کا 18 روزہ خصوصی پروگرام

18 تا 2 اگست  
(7 تا 1 تاریخ، داخلہ مفت)

عربی بول چال میں فوری مہارت کے خواہاں دینی مدارس سے وابستہ افراد کیلئے خصوصی مختصر پروگرام جس میں

- عربی میں روانی کیلئے دلچسپ مشقیں • جدید ترین وسائل تدریس کا استعمال • تدریس عربی زبان کے ماہر اساتذہ • پاکستانی طلبہ کیلئے موزوں سلیبس
- ایک روزہ میں سینکڑوں جملوں کی پریکٹس • عرب افراد سے ملاقاتیں • بول چال کے علاوہ انشا و ترجمہ کی تربیت • آسان، موثر اور دلچسپ طریقہ تدریس



اس پروگرام کے بعد



عربی زبان میں روانی سے یکجہر دینے کی قابلیت جدید انداز سے عربی زبان اور اسلامی علوم کی تدریس سے آگاہی مگر اس کے بغیر عربی زبان کی تدریس کے طریقہ میں مہارت ترجمہ قرآن کی تدریس کے ایک منفرد انداز کی تربیت مدارس میں تدریس عربی کے آسان طریقہ اور موزوں نصاب کا تعارف عربی زبان کو عوام میں فہم قرآن کا ذریعہ بنانے کی تربیت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کورس کے بعد کامیاب امیدوار اپنے علاقوں اور درس گاہوں میں نئے اور آسان انداز سے عربی زبان اور ترجمہ قرآن کی تدریس کر سکیں گے۔ ان شاء اللہ

کلاس صبح اور شام کے اوقات میں ..... ۲۴ گھنٹے کا مکمل شیڈول ..... کورس کے اختتام پر سرٹیفکیٹ اور انعامات ..... کلاسز کے علاوہ تعلیمی اور تفریحی دورے ..... داخلہ کیلئے داخلہ فارم (ویب سے ڈاؤن لوڈ کیجئے) اپنی تصویر، شناختی کارڈ کے ہمراہ (بذریعہ ای میل / ڈاک) بھجوائے۔ انٹرویو جاری ہیں۔ رہائش کیلئے محدود نشستیں پہلے آئیے، پہلے پائے کی بنیاد پر مہیا ہوگی۔ طالبات اور معلمات کیلئے الگ باپردہ کلاسز اور ہوٹل۔

کوشی نمبر 15۔ مین ٹیلم روڈ، جی نائن تھری، اسلام آباد۔ فون: 2250535  
www.arabicpakistan.com

مزید معلومات کیلئے: **معهد اللغة العربیة** اسلام آباد  
INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں  
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

پنجاب بینک ٹرانزل مشن کریم بھٹی  
لائف کرنٹ اکاؤنٹ نمبر

0214 0047930009

میزان بینک ٹرانزل مشن عبدالکریم بھٹی  
میونگ اکاؤنٹ نمبر

7001 0101053034

الائیڈ بینک ٹرانزل مشن عبدالکریم بھٹی

الائیڈ ایزی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر

0479 0010000692380027

یو بی ایل او بی ٹرانزل مشن عبدالکریم بھٹی

اکاؤنٹ نمبر 0345 7545119

عبدالکریم بھٹی

شناختی کارڈ نمبر 3-35103-1466875

### نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو رئیس کے غلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضاء رئیس کے غلیات میں اسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالذات پیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لاکر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورس تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب و الجراحت مستند درجہ اول ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ ٹیچر ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوا نہیں ہے۔

جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	شوگر	کالی کھانسی	اپینڈیکس	مالی خویا	امراض مردانہ	عرق النساء	بال سفید ہونا	ٹی بی	ہیپوفیلیا
شفیقہ	سلسلہ بول	چٹکی	عظم خمد	یوریا	امراض زنانہ	مہر سے مل جانا	بلڈ پریشر	دمہ	بے اولادی
بے خوابی	سوکرا	کالچ نکلتا	دل کا دورہ	تقلیل بول	وجع المفاصل	ہیج وکراز	گٹھیاں	کیرا	کی ہارمونز
بند زلہ	سنگرہنی	چنبیل	اچھارہ	فیٹش	تھمر المفاصل	برص	کمی خون	استسقاء	عنانت
لکنت	بول بتری	ملیریا	السر	بواسیر	گٹھیاں	رولیاں	جزن	یرقان	ایزوپرمیا
چھری	غلاب میں ڈرنا	ٹائیفائیڈ	اماس	اولاڈرینہ	نقرس	دھماپن	دل میں مورخ	اعصابی کمزوری	مداجوانی

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد (دال رادھا رام) تحصیل ہتوٹی ڈویژن لاہور Jazz: 0345-7545119, Tel: 0313-7545119

دعوت و تبلیغ اور  
تعلیم و تربیت کا عظیم مرکز

البدر (سنگ بلوچاں)  
پھولنگر ضلع و قصور

ادارة الاصل في اصلاح طرست

اعلانِ دَآخِرِہ  
برائے طلبہ

كَلِمَاتُ الْقُرْآنِ كَرِيمٌ ۝ الْإِنشَاءَ لِلْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ ۝

طلبہ و طالبات کی تعلیم و تربیت اور علوم قرآن و سنت کی نشر و اشاعت کے مسلسل دس سال

خصوصیات

- امتیازی پوزیشنیں حاصل کرنے والے خوش نصیب طلبہ کے لیے سالانہ عمرہ کے تین ٹکٹ
- ایک مدرس کے لیے سالانہ عمرہ کا ٹکٹ
- طلبہ و طالبات کے لیے قراءات سبہ و عشرہ صغریٰ و کبریٰ کی تعلیم و تدریس کا، اہد مرکز
- اساتذہ اور طلبہ کے استفادہ کے لیے سینکڑوں مراجم و مصادر پر مشتمل وسیع و عریض لائبریری
- تقریری و تحریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے ماہانہ مسابقات و نشست عامیہ اور
- محاضرات تربیہ کا خصوصی اہتمام
- 1/2 لاکھ روپے کے سالانہ وظائف و انعامات
- ہر سال بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں اس طلبہ کے لیے سکالرشپ
- صحیح بخاری، تجوید اور قراءات عشرہ کی تکمیل پر اسناد و فضیلت اور اجازت کا اہتمام
- سب کا مقابل اور بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے سند یافتہ اساتذہ کے زیر تربیت
- میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے تک کی عصری تعلیم کا خصوصی بندوبست

# داخله

8 شوال 1435ھ تا 25 شوال بہ مطابق 9 اگست 2014ء تا 23 اگست

**شعبہ حفظ القرآن الکریم** **شعبہ کتب** (سات سالہ تعلیمی کورس)

**شرایط:** پرائمری + ناظرہ قرآن مجید

2 عدد تصاویر، ب فارم یا نادرا سے تصدیق شدہ پیدائشی سرٹیفکیٹ، سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائیں۔

## قاری صہیب احمد میٹھی

## رابطہ :

0333-4434193  
0333-6942928  
0333-4358421

٢٥ خاتمة القرآن الكريم والرسالة الإسلامية



# جامعۃ الامام البخاری

## اہم خصوصیات

فنی تعلیم طب و حکمت، کمپیوٹر

ایف اے۔ بی اے

علوم اسلامیہ بمعہ

اخلاقی و روحانی تربیت کا خصوصی اہتمام

لوڈ شیڈنگ کا متبادل سولر سسٹم کا انتظام

قیام و طعام و فرسٹ ایڈ علاج کی سہولت

دینی و عصری علوم سے آراستہ تجربہ کار اساتذہ کرام کی تعلیم اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں

## شرائط داخلہ:

- 1- میٹرک فرسٹ ڈویژن ترجیح سائنس
- 2- دو علماء کرام کا توثیقہ
- 3- والد/سرپرست کا شناختی کارڈ۔ طالب علم کے ب فارم کی فوٹو کاپی اور والد یا سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے
- 4- داخلہ سال اوّل میں صرف 20 طلبہ کو پہلے آئے پہلے پائے کی بنیاد پر ملے گا
- 5- میٹرک کے رزلٹ کے منتظر طلبہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں لیکن پاس نہ ہونے کی صورت میں خارج کر دیا جائیگا۔
- 6- بچے کی کارکردگی ماہانہ ٹیسٹ کی بنیاد پر چیک ہوگی اور مسلسل تین ٹیسٹوں میں اچھا رزلٹ نہ دینے پر ادارہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔
- 7- طالب علم کے بہتر مستقبل کیلئے والدین کا ادارے سے رابطے میں رہنا بہت ضروری ہے۔

## کلاسز کا آغاز

9 اگست 2014ء سے ہوگا۔

## آغاز داخلہ

8 جولائی تا 8 اگست 2014ء مطابق 10 رمضان المبارک تا 11 محرم الحرام  
داخلہ فارم جمع کرا سکتے ہیں۔

## الذاعی الی الخیر

حکیم مبشر علی حسن مدیر جامعۃ الامام البخاری 82 سی حبیب پارک ملتان چوگلی، لاہور

0300-4227616 - 0321-4316316



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دینی دنیاوی علوم کی عظیم درس گاہ

# جامعۃ العلوم الاسلامیہ

تحصیل و تدریس / مرکز ادارۃ الاصلاح 79 / آئیٹ گلشن اودی لاہور

میں

## داخلہ جاری ہے

### 15 شوال سے آخر شوال تک

خواہش مند طلبہ اپنے کفیل (سرپرست) کے ہمراہ تشریف لائیں  
مریض طلبہ رابطہ سے گریز کریں

خصوصیات

ہونہار طلبہ یکمئے عظیم خوشخبری درس نظامی کے طلبہ یکمئے ماہانہ وظیفہ 500 دیا جاتا ہے ہفت روزہ پروگرام  
میں طلبہ کی قوت بیان اور تلاوت قرآن مجید کی تربیت قیام اللیل یکمئے تحریک و ترغیب  
تجوید و قراءت و درس نظامی یکمئے رجسٹرڈ اسناد جس سے سرکاری اداروں میں ملازمت یکمئے آسانی ہو سکتی ہے

خلاصات سہرا مہول کھانہ کا بہترین انتظام طلبہ یکمئے تربیتی نظام علاج معالجہ حجامت صابون اور دیگر سہولیات



0300-4583850  
0323-6263644  
0302-2200009

مدیر: ادارۃ الاصلاح جامعۃ العلوم الاسلامیہ جامعہ سبھی الطریقہ 79 آئیٹ گلشن اودی لاہور  
ناظم: مرکزی تنظیم سبھی الطریقہ سوہیہ پنجاب  
042-37410587-0300-4162886  
0300-8010935-0331-8030120

الو میہ قاری محمد عزیز



5	ہفتہ	مولا محمد الیاس بیٹ ساہیوال	حفظہ اللہ
6	اتوار	مولا عثمان شاکر کوچرانوالا	حفظہ اللہ
7	سوموار	مولا محمد یونس بیٹ فیصل آباد	حفظہ اللہ
8	منگل	علامہ بابر فاروق رحیمی لاہور	حفظہ اللہ
9	بدھ	مولا عبدالستار احمد پور شرقیہ	حفظہ اللہ
10	جمعرات	ڈاکٹر فیض احمد پٹی جہلم	حفظہ اللہ
12	ہفتہ	قاری نذیر احمد پٹی بی بی خان	حفظہ اللہ
13	اتوار	قاری سیف اللہ عابد خانیل	حفظہ اللہ
14	سوموار	حافظ عبدالوہاب روپڑی لاہور	حفظہ اللہ
15	منگل	مولا عبدالحمید عابد ملتان	حفظہ اللہ
16	بدھ	رانا محمد شفیق خان پسروری پسرور	حفظہ اللہ
17	جمعرات	حافظ عبدالستار جماد پٹن	حفظہ اللہ
19	ہفتہ	رانا خلیق پسروری پسرور	حفظہ اللہ
20	اتوار	ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر خانیل	حفظہ اللہ
21	سوموار	مولا محمد ہاشم بزانی بہاولپور	حفظہ اللہ
22	منگل	ڈاکٹر عتیق الرحمن فیصل آباد	حفظہ اللہ
23	بدھ	مولا عبدالرحمن چیمہ روہڑی	حفظہ اللہ
24	جمعرات	مولا عثمان شاکر کوچرانوالا	حفظہ اللہ
26	ہفتہ	حافظ عبدالستار جماد پٹن	حفظہ اللہ

رمضان المبارک میں تفہیم دین اور تزکیہ نفس کا ایمان افروز پروگرام

پہلا سالانہ تعلیمی، تربیتی، اصلاحی دورانیہ درس، تقریباً 45 منٹ

روزانہ نماز فجر کے بعد

برائے خواتین حضرات

جیر علاء و شیوخ اور اساتذہ حضرات منتخب موضوعات پر خطاب فرمائیں گے۔

جامعہ سعید سیلفیہ خانیوال

بمقام جامعہ اسلامیہ

المجلس الاسلامی پاکستان



علوم اسلامیہ کی معیاری اور قدیم دانش گاہ

# جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ

## اعلان داخلہ

### خصوصیات

- ☆ مکمل درس نظامی کا اہتمام
- ☆ مستند، قابل، مشفق اور سلفی اساتذہ کرام
- ☆ فرقہ واریت سے بالاتر، خالص کتاب و سنت کی تعلیم
- ☆ تعلیم و تربیت اور فنِ تقریر پر خصوصی توجہ
- ☆ وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق
- ☆ قیام و طعام اور علاج معالجے کا معقول انتظام
- ☆ پرسکون اور صاف ستھرا تعلیمی ماحول
- ☆ بہترین اور وسیع لائبریری

جامعہ میں داخلہ دس شوال سے  
شروع ہوگا اور پندرہ شوال سے  
پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

مختی اور دینی تعلیمات کا ذوق رکھنے والے طلبہ جلد رابطہ کریں۔

منجانب انجمن خدام اہل حدیث۔ 6 گلشن آباد گوجرانوالہ

055-4239698, 0300-6430659



بامعین قلم میں  
فردا کیسے بالآخر  
فائدہ شاد فائزیت  
کی شہین بیان ہے

# دینی دنیاوی



2005ء ہجری 1426ھ طلبہ 2

2006ء ہجری 1427ھ طلبہ 2

2007ء ہجری 1428ھ طلبہ 6

2008ء ہجری 1429ھ طلبہ 7

2009ء ہجری 1430ھ طلبہ 3

2010ء ہجری 1431ھ طلبہ 4

2011ء ہجری 1432ھ طلبہ 2

2012ء ہجری 1433ھ طلبہ 3

ماجستری (ایم۔ اے) میں 1 طالب علم

چار ماہ کا پشاور

مدینہ یونیورسٹی میں شہ

8 سالوں 30 طالب داخلہ

جامعہ عالیہ کی سند وفاق کی سند یافتہ ایم۔ اے عربی

قسم الدراسات الإسلامية والعربية

درس نظامی کے ساتھ ساتھ

میٹرک تا بی۔ اے کے ساتھ

کچھ کی سہولت

مدینہ یونیورسٹی  
اس دور میں  
افتدال کا غبار

دانش 10 شوال 1435ھ

# پاکستان

باقی

بفیتہ الشافعی  
حضرت مولانا

حافظ عبد الغفور

بانی

علامہ محمد علی

حافظ احمد حق

عظیم الشان جامع مسجد میں ذخیرہ کتب پشاور لائبریری جدید ہوٹلوں سے آراستہ کلاس رومز۔ صحت مند پرسکون کمرے شادہ اور سرسبز مناظر۔ کمرے مشین، بجلی، فین، قابل امینہ لائبریری کے فاضل مساندہ کرام۔ تفصیل سبھی یونیورسٹیوں کے مطابق۔ مدینہ یونیورسٹی کے معادلہ جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ (السنت) اور جامعہ ام القری میں ملے ہوئے دیگر فیس داخلہ کے مواقع۔

اتحادی القیود والاضار

حافظ عبد الحمید  
رئیس جامعہ علم الشریعہ جہلم  
613671 فیکس 613672 0544

داخلہ کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ آنالازی  
امید وار کا پورے پاس اور ذاتی طور پر پٹا ہونا ضروری ہے  
مڈل پاس اور حافظ قرآن کو ترجیح دی جاتی ہے

سرا الطر کا داخلہ

0321-4041990



Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv: 042-37722876

CPL No  
116

# دارالعلوم تقویۃ الاسلام

## مدرسہ غزنویہ

4۔ شیش محل روڈ۔ لاہور



مڈل پاس طلباء کے لئے

دینی اور عصری تعلیم ایک ساتھ

دینی نصاب

میٹرک کی کلاسز

بہترین رہائش، خوراک اور علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ  
داخلہ 10 شوال سے شروع ہوگا۔ ان شاء اللہ

سید جنید غزنوی

مہتمم

دارالعلوم تقویۃ الاسلام ”مدرسہ غزنویہ“

انتظامیہ دارالعلوم

0335-1443583

0313-4600183

ان والدین کیلئے بہترین موقع، وسائل کم ہونے کی وجہ سے جن کے بچوں کیلئے حصول تعلیم مشکل ہو۔

داخلہ انٹری ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا؟

داخلہ کے وقت والد/سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے۔

والد/سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کا پی اور طالب علم کے ”ب“ فارم کی فوٹو کا پی ہمراہ لائیں۔

4۔ شیش محل روڈ۔ لاہور فون: 042-37112045